

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

النَّحْوُ فِي الْكَلَامِ كَامِلٌ فِي الطَّعَامِ

حَمْدًا لِلْمُنْعَمِ أُنْعَمَ عَلَيْنَا يَطِيعُ

Website: NewMadarsa.blogspot.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
هَذَا كِتَابٌ

بِحَوَائِشِ جَدِيدَةٍ وَمُفِيدَةٍ

نَاشِرٌ

۲۲۷۵۵۲
یا سزیدم ایندپنی دیوبند



Follow All Social Media Network:



Blogger



Telegram



Instagram

facebook



काम देख कर follow करें



مقدمہ ہدایۃ النحو

نحو کا لغوی معنی :- لفظ نحو لغت میں مختلف معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلاً (۱) جانب، (۲) راستہ (۳) (۴) قصد و ارادہ وغیرہ (مصباح اللغات و منجد)

علم نحو کی اصطلاحی تعریف :- ہو علم بقواعد و بقرائن یعرف بہا احوال الکلم من حیث التواریخ العربیۃ من الاعراب والنبا و غیرہما۔ (التعریفات ص ۱۰۵) علم نحو ایسے قواعد کا جانتا ہے جس کے ذریعہ کلام عرب کے احوال، اعراب، بنا و غیرہ معلوم ہوں۔ اس فن کا نام نحو اس بنا پر رکھا گیا کہ عربی زبان میں گفتگو کرنے والا کلام عرب کے طریقہ کی پابندی کرتا ہے۔

موضوع :- علم نحو کا موضوع ”کلمہ اور کلام“ ہے۔ کیونکہ اس میں انہیں کے احوال سے بحث ہوتی ہے۔
غرض و غایت :- تقریر و تحریر کے وقت کلمات کو باہم ملا کر لکھنے و تلفظ کرنے میں غلطی سے بچنا۔ نیز قرآن و حدیث کے صحیح معانی و مدلول کو سمجھنے کی اپنے اندر صلاحیت پیدا کرنا۔

علم نحو کے بانی :- اس علم کے قواعد و ضوابط سب سے پہلے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فی رہنمائی میں ان کے شاگرد رشید ابوالاسود دہلی (متوفی ۶۷ھ یا ۶۹ھ) نے مرتب کئے۔ انہیں ابوالاسود نے سب سے پہلے قرآن حکیم پر اعراب اور نقطے لگائے۔

علم نحو کے مشہور علماء اور ان کی تصانیف :- عنبسہ بن معدان متوفی ۹۳ھ یہ عنبسہ الفیل کے نام سے مشہور ہے، اور ابوالاسود دہلی کے تلمیذ ہیں۔ میمون الاقرن متوفی ۱۰۲ھ یہ بھی ابوالاسود دہلی کے شاگرد ہیں۔ عبداللہ بن ابی اسحاق حضرمی متوفی ۱۰۷ھ اپنے عہد میں علم نحو کے مشہور امام تھے، چنانچہ امام یونس سے ان کے علم کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا ”ہو والنحو سواہ“ یعنی فن نحو میں یہ تاجر کے انتہائی مقام پر پہنچے ہوئے تھے۔ ابو عمر عیسیٰ بن عمر نقی متوفی ۱۳۹ھ ادب، نحو اور قرأت میں انہوں میں امامت کا درجہ رکھتے تھے۔ علم نحو میں الاکمال اور الجامع دو کتابیں بھی لکھی گئیں مگر یہ دونوں کتابیں طویل عرصہ سے نایاب ہیں، ابو عمرو بن العلاء متوفی ۱۵۴ھ مشہور نحوی عالم تھے۔

صہب بن احمد بصری متوفی ۱۶۷ھ امام النحو سیویہ کے استاذ اور فن مردن کے بانی تھے۔ ابو بشر عمرو بن قنبر معروف بہ سیویہ متوفی ۱۷۳ھ متقدمین و متاخرین میں سب سے زیادہ مشہور عالم نحو ہیں ان کی تصنیف ”الکتاب“ علم نحو کی بے نظیر کتاب ہے۔

ابو الحسن علی بن حمزہ کسانی متوفی ۱۸۹ھ نحو لغت اور قرأت کے امام تھے اور کوئی مکتب نحو کے امام اول اور سرخیل مانے جاتے ہیں۔ ابو الحسن سعید بن مسعدہ مجاشعی معروف بہ خفش متوفی ۲۱۵ھ یا ۲۲۵ھ بصرہ کے ممتاز علمائے نحو میں سے تھے اور سیویہ کے شاگرد تھے۔ ”الادسط“ کے نام سے ان کی ایک کتاب کا تذکرہ کتابوں میں ملتا ہے۔ صالح بن اسحاق جریمی متوفی ۲۲۵ھ

یہ امام نحو لغت کے ساتھ زبردست فقیہ بھی تھے۔ خفش کے مشہور تلامذہ میں ان کا شمار ہوتا ہے علم نحو میں المنصہ نامی ایک عمدہ کتاب کے مصنف ہیں۔ ابو عثمان بکر بن محمد مازنی بصری متوفی ۲۳۹ھ نحو اور ادب میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ فن نحو میں کتاب العلل ان کی بہترین تصنیف ہے۔ ابو العباس محمد بن یزید معروف بہ بصری متوفی ۲۸۵ھ ابو عمر جریمی اور امام مازنی کے شاگرد اور امام النحو العربیہ تھے فن نحو میں ان کی کتاب ”المقدمہ“ کے نام سے مشہور ہے، ابو العباس

احمد بن یحییٰ مشہور بہ ثعلب متونی ۲۹۱ھ بخوار ادب کے مشہور امام ہیں نحو میں ان کی کتاب الادسطن کی عمدہ کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ ابراہیم بن محمد معروف بہ زجاج متونی ۳۱۶ھ مشہور نحاة میں سے ہیں۔ میرد، ثعلب وغیرہ کے شاگرد تھے ابو جعفر احمد بن محمد معروف بہ نحاس نحوی متونی ۳۳۸ھ تفہام اور الکافی فن نحو میں ۳۱۱ھ کی دو کتابیں ہیں۔ محمد بن مرزبان متونی ۳۴۵ھ مشہور نحوی ہیں، سیبویہ کی کتاب کی ایک شرح لکھی تھی جو مکمل نہیں ہو سکی۔ عبد اللہ بن جعفر معروف بہ ابن درستویہ فارسی متونی ۳۴۷ھ مشہور نحاه میں سے تھے نحو میں ان کی کتاب ”الارشاد“ بہت عمدہ کتاب مانی جاتی ہے۔ حسن بن عبد اللہ معروف بہ سیرانی متونی ۳۶۸ھ اپنے زمانہ میں فن عربیت میں اپنی نظیر آپ تھے۔ آپ کی تصانیف میں اہم ترین تصنیف شرح کتاب سیبویہ ہے، جن کے متعلق علماء کا قول ہے کہ اس کے علاوہ اگر کسی کوئی اور تصنیف نہ ہوتی جب بھی ان کے علم و فضل کی شہادت کے لئے یہ کتاب کافی تھی۔ حسین بن احمد معروف بہ ابن خالو یہ متونی ۳۷۳ھ مشہور نحوی عالم ہیں نحو میں ”جمل“ نامی مشہور کتاب انہیں کی تصنیف ہے۔ ابو علی حسن بن احمد فارسی متونی ۳۷۳ھ اکابر انہی نحو میں سے ہیں حتیٰ کے بعض علماء نے انہیں ابو العباس میرد پر فضیلت دی ہے نحو میں ان کی کتاب ”الایضاح“ اہم ترین کتاب مانی جاتی ہے یہ کتاب ۱۹۶ ابواب پر مشتمل ہے جن میں سے سو ابواب نحو میں اور باقی علم العرب میں ہیں باقی دوسری کتاب التکلمہ ہے۔ ابو الفتح عثمان بن جنی موصلی متونی ۳۹۳ھ نہایت بلند پایہ ادیب اور نحو و صرف کے فاضل تھے علم صرف میں ان سے بڑھ کر کسی کی تصنیف نہیں ہے ابو علی فارسی کے تلمیذ خاص تھے اور تقریباً چالیس سال تک انکی خدمت میں رہ کر استفادہ کیا تھا آپ کی کتاب الخصال اور اللمع علم نحو میں ایک شاہکار کا درجہ رکھتی ہیں۔

درس نظامی میں داخل نحوی کتابیں :- آج کل مدارس اسلامیہ میں درس نظامی کے نام سے جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اس میں فن نحو کی بالعموم یہ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ نحو میر، شرح ماتہ عامل، ہدایۃ النحو، کافیہ، شرح جامی مصنف ہدایۃ النحو :- ہدایۃ النحو کے مصنف شیخ سراج الدین عثمان معروف بہ اخی سراج ہیں۔ موصوف سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے تربیت یافتہ خلیفہ اور شیخ علار الحق بنگالی کے شیخ و مرشد تھے میر خروہ ابنی مشہور کتاب سیر الاولیاء میں لکھتے ہیں ”در آدان جوانی کے موے ریش آغاز نشدہ بود از لکھنوی آمدہ و سیر ارادت بر آستانہ سلطان المشائخ نہادہ“، آغاز جوانی میں کہ ابھی وارطھی کے بال بھی نہیں نکلے تھے بنگال سے آکر حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے تھے۔ اس وقت کی بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ میر خروہ ہی کے بیان کے مطابق ”کاغذ و کتاب خود کہ جزاں دیگر رختہ نہ داشت“ یعنی کاغذ اور کتاب کے علاوہ کوئی سامان پاس نہیں تھا۔ میر صاحب کے اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ شیخ اخی سراج کے دل میں تعلیم و تعلم کا شوق تھا لیکن اس خالق ہاں ماحول میں اس کی جانب خاطر خواہ توجہ نہ کر سکے کیونکہ زندگی کے شب و روز عبادت و ریاضت یا حضرت سلطان المشائخ کے مہاتوں کی خدمت میں گذرتے تھے۔ اس لئے سلوک میں بلند مقام پر فائز ہو جانے کے باوجود علوم و فنون کی تحصیل سے بے بہرہ رہے۔ چنانچہ جس وقت حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے خلافت و اجازت کیلئے تربیت یافتہ مریدوں میں سے کچھ لوگوں کا انتخاب کیا گیا تو اس فہرست میں شیخ اخی سراج کا نام بھی تھا۔ یہ فہرست جب حضرت سلطان المشائخ کی سامنے پیش کی گئی تو شیخ اخی سراج کے بارے میں فرمایا کہ ”اول درجہ دریں کا علم است“ یعنی اصلاح و تربیت کے کام میں سب سے پہلے علم کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ اس سے چنداں واقفیت نہیں رکھتے۔ حضرت سلطان المشائخ کے اس ارشاد کو سن کر ان کے ایک مخصوص مرید مولانا فخر الدین زراددی نے عرض کیا ”در شش ماہ اور آدھ ماہ کی کم“ یعنی انہیں چھ ماہ میں عالم بنا دوں گا۔ میر خروہ لکھتے ہیں کہ شیخ سراج نے اس کے بعد مولانا فخر الدین زراددی سے پڑھنا شروع کر دیا، یہی ان کا رفیق درس تھا مولانا فخر الدین نے انہیں میزان، اور فن تفریق کے دیگر رسالے بڑی تحقیق سے پڑھائے علاوہ ازیں بطور خاص ان کے لئے علم صرف میں ایک مختصر رسالہ بھی تصنیف فرمایا جس کا نام انہیں کی طرف منسوب کرتے ہوئے عثمانی رکھا، آج کل یہ رسالہ زراددی کے نام سے مشہور ہے اور قدیم کتب خانوں میں پایا جاتا ہے۔

مولانا فخر الدین زرداری سے ابتدائی کتابیں پڑھ لینے کے بعد حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے دوسرے مرید مولانا رکن الدین اندرپتی سے کافیہ، مفصل، قدوری اور مجمع البحرین کی تحصیل کی ان کتابوں میں بھی میر خردان کے رفیقِ درس رہے، الحاصل اساتذہ کی توجہ اور رہنمائی جلد و جہد سے ”بمرتبہ“ افادت رسید و خلافت نامہ بنشان حضرت سلطان المشائخ مشرف گشت، یعنی استفادہ اور متعلیمی کے درجہ سے ترقی کر کے افادہ اور معلمی کے مرتبہ پر پہنچ گئے اور حضرت سلطان المشائخ کے دستخط شدہ خلافت نامہ سے مشرف ہوئے، مفتی غلام سرور بلاہوری خزینۃ الامنیاء میں لکھتے ہیں کہ چھ ماہ کے عرصہ میں علم کے اس مقام پر پہنچ گئے تھے کہ بڑے سے بڑے عالم کو بھی ان سے بحث و مناظرہ کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ این سعادت بزور بازو نیست۔ تانہ بخشد خدائے بخشندہ

تکمیل علم و تحصیل خلافت کے بعد بھی حضرت سلطان المشائخ ہی کے خدمت میں رہے اور عبادت و ریاضت کے ساتھ تعلیم و تحصیل کا سلسلہ بھی جاری رکھا حتیٰ کہ حضرت سلطان المشائخ کی وفات کے بعد بھی تین سال تک انہیں کی خانقاہ میں مقیم رہے۔ اور اساتذہٴ فن سے علمی استفادہ کرتے رہے۔ بعد میں جب سلطان محمد تغلق نے علماء و مشائخ کو دہلی سے منتقل ہو کر کشمیر و دیوگیر وغیرہ دور دراز مقامات پر جانے کے لئے مجبور کر دیا تو شیخ انجی سراج نے بھی یہاں سے رخت سفر باندھا۔ اور اپنے ساتھ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے کتب خانہ سے چند کتابیں اور شیخ کے تبرکات جو انہیں وقتاً فوقتاً شیخ کی بارگاہ سے حاصل ہوتے تھے لے کر وطن عزیز لکھنؤ (بنگال) چلے آئے بنگال میں شیخ انجی سراج کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور ہزاروں سے زائد بندگانِ خدا نے ان کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو کر ارشاد و سلوک کی راہیں طے کر کے مقرران بارگاہِ خداوندی ہوئے۔ بالخصوص شیخ علامہ الحق پنڈوی جنکی ولایت اور بزرگی کے آگے سارا بنگال سرنگوں ہے شیخ انجی سراج ہی کے تراشیدہ ہیں۔ بالآخر آئینہٴ بند خضر بنگال، عارف کامل شیخ انجی نے اپنی عمر طبعی پوری کر کے ۷۵۵ھ میں اس دار فانی کو الوداع کہا آپ کا مزار گوڑ میں آج بھی مرجعِ ظالقی ہے۔

شیخ عثمان انجی سراج کا ذکر عام طور پر سارے ہی تذکرہ نگار کرتے ہیں مگر ہندوستان کے تذکرہ نویسوں کا سب سے بڑا المیہ ہے کہ وہ صاحبِ تذکرہ کے روحانی کمال اور ان کے کشف و کرامات کو تو خوب تفصیل سے بیان کرتے ہیں لیکن علمی مقام و مرتبہ پر چند سطر بھی نہیں لکھتے الا ماشاء اللہ۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ انجی سراج کے کسی تذکرہ نویس ان کی تصانیف کا بالکل ذکر نہیں کیا ہے، البتہ صاحبِ تعبد و العلوم نے ہدایۃ النحو کے ذکر میں یہ تصریح کی ہے کہ اس کے مصنف شیخ سراج الدین عثمان انجی سراج ہیں انہیں کے بیان پر اعتماد کر کے اس کا انتساب شیخ کی جانب کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

ہدایۃ النحو کے شروع و حواشی :- (۱) درایۃ النحو عربی یہ ہدایۃ النحو کی سب سے بہتر اور مفصل شرح ہے (۲) الہامیہ عربی یہ شرح بھی بڑی مفصل ہے (۳) شرح ہدایۃ النحو۔ (۴) مصباح النحو اردو، کفایت النحو اردو وغیرہ

Website: MadarseWale.blogspot.com



جو کتاب نیٹ پر موجود نہیں ہیں
یا کوئی کتاب آپکو چاہئے جو نیٹ پر
موجود نہ ہو تو آپ ہمیں میسیج کریں



ٹیلیگرام چینل

@New Madarsa

<https://t.me/NewMadarsa>

یا ٹیلیگرام گروپ

@New Madarsa Group

<https://t.me/NewMadarsaGroup>

۱۰ قولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم صفت بالذات تکلف و بسم اللہ گفت برائے تنبیہ برین کہ چنانکہ استعانت و برکت از ذکر چیزیکہ بر او تعالیٰ شاکہ با مخصوص
 دلالت میکند حال میشود و همچنین از ذکر چیزیکہ بر او جل ذکرہ بالعموم و ان نیز حاصل میگردد و یا اشعار باین معنی کہ تبرک و استعانت بجمع اسمائے
 اودرست است یا اشاره است باین کہ او تعالیٰ عزرا اسم باین مرتبہ عالی از روی کلمات است کہ استعانت و تبرک با اسم
 پاک اوانمودہ میشود و یا ایما است بدانکہ اخذ برکت و طلب مدد با اسم پاک اوجا از نزدیکی
 ذات مقدس اولاً لفظ بالذات متوہم سے شد ۱۲

۱۱ قولہ الرحمن الرحیم ہر دو در وقت
 یعنی نرم دل زیرا کہ رحمت یعنی نرمی
 دل است باین طریق کہ مقتضی احسان
 باشد لبسوسے کسیکہ بر درم شدہ و در
 مراد انعام و احسان است زیرا کہ مثال
 این صفت در حق او تعالیٰ بحیرت نبون ل
 لازمہ سمیت باعتبار غایت یافتہ می شود
 در حق از رحیم است چہ زیادتی وزن بر
 زیادتی معنی دلالت میکند چنانکہ در قطع
 قطع پس معنی در حق کثیر الرحمة باشد و
 معنی رحیم صاحب رحمت تقدیم رحمت
 بر رحیم بحیث این کہ مشابہ با اسم اللہ است
 از روی اختصاص ۱۲ قولہ رب
 العالمین رب یعنی مالک مرنی و معین
 و بر غیر خدا خصوصاً وقت اصناف متن
 بسوسے العالمین اطلاق کردہ نمیشود
 مگر باضافت چنانکہ در کبریات ربی
 احسن من شوائ و ازین جا است کہ
 رب العالمین کو صفت مشبہہ مضاف
 بہ متول است آن مفید تعریف نمیباشد
 لیکن بحیث عدم اطلاقش بر غیر خدا
 صفت اللہیت و اندسفا حافظہ ۱۳
 قولہ والعاقبۃ آہ تقدیرش خیر العاقبۃ یا
 حسن العاقبۃ این جملہ اعتراضیہ است
 بر ای بیان حکمہ و آن یا اشاره است
 باین کہ مرنی بودن او تعالیٰ در آخرت
 برائے متقین است نہ کفار را چنانکہ لفظ
 رب العالمین متوہم میشود و یا برائی
 تخصیص بعد تعمیم است و حق بنی ماضی
 اللہ علیہ وسلم کہ الحق الاتقیاء و از ہ
 اصلی بود پس ذکر آن حضرت ۴ در جملہ
 متقین است نہ بعد جملہ متقین بصلوٰۃ
 بیان یا خبر مبتدأ محذوف تقدیر عبارت ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم و احتمال نصب بتقدیر اعنی لیکن رسم خط انکار میکند ۱۴ قولہ بعد از ظروف
 مبنیہ بر ضم مقطوع الاضافۃ اے بعد الحمد و الصلوٰۃ ۱۲ کہ قولہ ہما ت النجو و ہما ت نفرمودہ بآنکہ مختص بود زیرا کہ آوردن اسم ظاہر بجائے ضمیر افادہ
 زیادت ممکن مینماید ۱۲ در ایہ ۱۳ قولہ علی ترتیب الکافیۃ یعنی چنانکہ اول بحث اسم است و بعد از بحث فعل و پس از بحث حرف چنانکہ درین م

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۵ اِحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقين والصلوة
 علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد
 ۱۶ ہذا مختصر مضبوط فی النجوم جمعۃ فیہ مہمات النجو
 علی ترتیب الکافیۃ مبویاً ومفصلاً بعبارة واضیۃ مع
 ایراد الامثله فی جمع مسائلہا من غیر تعرض للادلۃ
 والعلل لئلا یشوش ذہن المبتدی عن فہم المسائل

۱۷ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۱۸ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۱۹ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۲۰ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۲۱ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۲۲ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۲۳ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۲۴ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۲۵ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۲۶ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۲۷ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۲۸ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۲۹ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۳۰ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۳۱ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۳۲ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۳۳ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۳۴ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۳۵ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۳۶ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۳۷ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۳۸ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۳۹ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۴۰ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۴۱ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۴۲ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۴۳ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۴۴ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۴۵ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۴۶ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۴۷ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۴۸ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۴۹ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲
 ۵۰ احوال از ضمیر مرفوع متصل رجعت و شیخ حال از ضمیر مجرور فیہ ۱۲

۱۱ قولہ الرحمن الرحیم ہر دو در وقت
 یعنی نرم دل زیرا کہ رحمت یعنی نرمی
 دل است باین طریق کہ مقتضی احسان
 باشد لبسوسے کسیکہ بر درم شدہ و در
 مراد انعام و احسان است زیرا کہ مثال
 این صفت در حق او تعالیٰ بحیرت نبون ل
 لازمہ سمیت باعتبار غایت یافتہ می شود
 در حق از رحیم است چہ زیادتی وزن بر
 زیادتی معنی دلالت میکند چنانکہ در قطع
 قطع پس معنی در حق کثیر الرحمة باشد و
 معنی رحیم صاحب رحمت تقدیم رحمت
 بر رحیم بحیث این کہ مشابہ با اسم اللہ است
 از روی اختصاص ۱۲ قولہ رب
 العالمین رب یعنی مالک مرنی و معین
 و بر غیر خدا خصوصاً وقت اصناف متن
 بسوسے العالمین اطلاق کردہ نمیشود
 مگر باضافت چنانکہ در کبریات ربی
 احسن من شوائ و ازین جا است کہ
 رب العالمین کو صفت مشبہہ مضاف
 بہ متول است آن مفید تعریف نمیباشد
 لیکن بحیث عدم اطلاقش بر غیر خدا
 صفت اللہیت و اندسفا حافظہ ۱۳
 قولہ والعاقبۃ آہ تقدیرش خیر العاقبۃ یا
 حسن العاقبۃ این جملہ اعتراضیہ است
 بر ای بیان حکمہ و آن یا اشاره است
 باین کہ مرنی بودن او تعالیٰ در آخرت
 برائے متقین است نہ کفار را چنانکہ لفظ
 رب العالمین متوہم میشود و یا برائی
 تخصیص بعد تعمیم است و حق بنی ماضی
 اللہ علیہ وسلم کہ الحق الاتقیاء و از ہ
 اصلی بود پس ذکر آن حضرت ۴ در جملہ
 متقین است نہ بعد جملہ متقین بصلوٰۃ
 بیان یا خبر مبتدأ محذوف تقدیر عبارت ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم و احتمال نصب بتقدیر اعنی لیکن رسم خط انکار میکند ۱۴ قولہ بعد از ظروف
 مبنیہ بر ضم مقطوع الاضافۃ اے بعد الحمد و الصلوٰۃ ۱۲ کہ قولہ ہما ت النجو و ہما ت نفرمودہ بآنکہ مختص بود زیرا کہ آوردن اسم ظاہر بجائے ضمیر افادہ
 زیادت ممکن مینماید ۱۲ در ایہ ۱۳ قولہ علی ترتیب الکافیۃ یعنی چنانکہ اول بحث اسم است و بعد از بحث فعل و پس از بحث حرف چنانکہ درین م

اصطلاح پاره کلام کہ برای بصیرت شارح فی العلم پر مسائل مقدم آورده شود و هرگاه از مقدمه الفاظ موقوف علیہا از مبادی معانی یا بالعکس مرادست نظریات سے برائے نفس خود لازم سے آید و مراد از مقدمہ در اینجا تعریف علم نحو و بیان غرض و موضوع و وجه تسمیہ نام و اوضاع است و وجه موقوف علیہ بودن ہر یک از کتب منطبق باید ^{طلبید ۱۳} کہ قولہ علم باصول آہ۔ اصول جمع اصل و آن در اصطلاح قاعدہ کلیہ کہ منطبق بر جزئیات خود باشد از قید بعرف ^۳ بہا احوال از غلے کہ با و ذات کلمہ و معانی آن شناختہ شود مثل علم صرف و منطق استخراج شدہ و از قید او آخر الکلمہ الثالث علیہ کہ

بداحوال اولیٰ وسط کلمہ و احوال مکلفین من حیث الثواب و العقاب مدک گردد مثل علم لغت و علم فقہ فاج شد و از قید من حیث الاحزاب و البناء علیہ کہ با و احوال کلمات سے گانہ از موافقت قافیہ و غیرہ در بیانست شود مثل علم عروض و علم قوافی بیرون شد و از قول کیفیتاً ترکیب بعضہما مع بعض از علیہ کہ با و کیفیت مفردات معلوم شود و احتراز گشت کذا فی شرح الہامیہ ۱۲ ^ہ قولہ و موضوعہ آہ دانستن چهار چیز شروع ہر علم متعلم را برائے حصول بصیرت ضرورت یکے تعریف علم دوم غرض آن سوم موضوع آن و این ہر سہ را مصنف رحیمیان فرمود چہارم وجہ تسمیہ و وضع آن علم و بیان آن پوچھیکہ و تسمیہ سیم معلوم میشود بنابر آنچہ در حیوۃ النحویان است این کہ در ذمہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کم اللہ وجہہ بآبئ الاسود و علی کہ از کبار تابعین است خطاب نمودہ فرمود کہ قواعد زبان ما را تدوین کنی ابوالاسود عرض کرد چگونہ۔ فرمود ہر کلام یا اسم است یا فعل یا حرف۔ ابوالاسود عرض کرد نحو بخیر از زبان مبارک ارشاد شدہ تدوین کنے کنم و ازین ہماست کہ چون این علم نحو ارشاد جناب امیر المومنین رضوا فتح شدہ باسم نحو سے گردید ۱۲ ^ہ قولہ اضواء۔ لفظ در اصل مصدر یعنی انداختن و در عرف سخاۃ خواہ قبل گردانیدن یعنی ملغوظ

وَسَمِيَتْ بِهٖ هِدَايَةُ النُّحُوِّ كَمَا أَنَّ يَهْدِي اللهُ تَعَالَى

بِهٖ الطَّالِبِينَ وَرَتَبْتُكَ عَلٰى مُقَدِّمَةٍ وَثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ وَ

خَاتَمَةٍ بِتَوْفِيقِ الْمَلِكِ الْعَزِيزِ الْعَلَمِ اِمَّا الْمَقَدِّمَةُ

فِي الْمَبَادِي الَّتِي يَجِبُ تَقْدِيمُهَا لِتَوْفِيقِ الْمَسْأَلِ

عَلَيْهَا وَفِيهَا فصول ثَلَاثَةٌ فَفصل النُّحُوِّ عِلْمٌ بِاصْوَلِ

يُعْرَفُ بِهَا احوالٌ وَاخِرُ الْكَلِمِ الثَّلَاثِ مِنْ حَيْثُ الْاَحْرَابِ

وَالْبِنَاءِ وَكَيْفِيَّةُ تَرْكِيْبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ فِي الْغُرُضِ

مِنْهُ صِيَاةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَا الْلفظِي فِي كَلِمِ

الْعَرَبِ وَمَوْضُوْعَةُ الْكَلِمَةِ وَالْكَوْنُ فَفصل الْكَلِمَةُ

لَفْظٌ وَضَمُّ لَعْنِي هُوَ مُنْفَرِدٌ وَهِيَ مُنْحَصِرَةٌ فِي ثَلَاثَةٍ

<p>۱۔ قولہ رجا آہ بالفتح و ہمزہ و آخر بیعت امید داشتن مضاف بجانہ نحو اولیٰ رجا یعنی ان یهدی آہ ۱۲ ^ہ لفظ فاعلہ شاید از قلم ناسخ ہوا ہر آید کہ درین کتاب</p>	<p>۲۔ لفظاے ارکان نیست ۱۲ شرح الہامی سے زیادہ ہا ۳۔ قولہ اما المقدّمہ۔ آہ۔ مقدمہ ماخوذ از مقدمہ امیرالمومنین و مبادی جمع مبادی و ہر دو در لغت بیعتے شے اول و در ۳</p>
---	---

مطلّ طلق یعنی مخلوق و خواہ بعد آن چہ نیست کہ انسان با و تلفظ نماید خواہ حقیقہً مثل زید خواہ حکماً مثل منوی در انصرب زیر کہ منوی چون محکوم علیہ و مؤکد و معطوف علیہ میباشد و حکم بلفظ حقیقی گردید و وضع یعنی تخصیص و معنی بیعتے چیزے کہ قصد کردہ شود از شے یا بیعتے مقصد است و مفرد یا مجرور است بنا بر این کہ صفت معنی واقع است برین تقدیر معنی آن چیزے کہ جزو لفظ او بر جزو معنی دلالت نکند و یا مرفوع بحکمت و قواری او صفت از لفظ برین تقدیر چیزے کہ جزو او بر جزو معنی دل نہا شد و فائدہ قیود از دیگر کتب باید در یافت ۱۲ ^ہ چون کلمہ جزو کلام است و جزو بر کل مقدم ۳

له قول اسم و فعل و حرف و تقدیم این تقسیم تبیین بکلام برکت التیام جناب امیر المومنین رضی الله عنه چنانکه در حاشیه سابق مذکور شد و نیز اشارت مست بسوئی بودن آن مقدم بالشرف والوضوح بر مباحث ما بعد ۱۲ له قول اسم بجز بدل از اقسام و برفخ خبر مبتدا محذوف که احد با و غیره باشد و بنصب بتقدیر اعنی لیکن رسم خط مساعدت نمیکند ۱۲ شرح یوسفیه له قول محذوف اسم - آه - بلفظ فوق و تحت و یمنین و شمال و خلف و دامام با وجود احتیاج اینها بسوئی معنای الهی در دلالت بر معنی ۲ تعریف اسم منقض نخواهد شد زیرا که از روی وضع مستقل بر دلالت بستند لیکن عادت بر ذکر مضاف الیه بالایشان جاری گردیده کذا فی شرح البامیه ۱۱ له قول الاخبار عنه آه - زیرا که فعل وضعاً مستند بر است اگر مستند الیه گردانیده شود خلاف وضع لازم آید و این بغير ضرورت جائز نیست و حرف وضعاً مستند هم نمی باشد ۱۲ له قول والاضافه و وجه بودن اضافت از خواص اسم این که اضافت یا برائے تعریف شیء میباشد یا برائے تخصیص و یا برای تخفیف و هر یک در اسم بود ۱۲ هه قول لام التعریف وجه اختصاص با هم این که آن برائے رفع ابهام باشد و آن نیز در اسم نبود هر چند که تعیین معنی تعریف ذات مثل لام از مسموم حاصل میشود چنانکه در حدیث شریف واقع است لیس من امیر امصیام فی السفر لیکن یا بجبهت مشهور نبودنش یا بعلت این که مسمی حرف تعریف جدا گانه نیست بلکه از لام است چنانکه رضی تخرج آن نموده مسمی تعرض نکرده ۱۲ له قول و الجرح هر گاه جرح حرف جز است آن منقض با اسم باشد پس اثر او هم منقض با اسم خواهد بود ۱۲ که قول فان کل نزه خواص الاسم - هر گاه بعضی از این علامات مثل تشبیه و جمع از روی استعمال مشهور نبود پس برای رفع این دو هم کل جموعی ذکر فرمود ۱۲ در آیه ۱۲ له قول سموه آه نزد بصریه ما خود از سموه ناقص وادی است و جمع و تصغیر که اسامی و کلمات باشد و این بر همین معنی است چون اصل او سموست بعد سقوط ضمیر از او جهت نقل و ادو نیز انشاء و حرکت یمن با بعد کرده و همزه وصل در آمد مثل این و این ۱۲ شرح هه قول تشبیه قسم شیء چیزه که از ان شیء خاص باشد و قسم شیء چیزه که مقابل شیء باشد و آن مقابل شیء مذکور زیر ام ممدوح اولی اسم که از کلمات مقابل مسمی حرف فعل او با حرف فعل زیر کلمه مذکور است پس اسم قسم کلمه قسم فعل خواهد بود چنانکه ناطق که خاص از حیوان قسم است و مع مایل یا معانی که قسم بر دو واسطه بر هر عام که حیوان است مستند است

اقسام اسم فعل و حرف و کلمات امان ابدال علی معنی
 نفسها و هو الحرف و ابدال علی معنی فی نفسها و یقترب معناها
 باحد الزمته الثلثه و هو الفعل و ابدال علی معنی فی
 نفسها و لو یقترب معناها به و هو الاسوفح الاسو کلمة
 تدل علی معنی فی نفسها غیر مقترب باحد الزمته الثلثه
 اعنی لماضی و الحال و المستقبل کرجل علم و علامته
 صفة الخبر عنه نحو زيد قائم و الاضافه نحو غلام زید و
 دخول لام التعریف کالرجل و البحر و التثنین نحو زید و
 التثنیه و الجمع و النعت و التصغیر و التبدل فان کل هذه
 خواص اسم و معنی الخبر عنه ان یکون محکوما علی
 لکونه فاعلا او مفعولا او مبتدأ و سمي اسم السموه علی قسمیه

عادت بر ذکر مضاف الیه بالایشان جاری گردیده کذا فی شرح البامیه ۱۱ له قول الاخبار عنه آه - زیرا که فعل وضعاً مستند بر است اگر مستند الیه گردانیده شود خلاف وضع لازم آید و این بغير ضرورت جائز نیست و حرف وضعاً مستند هم نمی باشد ۱۲ له قول والاضافه و وجه بودن اضافت از خواص اسم این که اضافت یا برائے تعریف شیء میباشد یا برائے تخصیص و یا برای تخفیف و هر یک در اسم بود ۱۲ هه قول لام التعریف وجه اختصاص با هم این که آن برائے رفع ابهام باشد و آن نیز در اسم نبود هر چند که تعیین معنی تعریف ذات مثل لام از مسموم حاصل میشود چنانکه در حدیث شریف واقع است لیس من امیر امصیام فی السفر لیکن یا بجبهت مشهور نبودنش یا بعلت این که مسمی حرف تعریف جدا گانه نیست بلکه از لام است چنانکه رضی تخرج آن نموده مسمی تعرض نکرده ۱۲ له قول و الجرح هر گاه جرح حرف جز است آن منقض با اسم باشد پس اثر او هم منقض با اسم خواهد بود ۱۲ که قول فان کل نزه خواص الاسم - هر گاه بعضی از این علامات مثل تشبیه و جمع از روی استعمال مشهور نبود پس برای رفع این دو هم کل جموعی ذکر فرمود ۱۲ در آیه ۱۲ له قول سموه آه نزد بصریه ما خود از سموه ناقص وادی است و جمع و تصغیر که اسامی و کلمات باشد و این بر همین معنی است چون اصل او سموست بعد سقوط ضمیر از او جهت نقل و ادو نیز انشاء و حرکت یمن با بعد کرده و همزه وصل در آمد مثل این و این ۱۲ شرح هه قول تشبیه قسم شیء چیزه که از ان شیء خاص باشد و قسم شیء چیزه که مقابل شیء باشد و آن مقابل شیء مذکور زیر ام ممدوح اولی اسم که از کلمات مقابل مسمی حرف فعل او با حرف فعل زیر کلمه مذکور است پس اسم قسم کلمه قسم فعل خواهد بود چنانکه ناطق که خاص از حیوان قسم است و مع مایل یا معانی که قسم بر دو واسطه بر هر عام که حیوان است مستند است

تعلق ان یکون ۱۲ مفعول مالم یسم فاعله ۱۲ مستتر ای جمله ۱۲

۱۵ قولہ لاکونہ الخ چنانکہ مذہب کوفیہ است زیرا کہ اسم یعنی علامت است پس گویا کہ اسم نیز بر مسامی خود علامت است وارو میشود کہ فصل
 نیز بر مسامی خود علامت میکند باید کہ اور اسم اسم گویند و این کے نہ گفتہ الہامیہ گویم کہ در وجہ تسمیہ علت مجوزہ کنایت میکند و
 علت موجبہ در کار نیست ۱۲ لکامہ ۱۵ قولہ
 برائے تحقیق و تغلیل مضارع و این ہر دو

۵

۱۵ قولہ لاکونہ الخ چنانکہ مذہب کوفیہ است زیرا کہ اسم یعنی علامت است پس گویا کہ اسم نیز بر مسامی خود علامت است وارو میشود کہ فصل
 نیز بر مسامی خود علامت میکند باید کہ اور اسم اسم گویند و این کے نہ گفتہ الہامیہ گویم کہ در وجہ تسمیہ علت مجوزہ کنایت میکند و
 علت موجبہ در کار نیست ۱۲ لکامہ ۱۵ قولہ
 برائے تحقیق و تغلیل مضارع و این ہر دو

لَا يَكُونُ وَاسْمًا عَلَى الْمَعْنَى وَحَدُّ الْفِعْلِ كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلَى
 مَعْنَى فِي نَفْسِهَا دَلَالَةٌ مَقْتَرِبَةٌ بَرِيانَ ذَلِكَ الْمَعْنَى كَضَرْبِ
 يَضْرِبُ اِضْرِبُ وَعَلَامَتُهُ أَنْ يَصِحَّ الْخَبَارُ بِهِ لِاعْتِنَاهُ
 دَخُولُ قَدْ وَالسَّيْنِ وَسَوْفَ وَالْجَزْمِ وَالتَّصْرِيفِ إِلَى
 الْمَاضِي وَالْمُضَارِعِ وَكُونُهُ امْرَأًا وَنَهْيًا وَاتِّصَالُ
 الضَّمَائِرِ الْبَارِزَةِ الْمَرْفُوعَةِ نَحْوِ ضَرَبْتُ وَتَدَاءُ التَّانِيثِ
 السَّاكِنَةِ نَحْوِ ضَرَبْتُ وَنُونِي التَّأَكِيدِ فَإِنَّ كُلَّ هَذِهِ
 خَوَاصُّ الْفِعْلِ وَمَعْنَى الْخَبَارِ بِهِ أَنْ يَكُونَ مَحْكُومًا
 بِهِ وَيُسَيَّبُ فِعْلًا بِاسْمٍ أَصْلُهُ وَهُوَ الْمَصْدَرُ لِأَنَّ
 الْمَصْدَرَ هُوَ فِعْلُ الْفَاعِلِ حَقِيقَةً وَحَدُّ الْحَرْفِ
 كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلَى مَعْنَى فِي نَفْسِهَا بَلْ تَدُلُّ عَلَى مَعْنَى

انداول برائے قریب و نالی برائے
 بعید و استقبال و فعل بود و سین بر
 شش نوع است یکے برائے طلب
 مثل استخر بجز یعنی خروج او طلب
 کردم دوئم برای یا لغت چیزے بر
 یعنی مثل استعظمتہ اے یا تم اور
 عظیم سوئم برائے تجویل مثل استخر
 الطین یعنی طین بجانب حجریت
 باز گردید چہام برائے استقبال مثل
 سیضرب حجم سین زیادت مثل
 اسطاع یسطیع و این اقسام پنجگانه مختصر
 بفعل است ششم سین کہ در آخر کاف
 مؤنث لاحق شود مثل مرت بجس و
 این خاص با اسم است و سین کسیہ
 نام اوست و چون بعض اقسام سین
 اختصاص بفعل نہاشت لهذا معرف
 ہلام آورد یعنی دخول سین کہ آن اقسام
 پنجگانہ باشد از علامات فعل است ہر گاہ
 سین و سوں حروف تنفیس است
 اے حروف تاخیر و تاخیر در استقبال
 میباشد لہذا برای استقبال موضوع
 شد کہ ذی شرح الہامیہ ۱۲ قولہ
 والجزم - جزم اثر جازم باشد و آن
 خاص بفعل بود پس اثرش نیز خاص توابع
 بود ۱۳ قولہ لاکونہ الخ و نہیاً - مصنف
 الامرو الہی گفت زہر کہ امر و نہی از
 مضارع مشتق میشود پس تصریف
 بجانب ماضی و مضارع باشد نہی
 ایشان ۱۲ در اب ۱۵ قولہ تا مال تانیت
 آہ زیرا کہ تائے متحرکہ مختص با اسم است

و در پیش این کہ اسم تنفیس است و فعل لقیل لہذا متحرکہ با اسم و ساک لعل اوند تا اعتدال بظہور آید ۱۲ قولہ و معنی الاخبار بہ الخ چون بعضی
 انافعال مثل امر و نہی و غیرہ خبر دادن کسب نیست لہذا بیان معنی اخبار ہر دو در اخیر حاجت افتاد و گفت معنی الاخبار
 ہر دو ۱۲ در اب ۱۵ قولہ و معنی حرف آہ سوال چیزے کہ معنی کہ نفس او باشد دلالت نکند بر معنی کہ نفس غیر او باشد چگونہ دلالت خواہد کرد
 جواب لفظی در ہر دو مقام معنی ہاست یعنی حرف کلمہ ایست کہ بر معنی بنفسها دلالت میکند بلکہ بغیر ہا دلالت مست ۱۲

۱۰ قولہ نحو من فان معناها الابتداء و قسم است یعنی کلی و آن ابتدائی مطلق بغیر تفسید بہرہ و کوفہ دوم ابتداء جزئی کہ مقید بہرہ و کوفہ باشد پس ابتدائی مطلق یعنی لفظ ابتداء است و این مستقل بالفہمیہ بود و ابتداء مقید معنی لفظ من است و این مستقل بالفہمیہ نیست یعنی بدون الفہم کلمہ دیگر مفہوم نباشد پس از قول او فان معناها الابتداء یعنی ابتدائی جزئی مراد است و ہمین جهت مصنف معروف بلام ذکر کرد کہ قول اللہ ذکر ہنہ ابتداء اسماوی لازم الاضافت ہم بدون ذکر متعلق خود ہا دلالت بر معنی خود ہا

Website: NewMadarsa.blogspot.com

فی غیرہا نحو من فان معناها الابتداء وہی ابتد علیہ
 الابد ذکر ما منہ الابتداء کالبصرۃ و الکوفۃ مثل ان تقول
 سرت من البصرۃ الی الکوفۃ و علامتہ ان یرصح الخبال
 عنہ و لا یبہ وان لا یقبل علامت الاسماء و لا علامت
 الافعال و للحرف فی کلام العرب فوائد کالربط بین
 الاسمین نحو زید فی الدار و الفعلین نحو ارید ان تضرب
 او اسیر و فعل کضربت بالخشبة او اجملتین نحو اجلنی
 زید اکرمته و غیر ذلک من الفوائد الی الی تعرفہا فی القسم
 الثالث ان شاء اللہ تعالیٰ و یسمی حروف الوقوع فی الکلام
 حرقای طرفاً اذ لیس مقصوداً بالذات مثل المسند
 المسند الیہ فصل کلام لفظ تضمن کلماتین

یوضح حروف ذکر متعلق او شرط یا ششہ
 زور وضع اسما و یچنین در موصولات
 و اسمائے اشارات و ضمیر غائب ۱۲
 در ایہ قولہ الاخبار عنہ - زید کہ
 ضمیر عنہ و مخبر بہ بودن از علامات اسم و
 فعل است ۱۲ کہ قولہ و للحرف فی آہ
 جواب سوال مقدر است سوال ہر گاہ
 حرف زمسند الیہ باشد و نہ مسند و نیز
 نتیجہ کے از علامات اسما و افعال نمی
 پذیرد پس بحث از وہی فائدہ خواہد بود
 مصنف جواب داد کہ برای او در کلام
 عرب فائدہ ہاست ۱۲ کہ قولہ زید
 فی الدار آہ - ارتب با زید با دار
 بسبب کلمہ فی کہ برائے ظرفیت است شد
 زید کہ اگر غیر لفظ فی زید الدار گفته شود
 استقرار زید در دار مفہوم سخا ہد شد ۱۲
 کہ قولہ اکرمته در بعضی نسخ بقاء
 جزائیہ دیدہ شد و آن خطاست نہ کہ
 فاعلی آید مگر بر ما معنی کہ مصدر ربط فقط
 بود خواہ لفظ خواہ تقدیر او این جا
 لفظ قد تقدیر ہم ممکن نیست چہر کہ
 درین جا معنی استقبال است و اگر لفظ
 قد بود برائے ماضی بود ۱۲ ش کہ
 قولہ من الفوائد الی آہ - مثل تشبیہ
 مخاطب تا و کلام از چیز غیوت نشود
 چنانکہ مفاد ظروف تشبیہ است و
 اثبات کلام سابق خواہ مثبت باشد
 خواہ منفی چنانکہ مضمون حروف
 ایجاب است و بر این سخن مخاطب را بر
 کارے چنانکہ موضوع حروف تخصیص

است و یچنین دیگر فائدہ ہا ۱۲ کہ قولہ حرفاً اسے طرفاً - این اشارہ است بوجہ تشبیہ حرف زید کہ حرف در لغت بمعنی طرف است چنانکہ میگویند
 جلست حرف الواوی اسے طرف الواوی و حرفے آید مگر در طرف کلام ۱۲ کہ چنانکہ فعل و اسم مقصود و بالذات دیدہ شد بچمت امن کہ کلام
 بدون اینہا تمام نمی باشد ۱۲ کہ قولہ کلماتین اعلم است ازین کہ حقیقی باشد یا حکمی و لفظی باشد یا تقدیری و دو باشد یا اکثر پس تعریف با بحث مہمل
 و در مقولوب زید و ضرب مثلاً منتقض خواہد شد نہ کہ اول در حکم ہذا لفظ مہمل و ہذا لفظ مقولوب زید باشد و ثانی ضرب امت ۱۲ شرح البہامیہ

له قوله نسبة احدی الکلیمین نسبة خواه در کلمه اولی باشد چنانکه در جمله فعلیه خواه در کلمه ثانیه چنانکه در جمله اسمیه ۱۲ الباسیه ۱۳ قوله فائده تامه ازین قید مثل نسبت اضافی و توصیفی خارج شد بدان که قول او صحیح از تعریف اسناد نیست بلکه تفسیر است برائے فائده تامه گویا جواب است از سوال مقدر تقدیرش فائده تامه کدام چیز است جواب او چیز نیست که سکوت محاط و نزد بعضی سکوت متکلم برود صحیح باشد لیکن اول اونی با قبل است ۱۲ ش ۱۳ قوله ۱۴

حصر نمود و لغت لا یحصل الا ۱۲ در ای ۱۳ قوله سن اسمن چون برود جزو این ترکیب استحقاق تقدیم دارند بر ترکیب اسم و فعل مقدم شد ۱۲ در ای ۱۳ قوله دلابه آه - زیرا که اسناد و حقیقت کلام ماخوذ است و اسناد دو طرف میخورد که مسند و مسند الیه باشد و این هر دو سوائے این دو قسم مذکور یافته شد ۱۳ ش ۱۴ قوله قلنا آه سوال برین تقدیر لایق آنکه فقط لفظ یا بغیر لفظ زید کلام باشد زیرا که یا قائم مقام جمله است که ادعوا انا باشد و حال آنکه چنان نیست چه کلام مجموع یا زید است جواب هر گاه فعل که لایق استتار واضمار بود مخدوف شد و حرف بجائے او آمد اسم ظاهر که زید است نائب ضمیر شد که عمده کلام در ادعوا و اطلب مستمر است و وجه آمدن فضله یعنی زید بجائے عمده یعنی ضمیر این که چون چیز بجائے غیر در آید در حکم آن غیر باشد و مجتنب است جواب از بد بزرگ کلمه و قائم مقام انفجعه - صلش انفجعه زید بعد حذف فعل مع فاعل کلمه او بجائے او در آمد و مضمرا از مظهر بدل گردید و گفته شد از زید او و اعمراه ۱۳ که ۱۴ زیرا که کلام در حقیقت از فعل و اسم که منوی و مستمر است ترکیب یافته ۱۳ قوله فلنشرع آه جزائے شرط شروع نیست چنانکه از

بالاسناد والاسناد نسبة احدى الكلمتين الى الاخرى
 بحيث تقيداً للمخاطب فائدة تامّة يصحّ السكوت عليها
 نحو زيد قائم وقام زيد ويسمى جملة فعلم ان الكلام
 لا يحصل الا من اسمين نحو زيد قائم ويسمى جملة
 اسمية او من فعل واسم نحو قام زيد ويسمى جملة
 فعلية اذ لا يوجد المسند والمسند اليه معاً في
 غيرها ولا بد للكلام منها فان قيل قد نقض
 بالنداء نحو يا زيد قلت احرف النداء قائم مقام
 ادعوا و اطلب وهو الفعل فلا نقض عليه واذا
 فرغنا من المقدمه فلنشرع في الاقسام الثلاثة و
 الله الموفق والمعين القسم الاول في الاسم
 على اصلاحيه مشهور ۱۳

کلام مستفاد میشود زیرا که شروع در یکی از اقسام سه گانه فراغ مقدمه باللازم نیست چه جائز است که مصنف بعد فراغ از مقدمه کار دیگری کرده باشد بلکه جزا اراده است تقدیر عبارت فاذا فرغنا من المقدمه اذنا الشرع آه دور استلزام فراغ اراده را شک نیست ۱۳ قوله والشرا الموفق والمعين - برائے افاده حصر مسند و مسند الیه خبر معرف بلام آورد یعنی توفیق دهنده و اعانت کننده مراد تعالی است نه دیگرے ۱۲ در ای ۱۳ قوله توفیق در لغت دست دادن کسی را بخارے و در اصطلاح آماده و فراهم گردانیدن خدا تعالی اسباب الاموافی خواہش بنده تا خواہش او سرانجام یابد ۱۳

۱۲۔ قولہ و قد مر جواب سوال متحد تقدیر سوال آن کہ تقسیم پس تعریف بود و در نہ تقسیم مجہول لازم آید و این جائز نیست مصنف جواب داد کہ تعریف او گنہ شد ۱۲۔ قولہ فی الاسم العرب۔ تقدیم معرب بہ نسبت مبنی یا بجہت آن کہ وجودی است یعنی حرف نفی در تعریف او نیست یا بجہت آن کہ در معرب اسم منصرف است و اصل در اسم الفراف سے باشد یا بعلت آن کہ معرب محل اعراب لفظی و نفی اصل است از محلی ۱۲۔ قولہ اما المقدمۃ ۸۔ آہ سابق کہ گذشت مقدم علم بود و این مقدمہ میباشد و مبنی فقط محل اعراب محلی و لفظی اصل است از محلی ۱۲۔ قولہ اما المقدمۃ ۸۔ آہ سابق کہ گذشت مقدم علم بود و این مقدمہ

Website: MadarseWale.blogspot.com

وقد مر تعریف و هو ینقسم الی المعرب و المبنی فلنذکر
و کذا بعض علاماتہ ایضاً ۱۲ در آہ

احکامہ فی باین و خاتمۃ الباب الاول فی الاسم

المعرب و فیہ مقدمۃ و ثلاثۃ مقاصد خاتمۃ اما

المقدمۃ فیہا فصول فصل فی تعریف اسم المعرب
۱۲۔ اے اول ۱۲۔ اے اول ۱۲۔ اے اول

و هو کل اسم رکب مع غیرہ و لا یشبہ مبنی الاصل

اعنی الحرف و الامر الحاضر و الماضی نحو زید فی قام

زید لا زید و حد لعدم التزیب و لا هو لآئی فی قام هو لآئی

لوجود الشبہ و یسمی متمکنا فصل حکمۃ ان
۱۲۔ اے باکوف ۱۲۔ اے باکوف ۱۲۔ اے باکوف

یختلف آخرہ باختلاف العوامل خلاف الفظیان نحو

جاءنی زید و رأیت زیداً و مررت بزیداً و تقدیر یا نحو
۱۲۔ اے سبب ۱۲۔ اے سبب ۱۲۔ اے سبب

جاءنی موسی و رأیت موسی و مررت بموسی الاعراب

معنوی است و ترکیب میان لفظی و معنوی غیر ممکن جواب عال معنوی در تالیف مثل لفظیست پس عال معنوی در حکم لفظی کہ ترکیب غیر باشد
 گویند شیخ الباسمیکہ قولہ لوجود الشبہ الخ ای بسبب یا فتن مشابہت با حرف در یک محتاج بجانب قرینہ کہ ان ایہام بود میباشد و آن یا اشاره
 است یا وصف چنانکہ حرف ردالات بر معنی احتیاج با غیر خود در ۱۲ رضی ۵۔ قولہ آخرہ زیرا کہ اگر اختلاف در آخر نباشد حکم معرب نمود مثل اختلاف اول لفظ
 الہ و اختلاف نون زائم یعنی در امر رای مہملہ در اعراب تابع ہمزہ است چنانکہ در انہم نون تابع میم است ۱۲۔ قولہ تقدیر یا نحو حقیقہ کان کبدا عصا

کتاب است و فرق میان ہر دو آن کہ
 چیزے کہ شروع علم بروجہ بصیرت بود
 موقوف باشد مقدمہ علم است چنانکہ
 سابق ذکر یافت و آنچه کہ برقصو مقدم
 باشد مقدمہ کتاب است و آن درین
 مقام است ۱۲۔ قولہ العرب آہ
 اعراب در لغت ظاہر کردن و شناود
 کردن و معرب بجہت بودن محل انہار
 معانی و موضح زوال فساد باین اسم
 سے گردید و چون معرب بذات کلمہ
 دلالت میکند و اعراب بر صفت ذات
 بر صفت مقدم میباشد پس دال بر
 ذات ہمزہ دال بر صفت مقدم خواہد بود
 ہذا تعریف معرب از تعریف اعراب
 مقدم ساخت ۱۲۔ قولہ رکب
 اجوان معرب جزو مرکب است نہ عین
 پس تعریف مصنف از تعریف صاحب
 فانی اولے است جائیکہ لغت العرب
 مرکب الذی لم یشبہ مبنی الاصل ۱۲۔
 ۱۲۔ قولہ اعنی الحرف لآمر آہ و این بنا
 بر مشہور است و نزدیک بعضی جہانہ از
 مبنی الاصل است چنانکہ در غایۃ تحقیق
 است و مراد از ترکیب ترکیب است کہ با
 احوال معرب متحقق شود پس غلام زید
 بسکون میم خارج شد زیرا کہ غلام اگر چہ رکب
 است لیکن مرکب مع عامل خود نیست
 چہ اگر با عامل بودے مرفوع یا منصوب
 یا مجرور گردیدے نہ ساکن المیم سوال میشود
 و خبر از تعریف معرب میر و نون مذکر کہ
 مرکب با عامل خود نمیشد چہ عامل اینہا

له قوله كالمضمة الخ ايها هرگاه بتا باشد بر حرکات اعرابيه وبناليه وغيره اطلاق کرده شوند بدون تا برينائيه فقط چنانکه رفع و نصب و خبر اعرابيه
 ۱۲ له قوله و اعراب الاسم - زیرا که اعراب علامت است بر اے معانی معنوره بر معرب و معانی معنوره بر سه نوع است فاعلیت و مفعولیت
 و اضافت لهذا دال برین معنی نیز بر سه گونه خواهد بود چه در زیاده از سه مترادف میان دو اعراب لازم آید و در کم شرکت
 مترادف شرکت مترادف هر دو خلاف اصل است **۹** کنانی غایة التحقیق ۱۲ له قوله رفع الخ - بجهت بلند شدن لب زیرین وقت تلفظ

یا بسبب بلند بودن مرتبه! و از مرتبه
 هر دو مدار خود یعنی نصب و خبر زیرا که
 علامت است هر چیز را که عمده در
 کلام باشد در فتح نامیده شده است
 نصب بعلت انتصاب هر دو لب بر
 حال خود وقت تلفظ یا این که نصب
 مسند بدفعله را که در کلام باشد
 نصب نام شده و خبر یا این که عامل
 او فعل را بسوئے اسم می کشد یا لب
 زیرین وقت تلفظ جانب زیرین کشیده
 میشود جز نام نشده است ۱۲ له
 قوله و المعامل الخ چون اعراب بسبب
 عامل باشد لهذا بر تعریف عامل هم
 ضرورت افتاد - اگر گویی تعریف عامل
 بجهت خروج عوامل فعل مثل لم و
 لما و غیره جامع نیست گویم مراد اینجا
 از عامل بتقریب بجهت عامل اسم
 است ۱۲ له قوله بالمفرد - از قید
 افراد احتر از شد از تشبیه و جمع و از قید
 انصراف از غیر منصرف و از قید
 صحیح از اسمائے سه که اگر چه مفرد و
 منصرف است لیکن صحیح نیست زیرا که
 چه از ان ناقص وادی است
 مثل البوک و الخوک و هونک و حوک
 و یک لیف مقرون و آن ذومال که
 اصل او ذو و دو یک از ان اجوف
 وادی و آن فوک زیرا که اصل او
 فوه است - بار خلاف قیاس حد
 گردید و او در غیر حالت اضافت
 بهم منقلب شده ۱۲ له قوله صحیح

يختلف أجزا المعرب كالضمة والفتحة والكسرة والواو
 الالف والياء و اعراب الاسم على ثلاثة أنواع رفع و نصب
 وجر و العامل ما به رفع و نصب و جر و محل اعراب من
 الاسم هو الحرف الاخير مثال لكل نحو قام زيد فقام
 عامل و زيد معرب و الضمة اعراب الدال محل اعراب
 و اعلم انه لا يعرب في كلام العرب الا الاسم المتمكن
 و الفعل المضارع و سبب حکمة في القسم الثاني ان شاء
 الله تعالى فصل في اصناف اعراب الاسم هي تسعة
 اصناف الاول ان يكون الرفع بالضمة و النصب بالفتحة
 و الجر بالكسرة و يختص بالمفرد المنصرف الصحيح
 و هو عند النحاة ما لا يكون في اخره حرف علة كزيد

باید دانست که در تعریف صحیح میان نوحین و صرغین اختلاف است لهذا مصنف رح از تعریف مشهور قیامین صرغین اعراض نمود
 پس مثال اجوف و هموز با هر سه قسم و مضاعف با هر دو قسم نزد نوحین صحیح باشد و نزد صرغین صحیح آن است که حرف اول اصل
 الحروف علت و همزه و تضعیف سالم باشند پس سالم و صحیح نزد صرغین یک باشد پس در سالم میان صرغین و نوحین اتفاق
 است و در صحیح اختلاف فاحفظ فاده یقیدک ۱۲

۱۲
 ۱۲
 ۱۲

له قوله بالجاری مجرے الصّحیح - و بعد قائم مقام صحیح بودن این که بسبب بودن ساکن قبل واو و یا اعراب بر توفیل نیست و وجه اختصاص این اعراب با هر دو قسم مذکور بنا بر اصلیت هر دو قسم مذکور است زیرا که اعراب با حرکت نسبت اعراب با حرف اصل است مگر نسبت تشبیه و جمع و نیز اعراب سرگانه اصل است نسبت و اعراب در احوال ثلثه پس اصل باصل داده شد سوال بنا برین میاید که در جمع مؤنث سالم اعراب با حرکت نباشد زیرا که جمع فرع است مفرود اصل و برای فرع اعراب فرعی لائق است

۱۰

Website: NewMadarsa.blogspot.com

وبالجاری مجری الصّحیح وهو ما یكون فی آخره واو ویا
 ما قبله ما ساکن کد لو وظی و یا جمع المکسر المنصرف
 کرجال تقول جاءنی زید و دلو وظی و رجال و رأیت زیداً
 و دلو و ظبی و رجالاً و مررت بزید و دلو و ظی و مر رجال
 الثانی ان یكون الرفع بالضم والنصب بالجر بالکسرة
 و یختص بجمع المؤنث السالم تقول هنّ مسلمات و رأیت
 مسلمات و مررت بمسلمات الثالث ان یكون الرفع بالضمة
 والنصب بالجر بالفتحة و یختص بغير المنصرف کعمر تقول
 جاءنی عمر و رأیت عمر و مررت بعمر الرابع ان یكون الرفع
 بالواو والنصب بالالف و الجر بالياء و یختص بالاسماء
 الستة مکبّرة موحدة مضافة الی غیر یاء المتکلم و هی

فی حالة الرفع ۱۲

فی حالة النصب ۱۳

بتدا ۱۴ جمله فعلیه بتاویل مفرد خبر ۱۴

فی الرفع ۱۳

صفت ۱۲

موصوف ۱۲

فی الرفع ۱۳

فی النصب ۱۲

فی الرفع ۱۳

فی النصب ۱۲

حال از اسماء ۱۴

اعراب بالحرف نبود لهذا بضرورت اعراب با حرکت داده شد شرح الهامیه
 ۱۵ قوله با جمع المکسر و آن عبارت است از جمع که در آن بنائے واحد بجهت زیادت و نقصان خواه حقیقه خواه حکماً متغیر شده باشد ۱۲
 استرازشد از جمع مکسر غیر منصرف و جمع سالم که اعراب هر دو در جنسیت چنانکه می آید ۱۳
 المؤنث السالم آه و آن جمع است که در آخرش الف و تا باشد و هر گاه حرف آخر قابل اعراب بالحرف نبود بنا چاری اعراب بحرکت داده شد و بحیث نصب جبراً بحرکت این که مزیت فرع بر اصل که جمع مذکور سالم باشد لازم نیاید زیرا که در آن جا هم نصب تابع جرس است سوال مزیت فرع بر اصل هنوز باقی است زیرا که اعراب جمع مذکور سالم بالحرف و اعراب جمع مؤنث سالم بالحرف و جواب اگر چه اعراب بالحرف اصل است نسبت اعراب بالحرف لیکن در مفردات نه در جمع پس اعراب بالحرف و جمع بمنزله اعراب بالحرف است زیرا که چون چیزی در مقام غیر می آید حکم آن غیر گردد و چون شناخت غیر منصرف محتاج بتطویل است و جمع مؤنث سالم واضح تر است لهذا جمع مؤنث سالم را مقدم ساخت ۱۲
 ۱۶ قوله بحرفه موحدة آه از قید مکبّرة

استرازشد از مصغرات آنها که معرب بالحركات باشند مثل جاءنی انخیک و رأیت انخیک و مررت بانخیک و از قید موحدة استرازشد از شغف و مجموع اینها که معرب با اعراب تشبیه و جمع میباشد و از قید مضافة استرازشد از غیر مضاف که معرب بالحركات باشند مثل جاءنی انخ و رأیت انخ و مررت بانخ و از قید الی غیر یاء المتکلم استرازشد از این اسما و تکیه مضاف بجانب یائی تکلم باشند درین صورت درینها مثل سایر اسما اعراب تقدیری خواهد بود متصرف برای شرط اضافت بجانب غیر یاء المتکلم بلکه کفایت کرد بلکه تصریح بدان نمود تا شرط اضافت بجانب کاف متوهم نشود ۱۴ کذا فی الشرح

له قوله حموك وذو مال - اضافة حم بجانب كاف مكسور و ذو بجانب نون غير كاف بحيث اين كه حم قريب زن باشد از جانب زوج پس مضاف
 نه خواهد بود مگر بسوئے كاف مكسور و اما ذو بسبب اين كه مضموع است برائے التصاف چیزے باسم جنس و قول انما يعزذ الفضل
 من الناس ذوو ذواته شاذ است ۱۲ له قوله - چون مضاف اليه لفظ ذو و سوائے اسمائے اجناس نمی باشد لهذا بسوئی
 كاف مضاف نه گردید ۱۲ له قوله بالثنية - اے ما يطلق عليه لفظ المثني و آن اسميست كه الف يايائے ما قبل مفتوح و نون

مكسور در آخر مفرد و اديونند و آن مفرد
 خواه مذکر باشد خواه مؤنث و مؤنث
 وے علم باشد يا غير او ۱۲ له
 قوله وكلا - و همچنین كلتا و بر ذكر اصل
 كه كلا باشد كفايت نمود ۱۲ درايه ۱۲
 قوله مضافا اليه اختصاص اضافة
 بجانب مضموع بحيث اين كه برائے كلا
 دو جهت است مفرد از روی صورت
 و تشبیه از روی معنی پس رعایت
 هر دو جانب ضروری شد لهذا
 بر گاه مضاف بجانب مظهر بود
 رعایت جانب افراد نموده آید فاعراب
 بحركت داده شود و چون بجانب مضموع
 مضاف گردد معرب باعراب بحرف
 باشد ۱۲ له قوله اثنتان - ذكر
 اثنتان برائے ثلثة ايست و آن اينكه
 بر گاه حكم تذكير و تانيث در باب عدد
 بخلاف سا ئر اسما است مصنف رح
 بلفظ ذكر و مؤنث هر دو تصريح كرد
 بنا بر اطلاع برين معنی كه در اینجا تذكير
 و تانيث موافق سا ئر اسما است
 چنانكه در واحد و واحدة سوال را اثنتان
 و اثنتان درين جا بياد نون بايد كه
 معطوف به لفظ اللفظة است كه مجرور
 حرف با است جواب معطوف است
 بر لفظ كلا كه خبر مبتدائے محذوف
 است تقدير عبارت و يمتحن باللفظة
 و ملحقاته و هو كلا اليه يحاكيت است
 از لفظ اثنتان و اثنتان مرفوع ۱۲
 كه قوله جمع المذكور آه الجمع ذكر

اخوك وابوك وهنوك وحموك وفوك وذو مال تقول جاني
 اخوك ورايت اخاك ومرت باخيك وكن البواقي الخمس
 ان يكون الرفع بالالف والنصب بالياء المفتوح ما قبلها
 ويختص بالمتنى وكن مضافا اليه ضمير اثنان واثنتان
 تقول جاءني الرجلان كلاهما واثنتان ورايت
 الرجلين كليهما واثنتين ومرت بالرجلين كليهما
 واثنتين واثنتين السادس ان يكون الرفع بالواو المضموم
 ما قبلها والنصب بالياء المكسور ما قبلها ويختص بجمع
 المذكور السالم نحو مسلمون واولو وعشرون مع اخواتها تقول
 جاءني مسلمون وعشرون واولو ما رأيت مسلمين وعشرين
 واولى مال مرت مسلمين وعشرين واولى مال اعلم

و جنسون و ستون و سبعون و ثمانون و تسعون ۱۲ له
 سالم جمع اصطلاحی مراد است و آن جمعيت است كه او ما قبل مضموم و يايائے ما قبل مكسور و نون مفتوح در آخرش باشد يا از جمع ذكر سالم صيغه
 اے صورت جمع ذكر سالم مراد باشد پس ايراد باين طريقه كذا عراب در غير جمع ذكر سالم ميز يافته ميشود مثل سنون و ارضون و قلون
 و اردنخواه شد ۱۲ له قوله لولا سوال در عرب كلر نيست كه دران واد پس مضموع باشد و او چنان است جواب واد چون محل تغير است اى رفع و
 نصب بر اين بدان اعتبار نيست يا واد هر گاه قائم مقام مضموع گردید كه يا ضمرا است و او نيست ۱۲ له قوله مع اخواتها - اے ثلثون و اربعون ۱۲

لہ قولہ نون التثنية - آہ - وجہ اختصا کسرہ نون تشبیه وفتح نون جمع این کہ نون بینی ست زیرا کہ حرکت واصل در بنا سکون باشد
 و ساکن را بجهت التقائے ساکنین چون متحرک سازد حرکت کسرہ دهند چرا کہ حرکت ساکن حرکت بنائی میباشد پس برائے
 حرکت کہ بعد حرکات معربات ست اختیار کرده شد و آن کسرہ ایست کہ بر ہر دو قسم معرب کہ اسم غیر منصرف و فعل مفترع
 باشد آید و چون تشبیه قبل جمع بود یاد اصل یعنی کسرہ دادہ شد و برائے ۱۲ فرق میان تشبیه و جمع نون جمع را فتح
 دادندہ ضمہ کہ تخیل ست ۱۲ ہنوشرح

Website: MadarseWale.blogspot.com

ان نون التثنية مكسورة ابدًا ونون جمع السلامة

ای فی الاحوال ثلاث ۱۲

مفتوحة ابدًا وكلاهما تسقطان عندا لاضافة تقول

للفرق بینہا دین نون التثنية ۱۲

جاءني غلام زيد ومسلم ومصر السابغ ان يكون الرفع

نظیر سقوط نون تشبیه وقت اضافت ۱۲ نظیر سقوط نون جمع وقت اضافت ۱۲

بتقدير الضمة والنصب بتقدير الفتحة والجر بتقدير

الكسرة ويختص بالمقصور وهو ما في آخره ألف

اسم معرب ۱۲

مقصورة كعصا وبالمضاف الى ياء المتكلم غير جمع المذكر

المتكلم ۱۲ استیاء المضاف مع ما از

السالم كغلامي تقول جاءني عصا وغلامي رأيت عصا

صفت جمع ۱۲

وغلامي ومررت بعصا وغلامي الثامن ان يكون الرفع

بتقدير الضمة والجر بتقدير الكسرة والنصب بالفتحة لفظا

ويختص بالمنقوص وهو ما في آخره ياء ما قبلها مكسور

كالقاضي تقول جاءني القاضي رأيت القاضي ومررت

مصباح لہ قولہ و نون جمع السلامة
 الخ استراست از نون جمع تکسیر زیرا کہ
 او مکسور و مضموم نیز می باشد مثل نون
 شیطین ۱۲ در ایہ لہ قولہ دکلا ہما
 تسقطان یعنی نون تشبیه و جمع در حالت
 اضافت ساقط میشود چنانکہ نون در
 حالت اضافت ساقط میگردد زیرا کہ نون
 عوض تنوین ست ۱۲ لہ قولہ
 مصر ہر گاہ نام بلدہ خاص باشد
 غیر منصرف بود و اگر محیش ہر بلدہ
 کہ باشد منصرف بود ۱۲ لہ قولہ
 بتقدير الضمة آہ بدان کہ اعراب
 تقدیری چنانکہ بالحرکت میباشد
 بحرف ہم اما تقدیری بحرکت گاہے
 در حالات سہ گانہ چنانکہ در عصا و
 غلامی گاہے در دو حال چنانکہ در
 قاضی و داعی اما تقدیری بحر
 نیز گاہے در احوال ثلاثہ مثل جانی
 ابو القوم و رأیت ابا القوم و مررت
 بابی القوم و مصنف این قسم را بسبب
 اقلت ذکر نہ کرد سوال بنا برین لازم
 آمد کہ اعراب اسم وہ صنف باشد
 نہ نہ جواب این قسم ہم نیز قول او
 کہ عصا و غلامی باشد مندرج ست
 زیرا کہ قول او نقل یکون الرفع بتقدير
 الضمة آہ اعم ست ازین کہ بالحرکت
 باشد یا بالحرکت پس در صورت
 اندراج شدہ ذہ ۱۲ ش لہ قولہ

ثابت ماند مثل العصا و جملہ یاد مثل عصا و وجہ تقدیری بودن این کہ متحرک الف مع بقای او ممکن نیست چنانکہ وارد کردن حرکات بر
 ما قبل اجزاییکہ مقدر باشد ممکن نبود و معنی قصر منع ست و چون برین الف مطلق حرکت ممنوع ست لہذا این الف را مقصور نامت ۱۲
 لہ قولہ الرفع بتقدير الضمة آہ - زیرا کہ خروج از کسرہ بسوی ضمہ بر یاد در حالت رفع تخیل ست چنانکہ اجتماع سہ کسرہ بر یاد در حالت جر
 تخیل میباشد ۱۲ شرح لباب ۴

له قول مسلی - در مثل مسلی ظهور رفع ممکن است مگر نقل و در مثل غصا چون الف متصل کدامی حرکت نیست هر سه اعراب متعذر لهذا در اول تقدیر بجهت نقل است و در ثانی بجهت تعذر یعنی انتفاع فائده بدان که مصنف رح از ذکر بعضی اسما گذرد ان اعراب تقدیری باشد اهمال کرد مثل اسمی که ۱۳ در ان حرکت اتباعیه بود چون الحمد لله بکسر الدال و اسم متحرک بر طریقی حکایت چون زید و جواب

کسی که گوید رأیت زید اگر در اینجا بجهت حرکت لفظی اعراب تقدیری باشد و تیز اسمیکه در اعراب با حرف در احوال ثلثه تقدیری بود و آن در اسمائے سه وقتیکه مضاف باشند بجان معرف بلا لام نحو جاءنی ابوالقوم و رأیت ابوالقوم و مررت بانی القوم و همچنین اسمیکه اعراب در حالت رفع و نصب تقدیری بود مثل فی وقت رفع اصل او ذی وقت نصب فائ و او الف بسبب بدل شد چنان که حکم بتقدیر او و بانی مسلی در حالت رفع و نصب واجب است لیکن یا در حالت جسر لفظی است ۱۲ ۱۳ قوله و هو مافی آه - درین تعریف اسمیکه بر کسره تنوین بنا بر ضرورت یا تناسب در آید مثل است و همچنین مجرور بالف و تا و مجرور بواو و نون در حالت علمیت برائی مؤنث مثل مسلمات مسلمان نیز داخل است ۱۲ ۱۳ قوله سبان آه مراد از سبب چیزه است که چون در کلام

بالقاضی التاسع ان يكون الرفع بتقدير الواو والنصب
والجر بالياء لفظا ويختص بجمع المذكر السالم مضافا الى
ياء المشكك تقول جاءني مسلي تقديرا مسلي مؤنث اجتمعت
الواو والياء والاولى منها ساكنة فقلت الواو ياء وادغمت
الياء في الياء وايدلت الضمة بالكسرة لمناسبة الياء فصا
مسلي ورأيت مسلي ومررت بمسلي فصل الاسم
المعرب على نوعين منصرف وهو ليس في سببان او واحد
يقوم مقامهما من الاسباب التسعة كزيد ويسمي
الاسم المتكبر وحكمه ان يدخله الحركات الثلاث
مع التنوين تقول جاءني زيد ورأيت زيدا ومررت
بزيد وغير منصرف وهو مافی سببان او واحد منها

حاصل شود بر معنای واجب است که آنچه از احکام مناسب او باشد اختیار کند ۱۲ شرح لباب ۱۳ قوله او واحد منها يقوم مقامهما - مراد از بودن دو سبب یا یک قائم مقام دو عام ازین که حقیقتا باشد یا حکما پس ایراد نخواهد شد با اسمیکه بجهت هموزن بودن غیر منصرف است مثل سراویل که جمعیت در حکما یافته شده قائم مقام دو سبب است ۱۲ درایه

م زیرا که بدل بمنزل اول دو علم است از روی تقدیر چرا که در نفع هر گاه بعامل قصد تشبیه نموده بجهت خوف التباس با صفت بجانب عمر عدول ننمود
 و در مثل ثلث و مثلث بجهت این که این دو بمنزل ثلثه است و ترکیب جمع بجهت این که جمع بمنزل دو جمع است و ترکیب دو اسم در مثل
 بجلک و ترکیب الف و نون یا با علمیت یا با وصفیت و ترکیب غیر آن که یا بکسر یا بفتح است در عجمی و عربی و یا ترکیب با علمیت و نژد بعضی
 ده سبب و زائد مشابهت با الف تانیث است مثل اسط و قتیقه علم باشند و ۱۲ نژد بعضی یازده سبب است زائد در مثل امر

Website: NewMadarsa.blogspot.com

يقوم مقامها والاسباب التسعة هي العدل و
 ای مانع از صرف ۱۲

الوصف والتانيث المعرف والجمعة والتركيب
 در جمع اسمها

والالف والنون الزائدتان ووزن الفعل وحكمه
 در وزن فعلها

ان لايدخله الكسرة والتثوين ويكون في موضع
 در کسر و تثنیة و در موضع

الجر مفتوحا ابدا تقول جاءني احمد ورايت احمد و
 در جر مفتوحا ابتدا

مررت باحدا اما العدل فهو تغيرا للفظ من
 در مررت باحدا اما العدل

صبيغته الاصلية الى صبيغته اخرى تحقيقا او تقديرا
 در صبيغته الاصلية الى صبيغته اخرى

ولا يجتمع مع وزن الفعل اصلا ولا يجتمع مع العلمية
 در ولا يجتمع مع وزن الفعل

كعروضه ومع الوصف كثلث ومثلث واخرو جمع
 در كعروضه ومع الوصف

<p>چنانکه کسر فعل از نقل فعلیه بجانب اسمیه نے آید همچنین بعد نقل ہم آتا ترکیب در ہائی مثل ترکیب تانیث بتائے ظاہرہ یا مقدرہ یا بالف وان یا ترکیب تانیث با علمیت است یا ترکیب حرف تانیث با اسم و ترکیب عدل ۱۲</p>	<p>له قوله والاسباب التسعة آه نژد بعضی دو سبب است یک حکایت دوم ترکیب اما حکایت در وزن فعل مع وصف مثل علم واجہل یا وزن فعل با علمیت مثل یزدید و شکر اتنا ہاع صرف در نیبا بطرینی حکایت فعلیہ است یعنی</p>
---	---

اخر من یا از الاخر و التفصیل فی القوائد الضیائیة ۱۲ کے قول جمع جمع جہا مونث الجمع و قیاس فعل مونث الفعل اگر صفت باشد این کہ جمعی
 فعل آید مثل حمراء حمراء و اگر اسم بود جمع برفعان یا فاعلات آید مثل صحراء صحراء یا صراوات پس اصل جمع یا جمع بسکون وسطیا جماعی یا جماعات

مرعات اصل است هر گاه با علمیت
 نکره کنند و بعضی گفته اند که سبب
 است دو زائد لازم تانیث و لزوم جمع
 است لیکن قول این که سبب است
 در تعداد قریب بصواب است و در بعضی
 بسبب ضیق مقام فرد گذاشته شد ۱۲
 در آیه ۱۲ قول ان لا یدخله کسرة آه
 و نگفت لا یدخله لجره جز نژد جمہور بغیر
 منصرفی آید زیرا کہ از نژد شان حرب
 است و جز چند قسم است جز غیر منصرف
 فتح ۱۲ منہل سے قولہ تحقیقا او تقديرا
 عدل تحقیقی آن است کہ دلیل دیگر سوائی
 غیر منصرف بودن بر آن دلالت کند کہ
 این اسم معدول است از فلان اسم و
 عدل تقدیری آن کہ درائی غیر منصرف
 بودن در استعمال عرب و لیلة نباشد
 کہ این اسم از فلان اسم معدول است
 ۱۲ کے قولہ ولا یتجمع مع وزن الفعل
 زیرا کہ اوزان عدل و وزن مخصوص است
 چنانکہ شاعر نے بنظم آورده قطعہ وزن
 عدل را بتامی روشنی کثرتہ بمفعول نقل
 مثلاً ہا مثلث عمرہ فعل است ہجو
 آنس فعل است چون ثلاثہ و غیر
 فعال فان تو قطام فعل سحرہ و ازین
 اوزان کردای وزن فعل نیست ۱۲
 کے قولہ کثلث و مثلث بیکر احوالی
 این ہر دو اسم دلالت میکنند بر اصل این
 ہر دو جمع نکرہ منہ بدون نکرہ لفظی
 پس معلوم شد کہ لفظ این نژد کہ لفظ
 ظاہر با علم ہر سبب ۱۲ کے قولہ
 اخرج جمع آخرے مونث آخر و آخر اسم
 تفصیل است و قیاس اسم تفصیل این کہ یا مستعمل بلام باشد یا با صفت یا بمن و چون مستعمل بیکی بگوید معلوم شد
 کہ بیکی از نیبا معدول است لیکن اذا لجام کہ لازم اصناف منافی عدم الفراف است از مستعمل با صفت معدول نگفتہ اند پس معدول باشد از
 اخر من یا از الاخر و التفصیل فی القوائد الضیائیة ۱۲ کے قول جمع جمع جہا مونث الجمع و قیاس فعل مونث الفعل اگر صفت باشد این کہ جمعی
 فعل آید مثل حمراء حمراء و اگر اسم بود جمع برفعان یا فاعلات آید مثل صحراء صحراء یا صراوات پس اصل جمع یا جمع بسکون وسطیا جماعی یا جماعات

له قوله اما الوصف - اسے دلالت اسم بر ذات سہم کہ ماخوذ ہے بعض صفات باشد ۱۲ کہ قولہ لعدم الاصالۃ الخ زیرا کہ واضح برائے عدد وضع کردہ است نہ برائے وصفیت ۱۲ کہ قولہ تانیث بالتاء - مراد از تانیث است کہ در آخر اسم زیادہ آید و ما قبل او مفتوح و در حالت وقف بہا منقلب شود پس مثل اخت و بنت مؤنث بتا تانیثت بلکہ تا بدل از لام ست ۱۲ فی ۱۲ کہ قولہ فشرط ان یكون علما در تانیث ۱۵ بتائے مفلوظہ و تائے مفتدرہ یعنی در تانیث معنوی علمیت شرطست تا تانیث لازم

امَّا الْوَصْفُ فَلَا يَجْتَمِعُ مَعَ الْعَلَمِيَّةِ اِصْلًا وَشَرْطًا
 ان یكون وصفًا فی اصل لوضع فاسود وارقم غیر منصرف
 وان صار الاسمین للحیة لاصالتهما فی الوصفیة واربعة
 فی مررت بنسوة اربع منصرف مع انہ صفة ووزن الفعل
 لعدم الاصالۃ فی الوصفیة اما التانیث بالتاء فشرطہ
 ان یكون علمًا کطلی وکن لک المعنوی ثم المعنوی ان
 کان ثلاثیا ساکن الاوسط غیر اربعیہ یجوز صرفہ و ترکہ
 لاجل الخفة ووجود السببین کہند والیجب منعه
 کرینب وسقر و ماہ وجوز و التانیث بالالف المقصورة
 کجبل والمد و دة کحل مممتنع صرفہما التانیث بالالف
 قائم مقام السببین التانیث ولزومہ اما المعرفۃ

اگر دو بر صبیبت منع صرف قوی شود چه مادامیکہ علمیت نخواهد بود تا تانیث در معرض زوال خواهد ماند مثل قائم و قائمہ و جرح برائے مردوزن بر گاہ تانیث سبب ضعیف است لهذا بغیر علمیت معتبر نخواهد بود - کذا فی المنہل ۱۲
 ہہ قولہ کذلک - اسے در اشتراط علمیت مؤنث معنوی ہم مثل تانیث بالتاء است ۱۲ کہ قولہ المعنوی مگر علمیت در تانیث بالتاء شرط و خوب منع صرف ست و در تانیث معنوی شرط جو از آن بندار معنوی برائے و خوب شرط دیگر افزوده و گفته ثم المعنوی الخ ۱۲ ادراک کہ قولہ کہند یعنی ہند در لغت بمعنی منصرف است و فارسی گفته کہ منع صرف مرجوح ست و وصف افصح و ابن جنی بجمعیت او نموده و ابن ہشام الخفولوی گفته کہ این غلط است و نہی انم کہ کہ قبیل ابی علی گفته باشد و جمہور و سیبویہ بر آئند کہ اجود منع صرف ست و زجاج منع صرف مطلقا واجب کردہ و قراد اسمیہ بلد

برائے منع صرف شرط نموده زیرا کہ او کثیر نیست بخلاف مثل ہند - کذا فی المنہل ۱۲ کہ قولہ والا یعنی اگر ثلاثی ساکن الاوسط غیر محمی نہاشد و آن یا ثلاثی نہاشد مثل زینب یا ثلاثی بودن ساکن الاوسط مثل سققر بفتحتین بمعنی دوزخ یا این کہ ثلاثی ساکن الاوسط باشد نہ غیر محمی بلکہ محمی بود مثل ماہ و جوز درین ہر سہ صورت منع صرف واجب کردہ قولہ البتہ برائے منع صرف تو ہمست گویا کہ در منع صرف تانیث بالغ بجمت انتقائے ہر دو سبب و ظاہر ہم سے نماید ۱۲ کہ قولہ المعرفۃ و آن اسمیت کہ

له قولہ الا العلمیۃ۔ از معارف علمیت سبب است زیرا کہ تعریف مضمرات و بہیات در مبنیات یافتہ میشود و منع صرف از احکام معربات است و تعریف بلا م و اضافت غیر منصرف ایا منصرف سے گردانید اور حکم منصرف داخل میسازد ۱۲ شرح ۱۵ قولہ مع غیر الوصف۔
 ہذا القول فضل غیر محتاج الیہ لانه علم من قولہ السابق اما الوصف الخ ۱۲ ۱۵
 علم باشد و لکن شرط لازم نیست بلکہ واجب آن کہ در کلام عرب اولاً ۱۱۶ مستعمل نہ شود مگر مع علمیت خواہ پیش از استعمال عرب علم باشد یا نہ مثل

Website: NewMadarsa.blogspot.com

فلا یعتبر فی منع الصرف منہا الا العلمیۃ و تجتمع مع غیر الوصف

اما العجمۃ فشرطہا ان تكون علما فی العجمۃ و زائدۃ علی

ثلاثة احرف کابراہیم او ثلاثا متحرک الاوسط کشتن

فلیجام منصرف لعدم العلمیۃ و نوح منصرف لسکون

الاسط اما الجحیم فشرطہ ان یکون علی صیغۃ مبنیۃ

الجحیم و ہوان یکون بعد الف الجحیم حرفان کساجدا و

حرف مشدّد مثل ذواب او ثلثۃ احرف و سطہا ساکن

غیر قابل للہاء کہ صایب فصیقلۃ و فزانۃ منصرف

لقبولہما للہاء و ہوا یضاقان مقام السببین الجحیمیۃ

ولزومہا و امتناع ان یجمع مرۃ اخرى جمع التکسیر فکانہ

یجمع مرتین اما التریب فشرطہ ان یکون علما

ابراہیم و قالون کہ بزبان رومی
 جید را گویند و نافع را بسبب
 جودت قرأت نام نہادند۔ کذا
 فی الرضی ۱۵ قولہ او ثلاثا الخ
 نزد سبویہ و اکثر نحوات در عجمہ
 تحرک اوسط را تاخیر نے نیست پس
 مثل لک بفتح لام مقدم بریم
 کہ اسم پدر نوح علیہ السلام است
 مثل نوح و لوط نزدشان منصرف
 باشد و ہوا با الیشان و شرط معین
 را اعتبار کنند کیے آن کہ عجمہ در
 کلام عرب اولاً مستعمل نہ شود مگر مع
 علمیت دوم زیادت بر سر حرف
 و این اولی است زیرا کہ چون
 تحرک اوسط در مؤنث مثل سقر
 قائم مقام چیز نیست کہ قائم مقام
 علامت تانیث است لہذا تاخیر
 نمودہ و برائے عجمہ علامتی نیست
 تا بجائے او چیزے قائم شود بلکہ
 عجمہ بجز بودن نہ تلافی خواہ وسط
 او ساکن باشد خواہ تحرک مشابہت
 بکلام عرب اید گوید از کلام عجم
 خارج گردید زیرا کہ اکثر کلامشان
 طویل بود در عایت اوزان خفیفہ
 نیکنند بخلاف کلام عرب ۱۲ رضی
 ۱۵ قولہ و نوح آہ قطعہ مگر
 ہیجوا ہی کہ وانی نام ہر بیغیرے
 تا کہ ام است اے برادر زرد خوئی
 منصرف صالح و ہود و محمد یا شعیب

نوح و لوط منصرف دان و در گہائی بہ لا ینصرف ۱۲ ۱۵ قولہ متبوع الجحیم آہ۔ و ان صیغۃ نیست کہ بار دیگر جمع تکسیر نشود و لکن بہت ہی
 الجحیم نام اوست زیرا کہ در بعض صورتوں مثلاً اناعیم و غیرہ دو بار جمع تکسیر نمودہ شد پس تکسیرش کہ تغیر دہندہ صیغہ است مثنوی شد ۱۲
 شرح حامی ۱۵ قولہ للہاء۔ مراد تا تانیث است کہ وقت وقف ہائے گردود ۱۲ درایہ ۱۵ قولہ اما التریب۔ اے ترکیب امتزاجی و ان
 این کہ دو کلمہ یا اکثر ایک کلمہ کنند بغیر ان کہ حرف جزو باشد ۱۲ اس

له قوله كعبك نام شهرے و ہا کلتان جُعَلتا و اصدۃ فعل اسم صنم و یک اسم رجل اختر بنا اتک البلدة و سما ہا باسم و باسم صنم و النسبة الیہ
 یعنی دان شئت قلت کنی ۱۲ انتہی الارب ۱۵ قولہ و معد یرب - نام مروت و ہا اسمان جُعلا اسناد اعدا و فیہ ثلاث لغات فتح الباء
 غیر منصرف و فتحہا ایضا غیر ممنون و کسر ہا منصرفاً نوناً ۱۲ اصراع ۱۵ قولہ و شاب قرنا ہا - یعنی سفید شد ہر دو گیسوئے آن
 زن - نام زنی کہ ہر دو گیسوئے او چینی بود ۱۲ درایہ ۱۵ قولہ کمران و عثمان - مصنف دو مثال آورد تا معلوم شود کہ
 ۱۷

اور ان مختلف سمت ۱۲ درایہ ۱۵
 قولہ ان لا یكون مؤنث الخ امام جمال الدین
 ابن مالک اوزانے کہ ہر وزن فعلان و
 مؤنث شان فعلانہ آمدہ در قول خود جمع
 نمودہ نظم جزیعہ فعلانہ اذ استثنیت
 جملانہ و دخانا و سخنانہ و سفیانہ و
 شعیانہ و قسوانہ و عطلانہ و قشوانہ و
 مسغانہ و موتانہ و نامانہ و اجین نصرانہ
 قولہ اجزآہ یعنی آمدن فعل بری فعلان
 اجازت دہ ہر گاہ بیرون کنی این امثلہ
 را زیر کہ مؤنث این ہمہ اوزان فعلانہ
 آمدہ و در لفظ دیگر برین الفاظ زیادہ
 شد و شیخ بدر الدین قاسم بنظم آوردہ و
 گفتہ شعر و زوفین خصمانہ علی لغت
 و البانہ کذا فی النہل ۱۲ قولہ ضرب
 اے بنی للمفعول خواہ از مجرور و
 خواہ از تفعیل ہر گاہ نام شخصہ نہادہ
 شود زیر کہ ضرب بنی للفاعل اگر ہم
 علم ہم باشد نزد اکثر نحوات منصرف
 است محرز و عیسی بن عمر تقفی ۱۲ درایہ
 ۱۵ قولہ و یشرک - یشرک بن علی بن بکر
 ابن وائل کہ نصر و یشرک بن بشر بن
 صعب ہر دو پدر قبیلہ اند - تغلب
 ابن وائل بن قاسم کہ نصر بن یشرک
 است و نامش غلبا - زرجس بکسر
 نون و فتح آن و کسر جیم زرجس معرب
 است و النون زائدہ لایس فی
 الکلام ففعل و فی الکلام تفعیل غلبی
 الارب ۱۵ قولہ زرجس - نزد جہور
 صرف زرجس بکسر نون بسبب

بلا اضافة ولا اسناد کعبک فعبد الله منصرف
 ولا جزئیہ و کلمہ عشر ۲
 و معد یرب غیر منصرف و شاب قرنا ہا مبنی آما
 بیتا ۱۳
 الالف والنون الزائدان ان کانتا فی اسم فشرط
 ان یکون علیما کعمران و عثمان فسعدان اسم نبت منصرف
 الالف والنون الزائدان ان کانتا فی اسم فشرط ان لا یکون
 مؤنث علی فعلانہ کسکران فمد مان منصرف لوجود
 ضمیر ہائے صفت بتاویل اسم ۱۲
 ند ما نیا اما وزن الفعل فشرط ان يختص بالفعل
 الالف والنون الزائدان ان کانتا فی اسم فشرط ان لا یکون
 مؤنث علی فعلانہ کسکران فمد مان منصرف لوجود
 ضمیر ہائے صفت بتاویل اسم ۱۲
 وان لم یختص به فیجب ان یکون فی اول واحد حروف
 المضارعة و لا یدخلہ الہاء کا حمد و یشرک و تغلب
 و زرجس فیعمل منصرف لقبولہا الہاء کقولہم ناقہ

نمودن وزن فعل واجب است و زیادت کیے از حروف مضارع کہ شرط است بغیر شرط تاثیرے نخواہد کرد و نزدیکان بنظر اصل وضع
 یعنی بہت بودن او ہر وزن نصر ب غیر منصرف سمت ۱۲ عبد الرسول ۱۵ قولہ یعمل - یعمل بالفتح شتر بر گزیدہ استوار - مطبوع
 بر کالہ یعنی مؤنث یعملات جمع یقال ناقۃ یعنی ۱۲ انتہی الارب ۱۵ قولہ فسعدان - بفتح اقل و سکون ثانی گیا ہیست و آن نیکوتر عطف
 شتر سمت ۱۲ ترجمہ قلموس ۱۵ قولہ کشر و ضرب - و باید کہ ہر دو مجرور و از ضمیر باشند و ہر دو جملہ خواہست بود ۱۲ درایہ ۱۵

۱۵

له قوله كل ما شرط فيه آه بدان که علمیت یا مجرد شرط است یا سبب و شرط هر دو اول درد و جاست بالاتفاق یکے آن که علمیت مع عدل بود در اسمیکه
 موضوع برائے علم است دوم آن که با وزن نعل بود خواه آن اسم قبل علمیت ممنوع الصرف باشد مثل احمر یا مثل یزید و لشکر و درد و جاست بالا اختلاف
 اول باب مساجد و در حالت علمیت پس نزد ابوعلی و جزولی علمیت سبب است و سبب ثانی نزد ابوعلی مشبه باجمه و نزد جزولی عدم نظیر احوال
 موضوع دوم از مواضع مختلفه عدلیست که قبل علمیت ممنوع الصرف باشد مثل ثنی و ثلاث پس اخفش و ابوعلی و اکثر نحاة بسبب نوال

Website: NewMadarsa.blogspot.com

يَعْلَمُهُ وَعِلْمُ أَنْ كُلَّ مَا شُرِّطَ فِيهِ الْعِلْمِيَّةُ وَهُوَ الْمَوْثِقُ

بِالتَّاءِ وَالْمَعْنَى وَالْحِجْمَةُ وَالتَّرْكِيبُ وَالاسْمُ الَّذِي فِيهِ

الْاِفْعَالُ وَالنُّونُ الزَّائِدَتَانِ أَوْلَمُ يُشْتَرَطُ فِيهِ ذَلِكَ لِاجْتِمَاعِ

سَبَبٍ وَاحِدٍ فَقَطْ وَهُوَ الْعَلْمُ الْمَعْدُولُ وَوَزْنُ الْفِعْلِ إِذَا انْكَرَ

صُرِّفَ أَمَا فِي الْقِسْمِ الْأَوَّلِ فَلِبَقَاءِ الْأِسْمِ بِالسَّبَبِ وَ

أَمَا فِي الثَّانِي فَلِبَقَاءِ عَلَي سَبَبٍ وَاحِدٍ تَقُولُ جَاءَنِي

طَلْحٌ وَطَلْحَةُ آخَرٌ وَقَامَ عَمْرٌ وَعَمْرٌ آخَرٌ وَضَرَبَ أَحْمَدٌ

وَاحِدٌ آخَرٌ وَكُلُّ مَا لَا يُصْرَفُ إِذَا أَضْيَفَ أَوْ دَخَلَ

الْاِفْعَالُ فَخَلَّ الْكَسْرَةُ نَحْوُ مَرَّتْ بِأَحْمَدٍ كَمْ بِالْاِحْمَدِ

الْمُقْصِدُ الْأَوَّلُ فِي الْمَرْفُوعَاتِ الْأَسْمَاءُ

الْمَرْفُوعَاتُ ثَمَانِيَةٌ أَقْسَامُ الْفَاعِلُ وَالْمَفْعُولُ وَالْمَوْسِمُ

وصف از علمیت و عدل از بطلان عدلیت
 منصرفه سازند و این باشد از جانب منح
 صرف و در فته بنا بر اعتبار عدل اصلی
 یا علمیت و موافق قیاس همین است دوم
 یعنی شرط بودن علمیت در یک جاست
 علی الخلاف و آن الف و وزن باشد شرط
 هر دو نزد بعضی علمیت است مثل عمران و
 عثمان و نزد بعضی علمیت درین سبب است
 سوم یعنی علمیت شرط و سبب هر دو
 باشد و آن در چهار موضع است بالاتفاق
 یکے در مؤنث بالتاء لفظاً یا تقدیراً دوم در
 جمع سوم در مرکب چهارم در اسم مقصور
 بالف مقصوده زائده کذا فی الرضی ۱۲
 له قوله اذا انکر یعنی هر گاه مکره کرده شود
 باین طریق که علم تاویل کرده شود یکے از
 جماعت که نام نهاده شده است آن
 جماعت بجهان علم مثل بنزاید و رایتید
 آخرتینی دیدم که بریدار یا این که عبارت ستاز
 و صغیر که موصوف بان مشهور باشد
 مثل قولهم لكل فرعون موسى ای
 لكل مبطل محی که نافی ضج الفوائد ۱۲
 فائده - باید دانست که مراد از تنکیر
 تنکیر ایهامی است زیرا که معرفه از تاویل
 انکره حقیقه نئے شود چه نکره حقیقی است
 که برائے غیر معین موضوع باشد آن
 که از غیر معین مجازاً مراد باشد ۱۲
 له قوله بلا سبب - ای مؤثر لا انعام المشروط
 عند انعام الشرط فلم یبق سبب ۱۲ درایه
 له قوله علی سبب واحد وهو الحد
 اذ فن الفعل والسبب الواحد لا يمنع

یا هر دو سبب ۱۲ الهم سبب سبب غیره از مشهوره

الصرف ۱۲ له قوله دخله الام - خواه معرف باشد مثل مررت بالمساجد یا لا مثل لا سبب بر لفظ یزید در قول شاعر آمده ع رأیت الولید بن الیزید
 مباسر کا نزد بعضی کنانی المنهل ۱۲ له قوله فدخله الكسرة - زیرا که اضافت و دخول لام از محطیات خواص اسم اند پس اسم را از مشابیهت فعل بس
 بعید خواهد انداخت پس تاثیر مشابیهت فعل ضعیف خواهد بود ۱۲ درایه که قوله المقصد الاول - هر گاه مصنف از بیان مقدمه فترغ یافت خواست که
 در مقاصد سه گانه شروع نماید و بهتر شروع از مر فوعات این که مرفوع دکلام عمده در ترکیب اسنادی مثل فاعل و المبرور و غیره مقصود بالذات میباشد

فَاعِلٌ وَالْمَبْتُدِئُ وَالْخَبْرُ وَخَبْرَانٍ وَأَخَوَاتَهَا وَاسْمُ كَانٍ وَأَخَوَاتِهَا وَاسْمُ كَانٍ وَ

أَخَوَاتِهَا وَاسْمُ مَا وَلَا الْمَشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسٍ وَخَبْرًا أَلَّتِي لِنَفِي

الْجِنْسِ فَصِلِ الْفَاعِلُ كُلُّ اسْمٍ قَبْلَهُ فِعْلٌ وَصِفَةٌ أَسْمَاءٌ

إِلَى عَلِيٍّ مَعْنَى أَنْ قَامَ بِهِ وَقَعَ عَلَيْهِ نَحْوُ قَامَ زَيْدٌ وَزَيْدٌ ضَارٌّ

أَوْ عَمْرٌ أَوْ مَا ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا وَكُلُّ فِعْلٍ أَيْدٍ مِنْ فَاعِلٍ مَرْفُوعٍ

مُظْهِرٌ كَنُزَيْدٍ أَوْ مُضْمِرٌ بَارِزٌ كَضَرِبَ زَيْدًا أَوْ مُسْتَتِرٌ كَزَيْدٍ

ذَهَبَ إِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُتَعَدِّيًا كَانِ لِمَفْعُولٍ بِإِيضَانِهِ

ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا إِنْ كَانَ الْفَاعِلُ مُظْهِرًا وَحِدًا لِفِعْلِ بَدَا نَحْوُ

ضَرَبَ زَيْدٌ وَضَرَبَ الزَّيْدَانِ وَضَرَبَ الزَّيْدِينَ وَإِنْ كَانَ مَضْمُرًا

وَحِدًا لِلوَاحِدِ نَحْوُ زَيْدٌ وَضَرَبَ لِمَثَلِيٍّ نَحْوُ الزَّيْدَانِ ضَرَبَا

مَجْمُوعٌ لِلْجَمْعِ نَحْوُ الزَّيْدِينَ ضَرَبُوا وَإِنْ كَانَ الْفَاعِلُ مَوْثِقًا

له قول الفاعل - چونکه در سائر جمله ها اصل جمله علی است و فاعل بر او است
 آه یعنی خواه اسم صریح بود چنانکه در قام زید یا ما دل بسبب بودن حرف مصدری مثل هیسر المرء ما ذهب اللیلی + وکان ذهابهن له ذهابا اے ذهابا یا بغیر حرف مصدری مثل ان الذین کفروا سواذ علیهم آذ آذ من تهم امر لکم تشد زهم ہر گاہ سوا خبران بود و جمله فاعل سوا اے مستوف علیہم الانذار و عدم مؤدربھی فاعل بغیر حرف مصدری بتاویل اسم ست ۱۲ سے قول او صفت - مثل اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مشبہ و اسم تفضیل و مصنف بجائے صفت معناه تکفوت تا ظرف و جار و مجرور داخل گشتہ زیرا کہ نزد بعضی در عندی مال و فی الدار زید رفع بفعل مقدر بیباشد نزد بعضی ہم فاعل ۱۲ سے قول او ما ضرب زید عمر مصنف مثال فعل منفی آورد تا اختصاص بفعل مثبت متوہم نہ شود ۱۲ منبع الفوائد سے قول و حد الفاعل ابدأ الخ لے سوا کان الفاعل واحد اذ شئ او مجموعا ایضا زیرا کہ وقت شئ یا مجموع بودن فاعل اسم ظاہر اگر فعل ہم شئ و مجموع آید بسبب الف و د تشبیہ دو او در جمع کہ ہر دو ضمیر فاعل ست تعدد فاعل بطریق امالت لازم آید و در کریمہ واسر و النجوی الذین ظلموا

الذین ظلموا اراہل از او اسروا خواهند گفت کنانی السبل ۱۲ سے قول مؤنثا حقیقتا - اے چیز کے صاحب فرج باشد فان جیل بود

لَقَوْلِهِ أَنْتَ الْفَعْلُ أَيْ بَعْنَى فاعِلٍ وَاعْتِدَ بِأَنَّ الْفَعْلَ إِذَا جَاءَ بِمَوْضِعِ فاعِلٍ فَهُوَ كَمَا جَاءَ فِي الْقَوْلِ الْأَوَّلِ أَيْ بَعْنَى فاعِلٍ وَاعْتِدَ بِأَنَّ الْفَعْلَ إِذَا جَاءَ بِمَوْضِعِ فاعِلٍ فَهُوَ كَمَا جَاءَ فِي الْقَوْلِ الْأَوَّلِ

حَقِيقًا وَهُوَ بِأَزْوَانٍ ذَكَرُ مِنَ الْحَيَوَانِ أَنْتَ الْفَعْلُ بَدَأَ
 وَهَكَذَا مَوْضِعٌ غَيْرُ حَقِيقِيٌّ جَنَانٌ نَيْسَتُ جَنَانًا كَمَا فِي آيَةِ ١٢
 لَيْسَ مِنْ جَفَسَةٍ ١٢ أَحْزَانٌ عَنِ الْإِنْسَانِ مِنَ الْفَعْلِ ١٢

أَنْ لَوْ تَفَصَّلَ بَيْنَ الْفَعْلِ وَالْفَاعِلِ نَحْوَ قَامَتْ هُنْدٌ إِنْ
 ١٢

فَصَلَتْ فَكَ الْخِيَارُ فِي التَّذْكِيرِ وَالتَّانِيثِ نَحْوُ ضَرَبَ الْيَهُودَ
 عَلَى صِيغَةِ الْخِطَابِ بِالْغَيْرِ ١٢
 أَيْ فِي تَذْكِيرِ الْفَعْلِ وَالتَّانِيثِ ١٢ بَدُونَ التَّانِيثِ ١٢

وَأَنْ شِئْتَ قُلْتَ ضَرَبْتَ الْيَهُودَ وَكَذَلِكَ فِي الْمَوْضِعِ الْغَيْرِ
 أَيْ بِالْتَّانِيثِ ١٢

الْحَقِيقِيَّ نَحْوَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِنْ شِئْتَ قُلْتَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

هَذَا إِذَا كَانَ الْفَعْلُ مُسْنَدًا إِلَى الْمَظْهَرِ إِنْ كَانَ مُسْنَدًا
 أَيْ الْمَذْكُورِ ١٢

إِلَى الْمُضْمَرِ أَنْتَ إِذَا نَحْوَ الشَّمْسُ طَلَعَتْ وَجَمْعُ التَّكْسِيرِ

كَلَمْؤُنْتَ الْغَيْرِ الْحَقِيقِيَّ تَقُولُ قَامَ الرَّجَالُ إِنْ شِئْتَ قُلْتَ قَامَتِ

الرِّجَالُ الرَّجَالُ قَامَتْ وَبِحُزْفِ الرَّجَالِ قَامُوا وَيَجِبُ تَقْدِيمُ

الْفَاعِلِ عَلَى الْمَفْعُولِ إِذَا كَانَ مَقْصُورِينَ وَخِيفَتِ اللَّبْسُ نَحْوُ
 ١٢

مُوسَى عَيْسَى وَيَجُوزُ تَقْدِيمُ الْمَفْعُولِ عَلَى الْفَاعِلِ إِنْ لَوْ تَخَفَ اللَّبْسُ
 بَعْضِينَ كَمَا تَمَّتْ سَعُودِي سَلَمَى ١٢ دَرَايَةَ

دارد و هندی در مثل قامت هندی از مهمل من معنی نیست زیرا هر چه قام هندی غالباً گفته میشود و قامت هندی شایع و کثیر باین طریق که خفا ندارد و تقدم خبر که جمله باشد قلیل است و تا آخر آن کثیر پس با وجود کثیر تخریج بر قلیل احسن نباشد - کذا فی التمهیل ١٢ ای الخیار فی التذکیر و التانیث لکن الخیار فی مطلق ١٢ قوله فی المونث الخیر الحقیقی - مونث غیر حقیقی آن که صاحب فرج نباشد مثل ظلمة و شمس ١٢ قوله و جمع التکسیر - اے جمع تکسیر خواه مذکر عاقل باشد مثل رجال خواه لا یعقل مثل ایام و جمال یا جمع مونث مثل نسوة و بچنین است حال جمع مونث سالم و جمع بود و اولی که واحد و مونث باشد مثل سنون و ارضون گفته میشود و مضمت سنون ١٢ درایه ١٢ قوله کالمونث الخیر الحقیقی - اے مثل مونث غیر حقیقی است در مذکر آوردن فعل و مونث آوردن او هر گاه اسم ظاهر فاعل باشد و تانیث فعل فقط هر گاه فاعل ضمیر بود ١٢ درایه ١٢ قوله خفت اللبس آه یعنی هر گاه قرینه لفظیه که اعراب باشد بسبب کدائی مانع منتفی بود و بچنین قرینه معنوی که دلالت بر تعیین فاعل و مفعول

وارد هم نباشد درین صورت خوف التباس یکدیگر خواهد بود و قرینه لفظیه مثل اعراب ظاهر و تالیح یکے ازان هر دو یاد و تالیح هر دو مثل ضرب موسی الظریف و اتصال علامت فاعل بفعال مثل ضربت موسی حبله یا اتصال ضمیر ثانی باول مثل ضرب فتاه موسی و قرینه معنوی مثل اکل اکثری موسی کذا فی الرضی ١٢

۱۵ قولہ نواکل الکثرے یحییٰ۔ ووجه این بودن از الذیاس این کہ درین مثال قرینہ معنویہ و آن صلاحیت نہ شکر، کثرے مفاعلیت؛
 موجودست و یحییٰ در ضرب موسی العالم و اکرم موسے سلمے و تہویرت موسے سعدے لقب عالم و تذکیر فعل و تانیث آر ۱۲ درایہ ۱۵ قولہ و یحییٰ
 الخ ای لا یتنوع وقت ذکر مفسر برین تقدیر حذف و جواز اشامل شد مثل کہ یہ و ان احکمن المشرکین اسمہ جارک فآ حیہ و حذف
 جواز اینہ چنانکہ در کتاب ست ۱۲ قولہ قرینہ ۲۱ ای قرینہ دالۃ علی تعیین الفاعل المحذوف زیرا کہ قرینہ چیز نیست کہ بر تعیین مراد از لفظ

Website: MadarseWale.blogspot.com

نواکل الکثری یحییٰ و ضرب عمر زید و یجوز حذف
 بضم کاف و یم مشدود ۱۵ مرد ۱۲

الفعل حیث کانت قرینہ نحو زید فی جواب من قال
 الراجح للفاعل ۱۲ و جرت ۱۲

من ضرب و کذا یجوز حذف الفاعل معاً کنعیم
 الازید و هم مصدر مثل اطعام فی یومہ

فی جواب من قال أقام زید و قد یحذف الفاعل یقام
 ذی مسغبة سوم و فعل منی للمفعول

المفعول مقامه اذا کان الفعل مجهولاً نحو ضرب
 مثل ضرب زید و چهارم در تعجب مثل اجمع
 بهم و البصر ۱۲ قولہ فصل۔ اینجا

زید و هو القسم الثاني من المرفوعات فصل اذا تنازع
 شاید کہ از تصرفات کاتب باشد کہ مصنف
 در تعوید اقسام بحث تنازع را قسم
 جدا گانہ شمارنہ نموده درین صورت بجائے
 آن لفظ علم باید کہ بیان فائدہ جدید بیان
 لفظ از عادات اوست و چون پیش ازین
 ذکر فاعل مضمراً در باب تنازع
 فاعل مضمراً بیاید پس آن فصل
 تنازع آورد ۱۲ درایہ ص ۱۲ ک
 قولہ اذا تنازع الفعلان آه مصنف
 اگر الفعلان فصاعداً و ضمهما میگفت
 اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مشبہ
 را مثل انا قائل و ضارب زیداً و اکثر
 ازد و عامل را مثل ضرب و اہنت و
 اگر مت زید اشامل میشد لیکن بر چیزیکہ در
 عمل اصل ست کہ آن فعل باشد و بر
 اول متحدثات کہ آن دو باشد اقتصاداً و
 کذا فی الرضی ۱۵ قولنی اسم ظاہر
 و فی مضمرة کتبت زیرا کہ در بعض مضمرات
 تنازع صحیح نیست چہ ضمیر تنازع فیہ یا متصل خواهد بود یا منفصل و ضمیر یکہ بعامل اخیر متصل شہد خواہ مرفوع باشد خواہ منصوب تنازع در محال ست
 زیرا کہ تنازع نمیشود مگر در تنازع فیہ کہ بجائے خود باشد و عمل ہر یک از تنازع بین دین ممکن بود و در اینجا عمل عامل اول و ضمیر یکہ بعامل اخیر متصل ست
 محال زیرا کہ متصل را واجب ست کہ بعامل خود یا چیزی کہ مثل جزو عامل باشد متصل گردد نہ بعامل دیگر و اما منفصل مرفوع مثل ما ضرب ما اکرم الا انما جائز
 نیست کہ از باب تنازع باشد و چون بصر الکریم کہ در کتاب خود کتبت کذا فی الرضی ۱۲ قولہ بعد ما یعنی پس ہر دو نہ پیش ہر دو و نہ پیش ہر دو

دالات کند یا بر تعیین محذوف ۱۲ درایہ
 ۱۵ قولہ و کذا یجوز حذف الفاعل و
 الفاعل معاً ای جمیعاً۔ احتر از ست از
 حذف فاعل فقط کہ آن سوائی باشد از
 جائز نیست اجتماعاً و برائے مطابقت جواب
 با سوال از باب تقدیر جملہ اسمیہ نہ گردانیدہ
 شد ۱۲ درایہ ۱۵ قولہ و قد یحذف الجور
 چهار مقام فاعل محذوف میشود اول مثل ما قام
 الازید و هم مصدر مثل اطعام فی یومہ
 ذی مسغبة سوم و فعل منی للمفعول
 مثل ضرب زید و چهارم در تعجب مثل اجمع
 بهم و البصر ۱۲ قولہ فصل۔ اینجا
 شاید کہ از تصرفات کاتب باشد کہ مصنف
 در تعوید اقسام بحث تنازع را قسم
 جدا گانہ شمارنہ نموده درین صورت بجائے
 آن لفظ علم باید کہ بیان فائدہ جدید بیان
 لفظ از عادات اوست و چون پیش ازین
 ذکر فاعل مضمراً در باب تنازع
 فاعل مضمراً بیاید پس آن فصل
 تنازع آورد ۱۲ درایہ ص ۱۲ ک
 قولہ اذا تنازع الفعلان آه مصنف
 اگر الفعلان فصاعداً و ضمهما میگفت
 اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مشبہ
 را مثل انا قائل و ضارب زیداً و اکثر
 ازد و عامل را مثل ضرب و اہنت و
 اگر مت زید اشامل میشد لیکن بر چیزیکہ در
 عمل اصل ست کہ آن فعل باشد و بر
 اول متحدثات کہ آن دو باشد اقتصاداً و
 کذا فی الرضی ۱۵ قولنی اسم ظاہر
 و فی مضمرة کتبت زیرا کہ در بعض مضمرات

۱۳ ہر دو زید اگر دو اسم متقدم ہر دو و متو سط میان ہر دو و بچیت استحقاق عامل اول برائے عمل مجال تنازع نیست چہ اگر اول قبل ثانی ست ۱۲
 تنازع صحیح نیست چہ ضمیر تنازع فیہ یا متصل خواهد بود یا منفصل و ضمیر یکہ بعامل اخیر متصل شہد خواہ مرفوع باشد خواہ منصوب تنازع در محال ست
 زیرا کہ تنازع نمیشود مگر در تنازع فیہ کہ بجائے خود باشد و عمل ہر یک از تنازع بین دین ممکن بود و در اینجا عمل عامل اول و ضمیر یکہ بعامل اخیر متصل ست
 محال زیرا کہ متصل را واجب ست کہ بعامل خود یا چیزی کہ مثل جزو عامل باشد متصل گردد نہ بعامل دیگر و اما منفصل مرفوع مثل ما ضرب ما اکرم الا انما جائز
 نیست کہ از باب تنازع باشد و چون بصر الکریم کہ در کتاب خود کتبت کذا فی الرضی ۱۲ قولہ بعد ما یعنی پس ہر دو نہ پیش ہر دو و نہ پیش ہر دو

اسم ظاهر المفعولیت و فاعلیت
له قوله الثالث آه و آن بر دو وجه است یکی آن که بر یک فاعلیت و

الثالث أن يتنازعا في الفاعلية والمفعولية ويقض

الاول لفاعل والثاني للمفعول نحو ضربتني وكرمتني

الرابع عكس نحو ضربتني وكرمتني زيد واعلم ان في جميع

هذه الاقسام يجوز اعمال الفعل الاول واعمال الفعل

الثاني خلافا للقراء في الصورة الاولى والثالثة ان يعمل

الثاني ودليله لزوم احد الامرين اما احد الفاعل والضم

قبل الذي ذكرها محظوران وهذا في الجواز واما الاختيار

ففيه خلاف البصريين فاتهم بختارون اعمال الفعل

الثاني اعتبار القرب والجوار والكوفيون يختارون

اعمال الفعل الاول مراعاة للتقديم والاستحقاق فان

عملت الثاني فانظر ان كان الفعل الاول مقتضو الفاعل

مثل ضرب واهان زيد عمر اداين قسم
ثالث نیست بلکه اجتماع و دو قسم
اول است لهذا مصنف ترك
کرد دوم آن که یکی فاعلیت اسم
ظاهر را اقتضا کند و دوم مفعولیت
را چنانکه در کتاب است ^{۱۲} له قولان
عطف بیان برائے قول فی الصورة
الاولی و الثالثه ای قول بالجواز
مخالفت میکند حق خلاف کردن
برائے فرادین هر دو صورت بردان
عمل دوم را ^{۱۲} له قول فانهم يختارون
آه چون مذہب بصری مختار و از وی
استعمال اکثر است مصنف شروع
بدان نموده و گفته فانهم اخرج و وجه
اختیار در کتاب مذکور است و نیز اگر
عمل بی اول را در عطف مثل قام و قعد
میان عامل و معمول با جنبی بغیر
ضرورت فصل کنی و عطف سازی
بر چیزے که انان چیزے بنور باقیست
و هر دو خلاف است و این وجه در
غیر عطف جاری نیست مثل جارنی
لاکرمه زید و کاد یخرج زید و کوفیه کونین
که عمل برائے اول اولست و وجه
ا و نیز در کتاب است و بعد استقراء
در یافت شد که اعمال ثانی اکثر است
در کلام سخات کنانی الرضی ^{۱۲} له
قوله والجوار لان الثانی اقرب
الطالبین و جاره فیکون اقدر علی
اخذہ و ایضا ان اعمال الاول یستلزم
الفصل بین العاقل و معموله و هو خلاف
الاصل ^{۱۲} علیه فان القراء للجواز اعمال الفعل الثاني فی باین الصورین ^{۱۲} له قوله مراعاة للتقديم والاستحقاق - یعنی چون فعل اول اسبق و
ا حق طالبان است پس اعطائے مطلوب را همان لاتی تر باشد و نیز اعمال ثانی اضماتیل الذکر لازم میکند و اعمال اول چنان نیست
پس اول ادلی باشد ^{۱۲} درایه

الاصول ^{۱۲} علیه فان القراء للجواز اعمال الفعل الثاني فی باین الصورین ^{۱۲} له قوله مراعاة للتقديم والاستحقاق - یعنی چون فعل اول اسبق و
ا حق طالبان است پس اعطائے مطلوب را همان لاتی تر باشد و نیز اعمال ثانی اضماتیل الذکر لازم میکند و اعمال اول چنان نیست
پس اول ادلی باشد ^{۱۲} درایه

له قوله اضمرته في الاول - يعني ضمير فاعل در اول مطابق اسم متنازع فيه در افراد و تشبيه و جمع و تذكير و تانيث چنانكه مذنب بصريين است
 و آري و كوني ضربتي و اكرمت زيدا و ضرباتي و اكرمت الزيدين و ضربوني و اكرمت الزيدين و ضربتني و اكرمت هندا و ضربتاني و اكرمت الهنديين
 و ضربتني و اكرمت الهندات ليكن برين مذنب
 اضمار قبل الذكر لازم ميشود و آن در عمده جائزست و كسائي برائے اجتناب اناضمار قبل
 الذكر حذف فاعل ميكند و حالش مثل كيهست ۲۳ كه از باران گريخته دغا به ان افتد زيرا كه حذف فاعل اناضمار قبل الذكر اشخ است چرا كه

Website: NewMadarsa.blogspot.com

اضمرته في الاول كما تقول في المتوافقين ضربتي و
 اكرمتي زيدا و ضرباتي و اكرمتي الزيدان و ضربوني و اكرمتي
 الزيدين و في المتخالفين ضربتي و اكرمت زيدا و ضرباتي و اكرمت
 الزيدان و ضربوني و اكرمت الزيدان و ان كان الفعل
 الاول يقتضه المفعول و لو يكن الفعلان من افعال القلوب
 حذفت المفعول من الفعل الاول كما تقول في المتوافقين
 ضربت و اكرمت زيدا و ضربت و اكرمت الزيدان و ضربت
 و اكرمت الزيدان و في المتخالفين ضربت و اكرمتي زيدا و
 ضربت و اكرمتي الزيدان و ضربت و اكرمتي الزيدان و ان
 كان الفعلان من افعال القلوب يجب اظهار المفعول للفعل
 الاول كما تقول حسبني منطلقا و حسبت زيدا منطلقا

بعد از هر كس كه جمله باشد موجود است اگر چه در بعضي
 محض تفسير نيست چنانكه در نحو ربه جل و صنف
 از افراد متخالفين مسئله كرهتني اعمال ثانی
 هر گاه اول فاعل نخواهد گفت نزد افراد
 در بين صورت اعمال فعل اول واجب
 است و نقل صحيح از افراد مثل اين مسئله
 اين كه اگر ثانی نيز اقتضائے فاعل كند
 مثل ضربت و اكرمت زيدا عمل هر دو عامل هر
 متنازع فيه جائزست پس اسم واحد فاعل
 برائے هر دو فعل بزرگراه سخات و احوال
 نحو امثل موقوفات حقيقيه ميدانند و اجتماع
 دو موقوفه تمام بر افراد واحد از ممنوعات
 مے پس در اينكه اين هم فاسد شد و
 بعضي از افراد روايت کرده اند كه آوردن
 ضمير برائے فعل اول بعد متنازع فيه
 جائزست چنانكه كوني ضربتي و اكرمتي
 زيدا بوي يعني بسبب تعدد متصل بجمت
 لزوم اناضمار قبل الذكر ضمير منفصل در آري
 و اگر اول فاعل را خواهد و ثانی مفعول
 را در بين صورت نزو او بعد متنازع فيه
 ضمير متعين باشد مثل ضربتي و اكرمت
 زيدا بوي كه ذاني الرضى ۱۲ قائده جري
 در افعاليكه بجانب مفعول متعدي
 ميشوند متنازع را بسبب عدم سماع منع
 نموده و نمبر جري بر قياس افعاليكه متعدي
 بجانب يك مفعول ياد و مفعول ميشوند
 اجازت دادند مثل اعلمت و اعلمني زيدا
 عمر استنطاق بر قول اعمال فعل ثانی و حذف
 مفاعيل برائے فعل اول كذا في اللباب
 صاحب منبيل ميگويد كه خلاف بمتعدى بسبب

مفعول مخصوص نيست بلكه در متعدي بدو مفعول نيز جاري است و مندا آورده كه گفت صاحب سبيل در فطيمه متعدي بزياده از يك مفعول باشد متنازع
 ممنوع نيست چنانكه بودن متنازعين فعل تعجب ممتنع نيست كذا في المنبيل ۱۲ و قوله حذف المفعول آه در پنجاب صيريه نواتي كسائي شده اند در صورت
 اقتضائے فعل اول فاعل را زير كيرين تقدیر برائے اضمار قبل الذكر و هيست بخلاف مفعول كه فضلا است و در زنده حذف ميشود و اين مالك باضمار مفعول جائز
 داده ۱۲ رضی الله و نخواهي گفت ضربت و اكرمتي زيدا و مالي گفته كه اين جاري است بر سبيل قلت كذا في الرضى ۱۲

اذ لا يجوز حذف المفعول من أفعال لقلوب
 قبل الذكر هذا هو مد هب البصرين و اما ان عملت الفعل
 الاول على مذ هب الكوفيين فانظر ان كان الفعل الثاني
 يقتضى لفاعل اضمرت الفاعل في الفعل الثاني كما تقول
 في المتوافقين ضربني و اكرمني زيد و ضربني و اكرمني لزيدان
 و ضربوني و اكرموني لزيدون و في المتخالفين ضربت و
 اكرمني زيدا و ضربت و اكرماني لزيدين و اكرموني
 لزيدين و ان كان الفعل الثاني يقتضى المفعول و لم يكن
 الفعلان من أفعال لقلوب جاز فيه الوجهان حذف المفعول
 والاضمار و الثاني هو المختار ليكون المفعول مطابقاً للمراد
 اما الحذف فكما تقول في المتوافقين ضربت و اكرمت

است تقدیراً بر فعل ثانی مقدم است
 تا آخر اول لفظاً مضمر نیست زیرا کہ خود ضمیر
 بسوئے مقدم تقدیر اجازت است اگرچه
 لفظاً مؤخر باشد چنانکہ در ضرب غلام
 زید - کذانی المنسل ۱۷ قولہ الثانی
 ۱۷ در ثانی کہ اضمار باشد و در
 مختار است نہ اول کہ حذف است مثل
 ضربنی و اکرمتہ زید ۱۲ در ایہ ۱۷
 قولہ ہوا مختار آہ یعنی بروجہ مختار
 نہ بر مذہب مختار زیرا کہ بجانب اضمار
 مفعول یا حذف اول در فعل ثانی بعد
 اضمار فاعل در فعل اول کسے ز رفتہ
 پس قول صاحب فوائد ضیائری علی
 المذہب المختار درست نہ خواهد شد
 و بہین جہت مولانا عصام در تاویل
 قول او گفتہ کہ شارح جامی گویا از مذہب
 استعمال ارادہ کردہ انتہی پس شارح
 رحمہ اللہ شاید از مذہب معنی لغوی
 ارادہ کردہ باشد نہ عربی پس از مذہب
 مختار و جہ مختار مراد گرفتن جائز شد
 چنانکہ مختار بعض است کذانی علی الجہن
 ۱۲ قولہ مطابقاً المراد یعنی تا
 لفظاً آوردن ضمیر موافق معنی باشد و
 آن مکرم بودن متکلم مر ضارب را کہ زید
 است مثلاً در مثل ضربنی و اکرمتہ زید
 و نیز مفعول فعل ثانی با غیر خود
 ملتبس نہ گردد و نیز اگر مفعول ضمیر
 نیاوردہ شود معلوم نہ گردد کہ مفعول
 زید است یا غیر او و نیز از آوردن ضمیر
 مفعول چون اضمار قبل الذکر لازم
 نے آید زیرا کہ ہر گاہ اسم ظاہر بفعل

۱۷ اول متعلق شد بر ضمیر حکما مقدم گشت پس حذف کردہ نہ خواهد شد کہ اضمار او ممکن است ۱۲ در ایہ ۱۷

۱۰ قولہ اما الاضمار آہ زیر کہ فعل ثانی **بمطلوب خود کہ مفعول باشد ہرہ مندر شد و ممکن است کہ قائم مقام مطلوب کہ ضمیر باشد مستعمل گردد لہذا ضمیر آوردند**
و اگر ضمیر را ہم ترک کنند مطلوب مختلف
گردد کذا فی الرضی ہر گاہ نزدیک و فیه وقت
اعمال فعل اول اضمار مفعول در فعل
ثانی و ہر مختار است کہ میرا تونی افرع
علیہ قطر اوہا و ما قرء و اکتاہیہ
دلیل برائے بصریہ شدہ برائے اعمال ثانی
مختار است زیرا کہ اگر زبیری ہر دو لیت عمل
برائے ثانی نباشد بلکہ برائے اول بود
از کتاب بصری مختار کہ حذف مفعول برائے
ثانی باشد لازم آید این مدافع الکلام
یعنی کلام ملک العلام سزاوار نیست کذا
فی البہل ۱۲۷ قولہ فلا بد من اخبار
آہ سوال حسینی و حسبہما آہ بسبب
اختلاف ہر دو مفعول از باب تنازع
نیست زیرا کہ منطلقین را کہ مفعول ثانی
حسبتہما است بجمت شے بولش حسینی
نمی طلبد زیرا کہ مفعول اول مفرد است
پس شرط تنازع یعنی بولش تنازع فیه
مطلوب ہر یک عامل شقی گردید جواب
ہر گاہ ہر دو مفعول در دلالت بر فاعل
کہ تصنف یا انطراق است اتفاق امرند
بودن یک مفرد و دیگر شے مضربست
زیر کہ ہر دو عامل بجانب مفعول ثانی
جمت عموم متوجہ است کذا فی البہل
۱۲۷ قولہ واعلمت الاول الخ یعنی
عمل داوی اول را فان حسینی اسف
و گردانیدی الزیدان رافاعل و
منطوقا مفعول و در حسبہما مفعول
اول ضمیر آوردی و ثانی را ظاہر کردی

زیداً و ضربت و اکرمت الزیدین و ضربت و اکرمت الزیدین و المتخالفین
 ضربنی و اکرمت زید و ضربنی و اکرمت الزیدان و ضربنی و
 اکرمت الزیدون و اما الاضمار فکما تقول فی المتوافقین ضربت
 و اکرمتہ زیداً و ضربت و اکرمتہما الزیدین و ضربت و اکرمتہم
 الزیدین و فی المتخالفین ضربنی و اکرمت زید و ضربنی و
 اکرمتہما الزیدان و ضربنی و اکرمتہم الزیدون و اما اذا
 كان الفعلان من افعال لقلوب فلا بد من اظهار المفعول
 كما تقول حسینی وحسبتہما منطلقین الزیدان منطلقا
 وذلك لان حسینی حسبتهما تنازعا في منطلقا واعلمت
 الاول وهو حسینی اظهرت المفعول في الثاني فان حد منطلقين
 و قلت حسینی وحسبتہما الزیدان منطلقا لزم الاضمار

و ان منطلقین است بجمت مانع و ان چیسز نیست کہ اشارہ فرمود مصنف ۲۲ بسوئے اول قول خود فان حذف است ۱۲ در ایہ ۴۴۴

مدارح الخ

له قولك وهو غير جائز سوال عدم ہوا اقتصار بريك مفعول بكم يسه ولا يحسن الذين يبخون بما آتاهم الله من فضله
 هو خير لهم برقرات بحسن بصيغه نهيبت تتفق بشي و تقديرش لا يحسن بخلهم هو خير لهم مفعول اول كجملهم
 باشد محذوف وخير لهم مفعول ثانی مذکور جواب جائز است کہ مفعول اول ۲۲ بحسن ضمیر ہو باشد کہ راجع بجانب

بخل است اے لا يحسن البخل
 هو خير لهم و نهادن ضمير مفعول
 مقام منصوب درست است چنانچه
 در كميته انت العليم الحكيم
 ۱۲ عبد الرحمن ۱۵ قوله واذا لم يحسن
 الحذف والا ضمار وجه عدم جواز حذف
 گذشت و وجه عدم جواز اضمار سوای
 آن که در کتاب است این که لزوم
 اضمار قبل ذکر مرجع در فضل که مفعول
 باشد درست نیست سوال اگر
 ضمیر بعد اسم ظاهر آید اضمار قبل
 الذکر لازم نیاید جواب درین
 صورت در میان دو مفعول که در
 حقیقت بلد او خبر است فصل با جملی
 لازم می آید و این جائز نیست چنانکه
 شیخ رضی ذکر کرده و دیگر شرح کافی
 متابعت او نمودند آری وارد میشود
 برین این که فاصله با جملی در تنازع
 جائز است ۱۲ عبد الرحمن ۱۵ قوله
 فصل بمصنف هر گاه از بیان قسم
 اول مرفوعات فالعیش بشر بیان قسم
 ثانی او شروع نمود و گفت مفعول
 مالم یسم فاعله ۱۲ ۱۵ قوله مالم یسم
 فاعله از ما موصوله لفظ مراد است تا
 تعریف اسم صریح را مثل ضرب زید
 و ما اول بحرف مصدری را نیز مثل
 لا یحس ما قمت ای قیامک و ما اول
 بغیر حرف مصدری را مثل لا یبالی أم
 قمت ام قعدت شامل باشد کذا فی
 البهیل ۱۲ ۱۵ قوله فاعله اضافة

على احد المفعولين في فعال لقلوب وهو غير جائز وان
 اضمرت فلا يخلو من ان تضر مفعولاً او تقول حسبني و
 حسبت ما اياه الزيدان منطلقاً وحينئذ لا يكون المفعول
 الثاني مطابقاً للمفعول الاول هوها في قولك حسبتا و لا
 يجوز ذلك وان تضر مثني وتقول حسبني وحسبتا اياهما
 الزيدان منطلقاً وحينئذ يلزم عود الضمير المثني الى اللفظ
 المفرد وهو منطلق الذي وقع فيه التنازع وهذا ايضا الجواز
 واذا اوجز الحذف والاضمار كما عرفت وجب الاظهاً فصل
 مفعول مالم يسم فاعله وهو كل مفعول حذف فاعله و
 اقيه هو مقامه نحو ضرب زيد وحكمته في توحيد فعله و
 تثنيته وجمعته وتذكيره وتانيته على قياس ما عرفت في

فاعل سوئی مفعول بادی نالاست است و آن اینکه فاعلیت او مفعول است که آن مفعول تعلق بدو دارد و در این ۱۵ قوله اقیه هو مقامه در
 مسند الیه و مقدم بودن و برائے دفع توهم این معنی که فعل یعنی اقیه مسند سوئے مقامه است پس خالی بودن جمله معطفه بر جمله که صفت
 واقع است از ضمیر لازم می آید و از مستتر که در اقیه است تاکید آورده ۱۲ در ایه عهذیر که مطابقت فی ما بین ضمیر و مرجع واجب است ۱۲

صومصنف قید معنی رکب بعد اللفظیہ ضروری بود ترک کرد یعنی مبتدا مجرد باشد از عوامل لفظیہ بحسب معنی خواه در آن جا عامل لفظی نباشد یا باشد لیکر از روی معنی معدوم بود پس محسب در ہم درین تعریف داخل ماند زیرا کہ ہر گاہ بائے جاہ نماندست ابتدا در حکم معدوم شد و ہمچنین خبر نیز از عوامل لفظیہ از روی معنی مجرد باشد پس مثل مازید بقام نزدیمیر و ما ان عمر و نذہاب نزدیمیر و حجازیر ہر دو داخل ماند کنانی انہل ۱۲ کہ قولہ و العامل فیہا آہ چنانکہ متاخرین مثل جزولی و

الفاعل فصل المبتدأ والخبر هيا اسمان مجردان عن

العوامل اللفظية أحد هما مسند الي ويسمى المبتدأ

والثاني مسند به ويسمى الخبر نحو زيد قائم والعامل فيهما

معنوي وهو الابتداء واصل لمبتدأ ان يكون معرفة

واصل الخبر ان يكون نكرة والنكرة اذا وصفت جاز

ان تقع مبتدأ نحو قوله تعالى ولعبد مؤمن خير من

مشرک وکن اذا تخصصت بوجه اخر نحو ارجل في

الدار امر امة وما احد خير منك وشر اهرذ اناب

پس در ہر دو عمل خواهد کرد و در اولیہ و در دومین قول این کہ فعل با این کہ عامل اقوی است عمل دور فع بغیر اتباع نمی نماید و فر اوسانی گفتہ کہ ہر دو ہر دو ہر دو عامل میشوود و کوفیہ گفتند کہ از تعلق مبتدا از ضمیر در خبر کہ راجع بجانب جہتا است و در خبر شرط نمودند کہ جامد باشد و بعضی گفتند اندکہ مبتدا بسبب اسناد خبر مرفوع میباشد چنانکہ در ارتقاغ فاعل متاخرین گفتہ اند و سخافت ہر یک ازین اقوال پوشیدہ نیست کذا فی منہیہ تن متین و زجارت گفتہ و نسبت بجانب ہر دو نموده کہ ابتدا رافع مبتدا است و مجموع ہر دو عامل در خبر ۱۲ **۱۳** **۱۴** **۱۵** **۱۶** **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**

۱۳ در این فصل بیان دو قسم است یعنی مبتدا و خبر بیان یک قسم زیرا کہ اگر یک شمرده شود مخالف تصریح مصنف کہ در اجمال نموده لازم آید بیان ہر دو و یک فصل بجهت این کہ ہر دو متلازم ہستند یعنی اصل اینست کہ ہر گاہ یک ذکر کردہ شود ذکر دیگری لازم آید ۱۳ **۱۴** **۱۵** **۱۶** **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**

۱۳ در این فصل بیان دو قسم است یعنی مبتدا و خبر بیان یک قسم زیرا کہ اگر یک شمرده شود مخالف تصریح مصنف کہ در اجمال نموده لازم آید بیان ہر دو و یک فصل بجهت این کہ ہر دو متلازم ہستند یعنی اصل اینست کہ ہر گاہ یک ذکر کردہ شود ذکر دیگری لازم آید ۱۳ **۱۴** **۱۵** **۱۶** **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**

له قوله سلام عليك تخصيص اين نكرة نسبتش جانب متکلم زيرا که اصل اولست سلاما عليك بود فعل محذوف شده از نصب بجانب رفع بنا بر قصد و ام و
 استمرار عدول گردیده گویا گفت گوینده سلامی ای سلامی من قبل عليك ۱۲ یعنی هر چه را مقدم خواهی آورد مبتدا باشد و هر چه را موصوفه خبر ۱۳ له قوله
 وقد اکتز قد للتقليل اشارة الى ان الاصل في الخبر ان يكون مفردا ۱۳ له قوله شرطية - در خبر ۱۴ در جمله شرطية اختلاف است نزد بعضی هر دو
 خبرست و نزد بعضی شرط خواه جزا نزد بعضی جزا فقط و نزد بعضی جمله شرطية مثل امر و نهي ۲۸ و غیر فزنی باشد ۲۹ در آیه ۳۰ له قوله او نظر فرست

در ان ظرف زمان باشد یا مکان یا قاعده
 مقام ظرف مثل جار و مجرور از حرف
 جر من دانی دنی و لام و با و کاف و عین
 و علی خبر مبتدا باشد و غیر آن پس بگواه
 خبر ظرف یا مجرور باشد نزد خفص
 متعلق بمفرد بود در این قول منسوب
 بسببویه است و نزد جمهور بصیریه متعلق
 بجملة مثل استقرار این هم منسوب بسببویه
 است و چنین است کلام در ظرف و مجرور
 حال باشد یا صفت لیکن متعلق بجملة باشد
 بالاتفاق و ابوعلی از استاد خود که ابو بکر سراج
 است نقل کرده که ظرف و مجرورند از قبیل
 مفرد است و ناز قبیل جملة بلکه قسم بر است
 است و درین قول نظر است زیرا که ظرف
 و مجرور متعلق بمحذوف میباشد که حذف او
 واجب است پس قسم بر است باشد و ظرف
 مکان خبر از جنسه می آید مثل زید عندک و
 الکرکب اسفل تکم و از معنی نیز مثل القتال
 عندک و ظرف زمان خبر از معنی آید مثل
 القتال یوم الجمعة اذنی یوم الجمعة و نزد
 جمهور بصیریه خبر از جنسه نمی آید و نزد قویکم
 بعضی از آنها این مالک است اگر صفت باشد
 خبر از جنسه نمی آید مثل زید یوم الجمعة و اگر صفت
 باشد جازم است مثل قولهم الهلال اللیلۃ
 و الرطب شهر ریح جمهور تاویل نمودند باین
 طریقی که تقدیرش طلوع الهلال اللیلۃ و
 وجود الرطب شهر ریح ۱۲ در آیه زیاده کثیره
 له قوله لابد الخ یعنی رجوع کند سوی مبتدا
 و ربط دهد آن را بباطع جمله را مبتدا زیرا که
 جمله بحیثیت این که جمله است مستقل است

وفي الدار رجلٌ وسلامٌ عليك وإن كان أحدٌ
 الاسمين معرفتاً والاخر نكرةً فاجعل المعرفة
 مبتداً والنكرة خبراً البتة كما مر وإن كانا
 معرفتين فاجعل إيهما شئت مبتداً والاخر خبراً
 نحو الله الهنا ومحمدٌ نبينا وادمٌ ابونا وقد يكون
 الخبر جملةً اسميةً نحو زيدٌ ابوه قائمٌ او فعليةً
 نحو زيدٌ قائمٌ ابوه او شرطيةً نحو زيدٌ إن جاءني
 فاكرمه او ظرفيةً نحو زيدٌ خلفك وعمرو في الدار
 والظرف متعلق بجملة عند الاكثر وهي استقر
 مثلا تقول زيدٌ في الدار تقديره زيدٌ استقر في الدار
 ولا بد في الجملة من ضمير يعود الى المبتدأ

محتاج ربط بچیز نیست پس وقت تعلق او یکی از مبتدا و موصوف و دو الحال در ان از رابط عائد ضرورست که او را ربط دهد ۱۲ در آیه ۳۰ له قوله ضمیر ای
 عائد رابط چون ضمیر نسبت دیگر و رابط بسیاری آید و نیز حذف ضمیر جائزست نه حذف و رابط دیگر مصنف بر ضمیر کفایت نمود و رابط حذف ۱۳ له قوله کالها
 فی ما مر ای در مثلها و مثل لام در نم الرجل زید و بود ان مظهر بجائے مضمیر مثل الحاقته الحاقته بنیت خبر مبتدا را مثل قل هو الله احد و نه زید
 قائم و لسان زید عاقل و مقول زید فاضل و عموم لفظ مثل ان الذين امنوا و عملوا الطيبات ان لا تضمیر اجزمن احسن عمل ان يوم باسماول محمد و غیر

۱۰ قولہ درجوز حذفہ فقط یعنی حذف ضمیر رابطہ
درد وضع مظهر موضع مضمون مکتبہ کہ برای آن

درست است نہ حذف ر و الباطن دیگر حرکہ در حذف لام بعد ذہن بسوئے معبود انتقال نحو لکبر
مظہر آ آورده اند فوت خواهد شد و عنینیت خبر مبتدا را حذف را قبول نمی کنند ۱۲ درایہ -

Website: MadarseWale.blogspot.com

فی مامرو یجوز حذفہ عند وجود قرینۃ نحو السمن منوان
بدرہم والبر الکوبستین حرہما وقد یتقدم الخبر علی
البتدأ نحو فی لدا زید و یجوز للبتدأ الواحد اخباراً کثیرہ
نحو زید عالم قاضی عاقل واعلم ان الصفتیہ اخمن
البتدأ لیس مسنداً الیہ و هو صفتی وقعت بعد حرف النفی
نحو ما قائم زید او بعد حرف الاستفہام نحو اقام زید بشرط
ان ترفع تلك الصفة اسما ظاهرا نحو ما قائم الزیدان واقام
الزیدان بخلاف ما قائمان الزیدان فصل خبران واخواتها
وهی ان وکان و لکن ولیت ولعل فهذه الحروف تدخل علی
البتدأ والخبر فتصب البتدأ ویسمی اسم ان وترفع الخبر ویسمی
خبر ان ف خبران هو المسند بعد دخولها نحو ان زیداً قائم وحکم

۱۰ قولہ عند وجود قرینتہ ہر گاہ ضمیر
مجرور سے ہو حذف جائز است در جملہ
اسمیکہ مبتدا در ان جزو سے از اجزائے
مبتدائے اول باشد زیرا کہ ضمیر از جریمت
آگاہ میکند کہ ان الرضی و در مفعول
درست نیست و در منصوب و مجرور دیگر
حروف جارہ سوائے من سماعی است
۱۲ درایہ ۱۰ قولہ وقد تقدم با و دکن
قد کہ برائے لتقلیل است اشادت است
بان کہ اصل در خبر تا خبر است ۱۲ درایہ
۱۰ قولہ و یجوز للبتدأ آہ اگر خبر عنہ
واحد است مثل زید فقیہ و کاتب بالاتفاق
بعطف صحیح بود و بغیر عطف بر مذہب
صحیح زیرا کہ خبر حکم است و احکام کثیرہ ہر
یک شے جائز است و کثیر اخبار ہر دوگونہ
باشد جائز و ان آن کہ معنی بدون آن
تمام باشد مثل زید عالم قاضی عاقل و
واجب و اوان کہ بغیر محض اخبار معنی
تمام نہ بود چنانکہ اخل حلوا من لایلیق
اسود ابیض و اگر خبر عنہ متعدد باشد
حقیقتہً مثل زید و عمرو فاضل مجاہل یا
حکما باین طریق کہ خبر عنہ صاحب اجزا
باشد کہ اخیر متعدد ہر ان انقسام یا پیش
انما حیوۃ ال دنیا لعب لہو و زینتہ
تفاخیر بینکم و تکاثر فی الاموال عطف
واجب گردود شرح صمدیہ درایہ ۱۰
قولہ و ہو صفتی خواہ مشتق باشد مثل تاجر و
منصور و دیگرہم خواہ قائم مقام او مثل اسم
منسوب چنانکہ مصری ۱۰ قولہ و لکن
گفتہ ام لا استفہام گفتہ تا مثل ہی تم زید

دائل مانند ۱۰ خبر مقدم زیرا کہ رابع ظہیر است کہ بجانب الزیدان راجع است و رابع اسم ظاہر نیست ۱۲ قولہ بعد خوبا مراد از دخول آمدن ان
حرف است بر مبتدا خبر برائے اعطائے از خود در انہا لفظا یا معنی پس تعریف مثل بقوم در قول ان زیداً یقوم الیہ انتقص خواہ شد کہ انی شرح الجامی ۲

له قولہ ولا يجوز آہ دفع دخل تقریرش آن کہ ہر گاہ حکم خبران مثل حکم خبر مبتداست باید کہ تقدیم خبر ادبر اسم ادجاز باشد جواب داد کہ لا يجوز الخ یعنی خبران با خبر مبتدا درین باب مخالف است و مخالفت میان ہر دو بدو وجه است یکے تقدیم خبران و اشتباہ ادبر اسمائے آنها وقتیکہ ظرف نباشد جائز نیست زیرا کہ تصرف این حروف ۳۰ مثل تصرف افعال نحو بیان زشت

می انگارند دوم آمدن اسم مفرد کہ در ان معنی استفہام باشد خبر ازین حروف درست نیست و خبر مبتدائی آید پس ان این زیداً لفظہ نحو آید شد ۱۲ در ایہ ۱۱ قولہ لجمال التوسع ای حیث اتسعا فیہا بالم يتسعوانی غیر یا لکثرة وقوعہائی کلامہم ۱۲ در ایہ ۱۱ قولہ بعد دخولہا مخفیست در خبر ان گذشت پس ایراد نہ خواہد شد باخوہ در مثل کان زید یضرب اخوہ ۱۲ ۴ ۱۱ قولہ لا يجوز فی اکل تقدیم اخبار ہا این جواز وقتیکہ است کہ اعراب اسم و خبر ہر دو لفظی باشد درین ہنگام از التباس امین خواہد بود و ہر گاہ ہر دو اسم مقصور باشند مثل ماکان موسیٰ عیسیٰ درین صورت اول برائے اسمیت معین بود مگر بقرینہ لفظی یا معنوی چنانکہ سابق مذکور شدہ است ۱۲ ۱۱ قولہ و علی نفس الافعال آہ زیرا کہ اینہا افعال صریحہ ہستند و انہا در عمل قوی باشند و مانع تقدیم موجود نیست چنانکہ در افعالیکہ در اول انہا لفظ ماست کہ انی انہل مع زیادہ ۱۲ ۱۱ قولہ فی التسعیر الاول شاید کہ از قلم ناسخ سہواً برآمدہ چرکہ تقدیم اخبار بر نفس یازدہ افعال جائزست چنانکہ در کتب مطولہ تصریح آن نمودہ اند و ان از کان تاغدا ۱۲ ۱۱ قولہ مانی اولہ ما خواہ مصدریہ باشد چنانکہ در مادام و خواہ نافی چنانکہ در غیر او اما اول بخت آن کہ ما مصدریہ حرف موصول است و چیزے کہ تحت موصولات باشد مقدم بر موصولات نمی آید و اما ثانی بسبب آن کہ برائے مانا فی صدر واجب است پس چیزے کہ بعد اد باشد مقدم برو نہ خواہد شد ۱۲ منہل -

فی کونہ مفرداً او جملة او معرفة او نكرة حکم خبر

اسیہ باشد یا فاعلیہ ظرفیہ باشد یا خبریہ ۲

المبتدأ ولا يجوز تقدیم اخبارها علی اسمائها الا اذا کان

ظرفاً نحو ان فی الدار زیداً لجمال التوسع فی الظروف

جائے جولان نمودن ہا فراخی کردن و نشتر نشستن در مجلس ۱۲

فصل اسوگان و اخواتہا وہی صاروا صبروا و امسوا

سادس ۱۲

ای اشتباہ لفظہ کان ۱۲

اضحیٰ وظل و بات و فرح و ارض و عدا و مازال و ما برح

۱۱ اشتباہ جہا و ہا و ہا

و مافتی و ما انفک و ما دام و لیس فہذا الافعال تدخل

۱۳ و مشتقات آنہا نیز ۱۲ در ایہ

ایضاً علی المبتدأ و الخبر فترفع المبتدأ و یسمی اسوگان

و اخواتہا

و تنصب الخبر و یسمی خبرگان فاسوگان ہولسند الیہ

۱۱ و نیز ہا و ہا و ہا

بعد دخولہا نحو کان زید قائماً و يجوز فی اکل تقدیم

۱۱ ہمہ ہا ہا ہا

اخبارها علی اسمائها نحو کان قائماً زید و علی نفس الافعال

باین طریق کہ خبر میان فعل و اسم آید ۱۲

ایضاً فی التسعة الاول نحو قائماً کان زیداً و يجوز ذلک عافی

۱۲ موصولہ

اے کہ يجوز فی اکل تقدیم اخبار ہا علی اسمائہا ۱۲

ما خواہ مصدریہ باشد چنانکہ در مادام و خواہ نافی چنانکہ در غیر او اما اول بخت آن کہ ما مصدریہ حرف موصول است و چیزے کہ تحت موصولات باشد مقدم بر موصولات نمی آید و اما ثانی بسبب آن کہ برائے مانا فی صدر واجب است پس چیزے کہ بعد اد باشد مقدم برو نہ خواہد شد ۱۲ منہل -

له قول و فی لیس - آه نزد اکثر تقدیم خبر بر لیس جائز و گوئی منع کرده اند زیرا که لیس بر مذہب شان حرف مست و کان را لیس لاحق کردند و بر مذہب میر و اگر چه لیس فعل است لیکن موافق کو فیہ و بنظر عدم تصرف و مشابہت او با ما و نقصان فعلیہ ترک نون و قایم با او جائز شد چنانکہ در قول شاعر مست
 ۵ از سبب القوم اکرام لیس + و بہین جہت بعضی
 بر ابطال عمل او بلا ہارت و انچنانکہ در قول شان مست لیس الطیب الا المسک بالرفع
 و مجوزین تقدیم بکر بر اسم یا بیہم لیس

Website: NewMadarsa.blogspot.com

اولہ ما فلا یقال قائمًا زال زید و فی لیس خلاف
 ویاقی الکافر فی ہذہ الافعال مجئی فی القسم الثانی ان
 شاء اللہ تعالیٰ فصل اسم ما ولا المشبہتین بلیس
 ہو للسند لیہ بعد دخولہ ما نحو ما زید قائمًا ولا رجل
 افضل منك و یختص بالانکرۃ و یعم ما بالمعرفۃ والنکرۃ
 فصل خبر لا نفی الجنس ہو للسند بعد دخولہا
 نحو لا رجل قائم المقصد الثانی فی المنصوبات
 الاسماء المنصوبۃ اثنا عشر قسمًا المفعول لہ لطلق و
 بہ و فیہ ولیہ و معہ و الحال و التمییز و المستثنی و
 اسولن و اخواتہا و خبرگان و اخواتہا و المنصوب بلا
 التی لنفی الجنس و خبر ما ولا المشبہتین بلیس فصل

مقدم بردست و تقدم معمول جائز
 نہ باشد مگر جائزیکہ تقدم عامل جائز بود مگر
 فی الرضی و درین قول نظرست زیرا کہ تسلیم
 نمیکنم کہ ظرف در آیہ معمول خبر باشد
 بلکه جائزست کہ سبب اضافت او بجانب
 جملہ سببی بر فتح باشد چنانکہ ابن الانباری
 گفتہ و محلا فرغ بنا سبب ان کہ مخبر عنہ و مبتدا
 است و خبر و لیس صر و فاعل است کہ ظرف
 منصوب برائے لیس باشد باعتبار آن کہ
 در معنی نفی است کہ ذاتی لہنیل ۱۳ قولہ
 المشبہتین بلیس - یعنی تشبیہی ادا شد و اند
 ہر دو بلیس از جہت نفی و در آمدن بر یکجا
 و خبر ۱۳ قولہ و ہو السند الیہ آہ
 عمل ما دا لغت حجازی است و ہنوز تمیم
 مطلقا عامل نیگرد اند و ابن ہشام ابن
 قاسم و جماعتی نقل نمودند کہ لا بسبیل قلت
 عمل لیس میکند و ان ہم بشر و لیکن ان
 حجازیہ نقل نمودند و ہر دو اخفش انحال لا
 بعمل لیس منع کردند و ابن دلا و از زجاج
 حکایت کردہ کہ لا در فتح اسم خاصۃ قائم
 مقام لیس است و در خبر عمل میکند
 ۱۴ قولہ بعد دخولہا و انبیان معنی
 دخول در خبر ان نقض نخواہد شد باخوہ در
 مثل ما زید یضرب اخوہ ۱۴ قولہ
 و یختص لا الا اشارت مست بفرق میان
 ہر دو: آن بسبب وجہ مست اول لا بر مکرہ
 آید فقط کان ہم کم و ما بر معرفہ و مکرہ ہر دو
 دوم لا برای نفی مطلق است و ما برائے
 نفی حال تسووم دما من ما بر خبر لا ہا نیست
 برخلاف ما بہین جہت مشابہت بلیس

مفعولہ از منصوبات است ہذا ہلے اکثر عمل دادہ مجوزا و در منصوبات ساخت ۱۲ ط
 اکثر مست از مشابہت بلیس ۱۲ و آیہ ۱۴ قولہ بعد دخولہا و انبیان مؤخر اول کہ سابق گذشتت نقضہ ہیضرب در مثل لا رجل یضرب اخوہ و اردن خواہ شد
 کہ قولہ لا رجل الا در نصب دادن لا اسم للاتفاق مست و در فتح دادن خبر اختلاف - سبب ویر گوید کہ عامل او ہست است چنانکہ پیشتر از آمدن لا بودہ و اخفش
 و ہر دو مخبری رفع بلا گویند ۱۳ قولہ فی المنصوبات بہت اشتراک منصوبات ہا مرفوعات درین کہ یک عامل در دو اسم عمل میکند منصوبات را پس
 مرفوعات آوردہ ۱۲ و آیہ ۱۴ قولہ المنصوب بلا - اسم لا گفت زیرا کہ اسم لا اکثر منصوب باشد بخلاف دیگر منصوبات اگر چه کل منصوب نیس باشد اما چون ۲

ص دعاست معن مجازی او که ابلاک باشد مراد است ۱۲ ش بزیاة **ع** قوله یعنی فعل - احتراز شد از مثل الضرب واقع علی زید و کرمیت قیامی در رای
ع قوله فعل الخ یا اسمیکه بر معنی فعل شامل باشد مثل ضارب ضرباً او **ه** قوله مذکور قبلاً - خواه مذکور حقیقتاً باشد مثل ضربت ضرباً یا حکماً مثل ضربت
 الرقاب ای فاضر بواضرب الرقاب ۱۳ **د** قوله للتأكيد اگر در مفهوم او زیاده بر مفهوم فعل **ه** نشاید **ک** قوله العدد ای الی عدة و الحفرة سوار
 كان العدد و مفهومها من لفظ المصدر که جلست جلسته الخ ای مرة واحدة او مرتین او من صفت **۳۳** نحو ضربته ضرباً کثیراً ۱۴ در رای **ه** قوله نحو وقعت

الخ صحیح بودن این مثل و قتیست که
 قعود و جلوس مترادف باشند میان
 هر دو فرق نباشد باینکه قعود نشستن
 پس ایستادن را گویند و جلوس نشستن
 عقب غلطیدن پہلو را در رای **ه**
 قوله نباتاً - این است بر قول میر و کسائی
 لیکن سیبویه عامل از باب و مقدر
 یسازد ای وقعت و جلست جلوساً و
 ابنته اللہ ثبت نباتاً ۱۳ ش **ع** قوله
 لقیام - لام یعنی عنده وقت قیام
 قرینة **ا** قوله خیر مقدم - مصدریت
 اسم تفضیل باعتبار توصف یا مضاف
 الیه او باشد ۱۳ ش **ع** قوله سماعاً صفت
 بعد صفت یا ای نسبت محذوف و این حد
 میان نحوات بسیار شایع است تقدیرش
 حذفاً واجباً سماعیاً ۱۲ عبدالرحمن **ع**
 قوله نحو سقی الخ مثل قرینة حالیه که سقیاً
 و غیره برای کسی که سزاوار دعائے خیر باشد
 گفته شود پس حال دلالت کرد برین که
 تقدیر سقاك اللہ سقیاً و سقاك اللہ
 رعیاك را باشد ۱۳ در رای **ع** قوله رعياً
 الخ در کلام عرب این مصداق بلا فعل
 خود مستعمل نمیشوند و معنی و وجوب حذف
 سماعی همین است سوال حدیث اللہ
 حمداً و شکرته شکر ارباباً افعال عامله و گویند
 جواب در مصداق مستعمل بر امام پیشو
 حذف افعال واجب مثل حمدانک و شکرانک
 و مجازاً در زبان کلام مولدین است کلام
 عرب نیست - در رای **و** و سقیة **ع** قوله
 و وجوب حذف افعال درین مصداق در رای

الفِعْلُ الْمُطْلَقُ وَهُوَ مَصْدَرٌ بِمَعْنَى فِعْلٍ مَذْكُورٍ قَبْلَهُ
وَيَذَكِّرُ لِلتَّكْيِيدِ كَضَرَبْتُ ضَرْبًا أَوْ لِبَيَانِ النُّوعِ نَحْوُ جَلَسْتُ

جَلَسْتُ الْقَارِي أَوْ لِبَيَانِ الْعَدَدِ كَجَلَسْتُ جَلَسَةً أَوْ
جَلَسْتَيْنِ أَوْ جَلَسَاتٍ وَقَدْ يَكُونُ مِنْ غَيْرِ لَفْظِ الْفِعْلِ

الْمَذْكُورِ نَحْوُ وَقَعْتُ جُلُوسًا وَأَنْبَتُ نَبَاتًا وَقَدْ يُجْزَى فِعْلًا
لِقِيَامِ قَرِينَةٍ جَوَازًا كَقَوْلِكَ لِلْقَادِمِ خَيْرٌ مَقْدَمِي قَدِمْتُ

قَدْ وَمَا خَيْرٌ مَقْدَمٍ وَوَجُوبًا سَمَاءً نَحْوُ سَقِيًا وَشَكَرًا
وَحَمْدًا أَوْ رَعِيًا أَيْ سَقَاكَ اللَّهُ سَقِيًا وَشَكَرْتُكَ

شَكَرًا وَحَمْدًا وَرَعَاكَ اللَّهُ رَعِيًا فَصِلْ
الْمَفْعُولَ بِهِ وَهُوَ اسْمٌ وَقَعَ عَلَيْهِ فِعْلُ الْفَاعِلِ كَضَرَبْتُهُ

لَقَوْلِهِ الْمَفْعُولُ الْمَطْلُوقُ - وَجُرْسِيَّةٌ مُطْلَقٌ إِنْ كَانَتْ
مَنْعُولَةً وَحَقِيقَةً بَيْنَ مَسْتَنْدٍ وَغَيْرِهَا دُونَهَا عَدَمُ التَّقْيِيدِ
أَنْ يَبَادِي دَلَامٌ وَحَسْبُ ۱۲ در رای **ع قوله جرسية**

خبره حقیقتاً خواه حکماً اندون تعریف مثل و جرسية را که
 در لسان اللہ و جرسية ای ابلاک واقع شده شامل است
 زیرا که در جرسية کو اسم عین است مصدر نیست اگر چه گویند
 تخلف و کثرت استعمال این مصداق در زبان عرب است ۱۲ **ع** قوله و فتح علیه آه مراد از وقوع فعل تعلق فعل است با چیزی که فعل بغير آن مستعمل نمیشود اندرون یعنی
 باشد خواه اشبات و وقوع اسمی مراد نیست تا مثل عبث اللہ و شکرته نقض وارث شود و کنایه الشرح و انهم **ع** قوله فعل المفاعل مصنف فعل مفاعل را بقید بلا
 واسطه حرف الهمزة ساخت تا هر دو قسم مفعول به را که بلا واسطه حرف الهمزة است تعریف شامل باشد کنایه انهم **ع** وجه تقدیم مفاعل بر سایر
 منصوبات این که اینها اصل منصوبات اند و دیگر منصوبات بر اینها محمول هستند ۱۲ **ع** به نائب فاعل المفعول و ضمیر به راجع سوے ال ۱۲ ۴

۱۱۲ و این مسئله را مصنف در بحث فاعل بجهت این که از احکام فاعل باشد و درین جایجت این که از احکام مفعول است ذکر نموده ۱۱۲ و ۱۱۳
قرینه خواهد مقاله باشد خواه حالیه مثل مکه برای کسی که متوجه مکه باشد یا نشاید نزدیک مکه ۱۱۳ شرح ۱۱۴ قولی در راجه مواضع آن تخصیص بذکر این چهار
مواضع بنا بر آن که نزد جمهور عدو برای حضر نیست زیرا که در باب منصوب علی المدح مثل احمد لثه احمید و یا منصوب علی الذم مثل اتالی زید لفاقی
النجیت و منصوب علی الترحم نحو مرث بزید السکین بتقدیر اعنی و باب انرا مثل اخاک اخاک ای الیوم حذف فعل نیز واجب
است بلکه تخصیص بجهت کثرت مباحث

مواضع مذکوره این ابواب است ۱۱۴
قوله سماعی علت و جوب حذف سماعی
کثرت استعمال است و هرگاه ضابطه
که با وجود غلت و جوب حذف شناخته
شود و جوب در صورت لهذا سماعی است کذا
فی الرضی ۱۱۵ قوله امرأ و نفسه تقدیر
انزلت امرأ و نفسه ای قصر یک لسانک
من المرء و قرعنه و عن نفسه و او و نفسه
بر تقدیر اول یعنی مع باشد و بر تقدیر
ثانی برائے عطف باین طریق که نفسه
بر امر معطوف باشد ۱۱۶ عبد الرحمن
قوله انتہوا یا معشر النصارى
عن قولکم ان الله ثالث ثلاثة و اقصوا
خیرکم و هو التوحید ۱۱۷ درایه ۱۱۸ قوله لابلأ
تقدیرة آیت مکانا بلا لا اجانب فیہ
یعنی در آمدی در مکان آباد که دیران
و اجنبی در آن نیست ۱۱۹ قوله و سبلا
ای و طیت مکانا سبلا من البلاد لاخرنا
یعنی نور دیدی تو زمین هموار از بلادند
زمین سخت و درشت را و این قولیست
که میزبان برائے خاطر داشت خوشدلی
میهمان میگویی ۱۲۰ قوله قیاسی یعنی
قاعظ کثیر ایست که هر جا که آن ضابطه حاصل
شود فعل محذوف میگردد ۱۲۱ قوله التحذیر
تحذیر در لغت ترسانیدن چیزی از چیزی
و دور داشتن و در اصطلاح هم معمول
بتقدیر اتق مثلا ای بجد و تخ و غیره ۱۲۲
قوله مما بعدہ یعنی برای ترسانند
از آنچه مذکور بود و بعد معمول اتق و اعطف

عمر او قد تقدم على لفاعل كضرب عمر زيد وقد يجز
فعله لقيام قرينه جواز انحر يذاني جواب من قال من اضرب

و جوبانی رابعه مواضع الاول سماعی نحو امرأ و نفسها
و جوبانی رابعه مواضع الاول سماعی نحو امرأ و نفسها
سماعی چون نسبت قیاسی دلیل است بر قیاسی مقدم نموده شده ۱۱۳

و انتم و اخیراکم و اهلا و سهلا و البواقی قیاسیة
الثانی التحذیر و هو معمول بتقدیر اتق تحذیرا مما بعد

نحو ایاک و الاسد اصله ایتک و الاسد او ذکر المحدث
منه مکررا نحو الطريق الثالث ما ضم عامله
علی شریطه التفسیر و هو کل سو بعد فعل او شبهه

نحو ایاک و الاسد اصله ایتک و الاسد او ذکر المحدث
منه مکررا نحو الطريق الثالث ما ضم عامله
علی شریطه التفسیر و هو کل سو بعد فعل او شبهه

نحو ایاک و الاسد اصله ایتک و الاسد او ذکر المحدث
منه مکررا نحو الطريق الثالث ما ضم عامله
علی شریطه التفسیر و هو کل سو بعد فعل او شبهه

نحو ایاک و الاسد اصله ایتک و الاسد او ذکر المحدث
منه مکررا نحو الطريق الثالث ما ضم عامله
علی شریطه التفسیر و هو کل سو بعد فعل او شبهه

نحو ایاک و الاسد اصله ایتک و الاسد او ذکر المحدث
منه مکررا نحو الطريق الثالث ما ضم عامله
علی شریطه التفسیر و هو کل سو بعد فعل او شبهه

نحو ایاک و الاسد اصله ایتک و الاسد او ذکر المحدث
منه مکررا نحو الطريق الثالث ما ضم عامله
علی شریطه التفسیر و هو کل سو بعد فعل او شبهه

نحو ایاک و الاسد اصله ایتک و الاسد او ذکر المحدث
منه مکررا نحو الطريق الثالث ما ضم عامله
علی شریطه التفسیر و هو کل سو بعد فعل او شبهه

نحو ایاک و الاسد اصله ایتک و الاسد او ذکر المحدث
منه مکررا نحو الطريق الثالث ما ضم عامله
علی شریطه التفسیر و هو کل سو بعد فعل او شبهه

نحو ایاک و الاسد اصله ایتک و الاسد او ذکر المحدث
منه مکررا نحو الطريق الثالث ما ضم عامله
علی شریطه التفسیر و هو کل سو بعد فعل او شبهه

نحو ایاک و الاسد اصله ایتک و الاسد او ذکر المحدث
منه مکررا نحو الطريق الثالث ما ضم عامله
علی شریطه التفسیر و هو کل سو بعد فعل او شبهه

نحو ایاک و الاسد اصله ایتک و الاسد او ذکر المحدث
منه مکررا نحو الطريق الثالث ما ضم عامله
علی شریطه التفسیر و هو کل سو بعد فعل او شبهه

عام است ازین که مفعول به باشد یا مفعول فیہ
و از کل مفعول مفعول به بتبادر میشد و مفعول
فیہ خارج می گشت ۱۲۳ و ۱۲۴ قوله شبهه - مراد از
شبهه اسم فاعل و اسم مفعول باشد نه مصدر و
صفت مشبیه و اسم تفضیل زیرا که شبهه بمعنی
مشابه است چنانکه مثل بعضی مماثل و مشابیه
اسم فاعل و اسم مفعول با فعل ظاهر است
و پس ۱۲۵ درایه ۱۲۶ ای و نحو مثل صدره باعد و جنب ۱۲۷

عام است ازین که مفعول به باشد یا مفعول فیہ
و از کل مفعول مفعول به بتبادر میشد و مفعول
فیہ خارج می گشت ۱۲۳ و ۱۲۴ قوله شبهه - مراد از
شبهه اسم فاعل و اسم مفعول باشد نه مصدر و
صفت مشبیه و اسم تفضیل زیرا که شبهه بمعنی
مشابه است چنانکه مثل بعضی مماثل و مشابیه
اسم فاعل و اسم مفعول با فعل ظاهر است
و پس ۱۲۵ درایه ۱۲۶ ای و نحو مثل صدره باعد و جنب ۱۲۷

من نیز دور نمودند و بسبب فقدان چیزی که با وصل
شود ضمیر متصل را باصل منقلب ساختند و الاسد معطوف
بر ایاک است و حنی کلام اتق نفسک من الاسد
و اتق الاسد من نفسک ۱۲۸ درایه ۱۲۹ قوله نحو
الطریق الطریق - و همچنین است احب دار الحدار
ای اتق الحداران یسقط علیک و انما کر الحدار
منه للتاکید ۱۳۰ درایه ۱۳۱ قوله کل اسم -
بجائے آن کل مفعول نگفت زیرا که ما ضم عامله

له قوله ذلك الفعل - واز شبهه در اینجا تعرض نکرده جهت این که قریب مذکور شد ۱۲ در آیه ۱۵ قوله نحو زید اضربت مصنف برای فعل مشتقل
 بضمیر که اگر او بر اول این اسم آرنه نصب دهد مثل داد و باقی را ترک نمود و برای آگاهی مبتدی بیانش ضروریست زید اضربت علامه برای فعل مشتقل
 متعلق که اگر لازم آورده است باشد برین اسم آرنه نصب دهد مثل است و زید امرت به برائے فعل مشتقل بضمیر که مناسب مراد او را
 که جاوزت باشد اگر برین اسم در آرنه نصب دهد مثل است و زید اصبست علیه ۳۴ برائے فعل مشتقل بضمیر که مناسب یعنی لازم آورد

يَسْتَعِلُّ ذَلِكَ الْفِعْلُ عَنْ ذَلِكَ اسْمٍ بضميره او متعلقه

بجيت لوسيط عليه هو او مناسبة لنصبه نحو زيد
 اي فعليكه بترادف بالزوم مناسب باشد ۱۲

ضربت فان زيدا منصوب بفعل محذوف مضمرو هو

ضربت يفسره الفعل المذكور بعد وهو ضربته ولهذا
 زیرا که تقدیر بر ضربت زید است

الباب فروع كثيرة الرابع المنادى وهو اسم مدح مجرف
 مذكرة في المطولات لطالب منها ۱۲

النداء لفظا نحو يا عبد الله اي ادعوا عبد الله وحرف
 من حروف ۱۲ تميز از حروف است ۱۲ و نادیه ۱۲

النداء قائم مقام ادعو وحروف النداء خمسة يا وايا
 و هيا واى والهمزة المفتوحة وقد يحذف حرف

النداء لفظا نحو يوسف اعرض عن هذا واعلم ان
 يايوسف ۱۲ و يايوسف ۱۲ و يايوسف ۱۲ و يايوسف ۱۲ و يايوسف ۱۲

المنادى على اقسام فان كان مفردا معروفا يبنى على
 غير مضاف ولا شبيهه ۱۲

علامة الرفع كالضمة ونحوها نحو يا زيد ويا رجلا
 له كالف والواو ۱۲

که لا بست باشد برین اسم بر کما نند
 دهد مثال است ۱۲ قوله و لهذا
 الباب فروع آه یکی از ان وجوب نصب
 در ان بعد حروف شرط که ان ولو باشد
 بحروف تخصیص که ان بلا و الا و لولا
 لو ما است مذکور بود مثل ان زید ضربت
 ریح دوم اختیار نصب در اسمیکه مذکور
 و در جمله که عطف او بر جمله فعلیه
 شد تا میان هر دو جمله که معطوف و
 معطوف علیها باشد مناسبیت پیدا شود
 مثل ذبیبت فزید القتیبة و همچنین
 اسمیکه بعد حرف نفی یعنی ما و لا و ان سوائی
 لهم و لما و لن بعد حرف استفهام و بعد
 اذ الشرطیه و بعد حیث و قبل امر و نهی
 مذکور باشد نصب مختار است زیرا که این
 همه مقامات فعل است مثل ما زید اضربت
 و لا زید اضربت و ان زید اضربت الا ان
 و ان زید اضربت و اذا عبد الله تلقه فاکرمه
 و حیث زید اتجه فاکرمه و زید اضربت و
 زید الا تضرب و همچنین وقت خوف التباس
 مفسر بکسر بصفت در حالت رفع نصب
 مختار است مثل انا کنت ففی خلقت
 بقدر ۱۲ شرح جامی ۱۵ ای من
 الموضع التي يجب فيها حذف الفعل
 الناصب للمفعول ۱۲ در آیه ۱۵ قوله
 ای ادعوا عبد الله یعنی ادعواک بجائے
 ضمیر خطاب اسم ظاهر آمد و بجای ادعوا
 یا پیش وارد نحو اهدشما دعوا عبد الله
 احتمال حکایت مع الخیر آورد و یا عبد الله
 زیرا که ادعواک احتمال حکایت باغیر مخاطب

نداده ۱۲ در آیه ۱۵ قوله وقد يحذف النداء یعنی گاهی حرف ندا جزا وقت قیام قرینه لفظا محذوف میشود معنی وقتیکه منادی اسم مجلس و اسم
 اشاره و مستغاث و مندوب نباشد سوال حرف ندا نائب او عوست و نائب محذوف میشود و حذف نائب و مندوب هر دو لازم خواهد آمد و آن درست
 نیست جواب این کیفیت که حذف نوبت نباشد و اینجا چنان نیست ۱۲ در آیه ۱۵ قوله نحو يوسف الخا ای یوسف روگردانی کن ازین دور مثل
 اطمینان میم مشد دعوض حرف ندامت ۱۲ در آیه ۱۵ قوله كالضمة آه سوال بر سکون یا بر حرکت دیگر جرابی نه شد جواب مبنی شدن بر حرکت اشاره ۲

م و کسر و در مستغاث لہ و معنی ادا و عو کم لهذا المظالم الضعیف لتتنظر والیرہ تعیینوا یاہ بدانکہ مستغث کسیک طلب استغاثہ کند یعنی فریاد کنندہ و مستغاث کسی کہ از فریاد نماید مثل حاکم وغیرہ و مستغاث لہ آن کہ برای نفع او فریاد کنند و آن مظلوم باشد ۱۲ عبد الرحمن ۱۵ قولہ نحو یا زید و وجه معرب بودن این اسم از منادی اینکہ لام حرف ملغ نیست ۱۲ درایہ ۱۵ قولہ ۳۵ او نیز صواب چون بیان بنا و خفض و فتح بنسبت لغت لست بود لهذا آنها را مقدم ساخت ۱۱ درایہ ۱۵ قولہ او مشابہا للمضاف میثا بر مشا ۳۵ سیمست کہ بغیر الف تمام امر دیگر معنی آن تمام نشود و آن یا معمول باشد مثل یا طالعاجلاً و یا حسناً و یا خیراً من زید یا معطوف

Website: MadarseWale.blogspot.com

و یا زیدان یا زیدان و یخفص بلام الاستغاثہ نحو یا زید

یفتح بالحق الفها نحو یا زیداه و ینصب ان کان مضافاً نحو

یا عبد الله او مشابهاً للمضاف نحو یا طالعاجلاً او نكرة

غیر معینة کقول الاعمى یا رجلاً أخذ بیدی ان کان معرفاً

بالا مقبل یا ایها الرجل یا ایها المرأة و يجوز ترخیم المنای

وهو حذف فی آخره للتخفیف كما تقول فی مالک یا مال و

الاعلان تقریبی و الاسماع لغوی ۱۲

فی منصور یا منص فی عثمان یا عثمان و يجوز فی آخر المناد المرخم

الضم و الحركة الاصلية كما تقول فی یا حارثاً و یا حاراً و اعلم

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

ان یا مجرور فی النداء قد تستعمل فی المناد بضم و هو المتفتح علیہ

بر اسم اول بود یعنی که هر دو اسم یک چیز شده باشد مثل یا زید او عمر اگر گاه این مجموع را علم کسی گویند ۱۲ عبد الغفور ۱۵ در نثر بدون ضرورت و در غیر مناکت نیز وقت ضرورت شعری ۱۲ ۱۵ ترخیم در لغت بمعنی نرم و آسان گردانیدن کلام در اصطلاح انچه مصنف گفته بقول خود در هو حذف نحو ۱۲ قولہ یا مال و فی منصور آه مصنف سه شال آورده برای اشاره باین کہ منادی چون اسم مرکب باشد وقت ترخیم از و یک حرف مخدوف پیش و آن وقتیست کہ در آخر او دو زیادت در حکم زیادت واحد و نیز حرف صحیح کہ قبل او مده باشد جزو مثل مالک گاسته در حرف حذف میگردد چون منادی یکے ازین هر دو اقسام مذکوره باشد مثل منصور و عثمان بدانکہ از مناکت گاسته اسم اخیر حذف شد و هر گاه مرکب باشد لهذا اگر مصنف و فی جملک یا اهل نیز گفته اوانی بوست ۱۲ شرح ۱۵ قولہ الفضم یگویند اسم مفرد و معرّب بر اسم است از و نیز حذف نه شده و این استعمال قلیل است ۱۲ قولہ یا حارکة الاصلية بنا بر آن کہ مخدوف اور حکم ثابت گردانند پس باقی خواهد ماند آخر کلمه بر حرکتی که پیشتر از ترخیم بوده ۱۲ قولہ هو المتفتح علیہ آه تفتح در مند شدن صلته باللام - صرح پس بجای التفتح علیہ ظاهر تفتح است و شاید که کلمه علی یعنی لام اجل است چنانکہ گفته میشود محمود علی در حمد یا بجهت تعیین معنی بکار و الف و

طلبیدن مظلوم کسی را تا ظلم را از او دفع نماید یعنی منادی جز داده شود بلام استغاثه و آن لایست که بر مستغاث در آید بر یک دلالت برین اواز باین امثال برای طلب مخصوص و این لام مشدود میباشد تا وقت حذف مستغاث مستغاث بمستغاث لایست نشود مثل یا زید بفتح لام در مستغاث

۱۵ قولہ یا زیدان از اسم در تمثیل علم شنی و مجموع معرب بلام چنانکہ مشهور است نیا و در زیر آن آن مخصوص است بغیر منادی و نیز در آله تعریف یک جامع میباشد ۱۵ الف و در اینها برای اعراب نیست بلکه خفض برای تشدید جمع است ۱۵ قولہ و یخفص بلام الاستغاثه استغاثه

لام یعنی الذی و مراد از اسم است و اسم مفعول بمن فعل معمول است ۱۵ قولہ وهو المتفتح علیہ بیا و او یعنی التفتح علیہ وجود او بعد ما پس متفتح علیہ عد ما چیزه که بر عدم او در رندی نموده شود مثل بیت که بر او نه کننده که کند و متفتح علیہ وجود چیزه که بر وجود او وقت نبودن متفتح علیہ عد ما اغلباً در رندی نموده آید مثل مصیبت و حسرت و ویل که بر او نه کننده و شیون دارنده وقت نبودن میت لاق گردد پس برائے هر دو قسم مندوب تعریف شامل شد مثل یا زیداه یا عمره و یا حسرتاه و یا مصیبتاه و دادایاه و زیادت یا در آخر برای درازی آواز ۱۷ شرح جامی ۱۵ وقت بودن قرینه و آن الف است یا آخر مناد ۱۲ درایہ ۱۵

الحمد العجب من فظا عتک مصنف منجبت ابن حاجب نموده وگردانید اور امتناعی بلکه گفت که حکم آه کذا فی المنبتل ۱۲ **قوله** مثل حکم المنادی ای در اعراب و بنا پس گفته میشود و ازید و اعد اللہ واطالعا جبلا ہر گاہ مندوب معروف و معین باشد و آن بجزت این کہ مندوب در اصل منادی است معنی نذر با و عارض شدہ و این و ہر بر طبق ظاہر کلام سیبویہ و صریح کلام جزولی است کہ در حاشیہ سابق مذکور شد اما ہر نذر بہ ابن حاجب این کہ مندوب بسبب تنجیح بر و مخصوص است چنانکہ منادے مخصوص میباشد چون **۳۶** ہر دو در یک امر عام شرکت دارد لهذا لفظ

منادی در مندوب استعمال یافت ۱۲ رضی **عہ** مراد از فعل لغوی است کہ مصدر باشد نہ اصطلاحی ۱۲ در ایہ **عہ** قوله من الزمان وال مکان مراد از زمان ظرفیت کہ صلاحیت آمدن جواب متی داشته باشد و مکان جواب این ۱۲ د **عہ** قوله وکلہا منصوب الخ چنانکہ ناطق در فارسی بجزم آورده قطعہ ظرف زمان بہم محدود دان + قابل نصبند بتقدیری فی لیک مکاتے کہ معین بودہ نیست در و چارہ تحریر فی ۱۲ **عہ** قوله بتقدیری زیرا کہ فی اگر لفظ باشد جز خواهد داد کہ نحو کردن حرف جارہ شایخ نیست قائمہ فرق میان مقدر و محذوف این کہ اگر اثر ادر لفظ باقی باشد مقدر است ورنہ محذوف ادراہ **عہ** قوله و ظرف مکان کذلک ہم - در تفسیر ظرف مکان کہ بہم باشد اختلاف است بعضی گفتند کہ او محذوف است و این وہم ضعیف است زیرا کہ مثل جلست خلفک و اما مک بلا خلاف بنا بر ظرفیت منصوب است و نگہ نیست و بعضی گفتند کہ مکان بہم عبارت است از غیر محصور چنانکہ در ظرف: بلان و ادالی بہین است پس احتراز شد از بنقادیر مستو کہ مثل فرسخ و میل باشد زیرا کہ در انتصاب اینہا بنا بر ظرفیت خلافی نیست کذا فی الرضی ۱۲ **عہ** قوله نحو جلست خلفک آہ مثال بہم یعنی خلف شامل است چہرے را کہ مقابل

بیا او واکما یقال یا زیدہ ووا زیدہ فواختصاصہ بالمندوب یا

مشترکہ بین النداء و المندوب و حکمہ فی اعراب البناء مثل

حکم المنادی فصل المفعول فیہ هو اسم ما وقع فعل

الفاعل فیہ من الزمان و المکان و سبغی ظرفا و ظروف الزمان

علی قسیمین مبہم و هو ما لیکون لہ حل معین کد ہر چیز

محد و هو ما لیکون لہ حل معین کیو لم یلب و شہر و سنت و

کلا منصوب بتقدیری فی تقول صحت دہر او سافرت شہر ای

فی دہر و شہر و ظرف و المکان کذا لک مبہم و هو منصوب

ایضا بتقدیری فی نحو جلست خلفک و اما مک و محدود و هو

سیبویہ و صریح کلام جزولی آن کہ مستفح منادی است و بر وجه تنجیح اختیار کردہ است این را رضی گفته کہ عرب مستفح کہ را گوید یا زیدہ تصور کردند نذر نمودند اورا و همچنین مستفح بر نیز نذر نمودند مثل و ادیلاہ و اثوراہ و باخرنا زید کہ معنی باخرنا مثلا یا حزنی احضری ص ۴

عہ قوله بین النداء الخ ورنہ لفظیا استعمال میشود یا بجزت فہرت یا بسبب اصل بودن او ہر گاہ کہ در نذر استعمال پذیر و قرینہ کالف باشد بلان خواهد بود ۱۲ در ایہ **عہ** قوله مثل حکم المنادی این قول مقصودہ آن است کہ مستفح زعیر منادی باشد و ظاہر کلام

پشت باشد تا انتہائے زمین ۱۲ **عہ** قوله و ہر ما لیکون منصوبا آہ و وجہ منصوب بودن تمامی ظروف زمان و از ظروف مکان ظرف مکان بہم بتقدیری فی این کہ چون ظرف زمان بہم جزو فعل است پس نصب او بلا واسطہ مثل مصدر صحیح خواهد بود و ظرف زمان محدود بسبب شرکت ادر ظرف زمان بودن بر ظرف زمان بہم محمول است و ظرف مکان بہم بعلت این کہ با زمان بہم در وصف ابہام مشترک است باقی ماند ظرف مکان محدود گن کردن از بجزت اختلاف ذات و وصف بر زمان بہم ممکن نیست و با وجود شرکت در ذات بر مکان بہم محمول نہ گشتہ زیرا کہ ظرف مکان بہم خود

در ایہ **عہ** مراد از ظرف مکان است

۱۵ قول لاجلہ۔ یعنی برائے قصد تحصیل او یا بسبب وجود او ۱۲ شرح جامی ۱۵ قولہ المذكور۔ اسے المفعول حقیقۃً او حکماً پس تادیباً در جواب کہے کہ پڑسیدلم ضربت زید اداخل خوابہ بود و اعجبنی التادیب خارج خوابتد زیر کہ فعلی کہ برائے تادیب واقع شدہ ہا مذکور نیست ۱۲ درایہ ۱۵ قولہ ضربت تادیباً آہ ہا ان کہ مفعول بطلت غائیہ فعل یعنی سبب فعل فاعل می باشد فعل گاسہ در خارج ۳۷ سبب مفعول کہ بود چنانکہ در مثال مذکور گاہے نہ چنانکہ در قعدت عن الحرب جینا چہ قعود در خارج سبب جین نیست ۱۲ عبد الرحمن ۱۵ قولہ وقعدت عن الحرب جیناً۔ مثال مفعول راست کہ فعل بسبب بودن اود واقع شدہ سوال بجائے قعدت عن الحرب جیناً اگر جاربتہ شجاعہ گفتہ احسن بودے زیرا کہ مقام منازعت بانفج و اظهار جلالت ست جواب آوردن این مثال مقرون بذکر زجاج مقصود تنبیہ است بر توہین مذہب زجاج باین تقریر کہ شستم از استیفائے نظر در مفعول کہ در حالیکہ کفایت کنندہ ام بظاہر دلیل بسبب جین اود اگر زجاج شجاع بیبود نمی شستم از توفیہ مذکورہ۔ درایہ گویم اتحاد فاعل و مفعول کہ فعل مطلق بہ واقفان زمان عہد و برائے نصب مفعول کہ شرط است و آن درین جا مفعول ۱۲ ۱۵ قولہ عند الزجاج۔ و مذہب زجاج مردود است باین کہ انطلاق این منصوب عرب علیت سے ہمند و بر طریق زجاج مفہوم نے شود ۱۲ درایہ ۱۵ قولہ ہو مصدر راجح یعنی مفعول مطلق ست برائی نوع مغائر لفظ فعل بقریۃ تادیباً و جیناً ۱۲ درایہ ۱۵ قولہ لمصاحبتہ آہ مراد از مصاحبت مشارکت

مَا لِي كُونَ مُنْصَوِّبًا بِتَقْيِيرِي فِي بِلَادِهِمْ مِنْ ذِكْرِي فِيهَا نَحْوُ
 جَلَسْتُ فِي الدَّارِ وَفِي السُّوقِ وَفِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ الْمَفْعُولُ
 لَهُ هُوَ اسْمُ الْأَجَلِ يَقَعُ الْفِعْلُ لِمَذْكَورِ قَبْلِهِ وَيُنْصَبُ
 بِتَقْدِيرِ الْأَمْرِ نَحْوُ ضَرْبْتَهُ تَادِيبًا أَيْ لِلتَّادِيبِ وَقَعْدْتُ عَنِ الْحَرْبِ
 جَبْنًا أَيْ لِلجَبْنِ وَعِنْدَ الرَّجَائِحِ هُوَ مَصْدَرٌ تَقْدِيرُهُ ادْبَتُهُ
 تَادِيبًا وَجَبْنًا فَصَلِّ الْمَفْعُولُ مَعَهُ هُوَ مَا يَذْكَرُ بَعْدَ
 الْوَاوِ بِمَعْنَى مَعَهُ صَاحِبَةُ الْمُعْمُولِ الْفِعْلِ نَحْوُ جَاءَ الْبُرُوقُ الْجَبْتِ
 وَجِئْتُ أَنَا وَزَيْدًا أَيْ مَعَ الْجَبَاتِ وَمَعَزِيدٍ فَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ
 لَفْظًا وَجَازَ الْعَطْفُ بِحُزْنِيهِ أَوْ جِهَانِ النَّصْبِ الرَّفْعُ نَحْوُ
 جِئْتُ أَنَا وَزَيْدًا أَوْ زَيْدٌ وَإِنْ لَمْ يَجْزِ الْعَطْفُ تَعَيَّنَ النَّصْبُ
 نَحْوُ جِئْتُ وَزَيْدًا وَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ مَعْنَى جَازَ الْعَطْفُ
 اے علی ما قبلہ ہا نہ نیست مانع ۱۲
 اے علی ما قبلہ ۱۲

مفعول مع است با معمول فعل در وقت واحد پس زید در سرٹ و زیداً مشارک متکلم ست در سیر در یک وقت یعنی سپر ہر دو معا واقع شد در سرٹ انا و زید بظرف زید در سیر مشارک متکلم ست لیکن ہوں ہر دو سیر در یک وقت لازم نیست۔ کذا فی الرضی ۱۵ قولہ معمول لفعل یعنی آن معمول خواہ فاعل باشد مثل جاء البرد والجبات وخواہ مفعول مثل کفاک و زیداً در ہم ۱۲ درایہ ۱۵ مصدر مضاف سوی معمول و ذکر فاعل متروک ست ۱۲ عہدہ زیر کہ جو از ہر دو ہر اوقات مانع نیست ۱۲

۴۰ حاجتمند میباشد زیرا که بسیاری از افعال بدون مصاحبت و علت میباشد و فعلی از احوال خالی نخواهد بود پس عکس مناسب باشد جواب حال اگر چه از لوازم فعل است لیکن تعلق او بذات فعل نیست بلکه باعتبار اینکه یا هیأت فاعل است یا مفعول به پس فعل باعتبار ذات بجانب او محتاج نیست بخلاف مفعول که مفعول موحده که اینها تعلق بذات فعل دارند چه اول علت فعل است و ثانی مصاحب معمول فعل پس اصل منصوبات باشند ۱۲ در ایه ۷۵ قوله الحال بجهت استلزام ۳۸ حال نصب را در بسبب بودن او قریب تر

سوسه فعل بر تینمیز مقدم شد ۱۲ ۵۵ قوله لفظ اسم نلفظت شامل بود در حاله را که جمله باشد ۵۵ قوله هیأه ۱۰ از تیزتر از شد زیرا که تیز بر بیان ذات فاعل وقت صدور فعل از دلالت بینماید و از صفت منعت نیز زیرا که از ذات منعت را مطلقاً بیان میکنند هیأت یعنی حالت خواه بر حسب تحقیق بود و آن حال متحقق خواهد بود خواه باعتبار تقدیر و فرض و آن حال مقدره باشد مثل فادخلوها خلیلین یعنی سکونت دائمی در بهشت بجای مومنان وقت درآمدن شان در آن مقدره مخصوص است ۱۲ ۷۵ قوله الفاعل الفاعل و مفعول حقیقی باشند خواه محمی پس ایراد نخواهد شد مثل جئت انا و زیداً را کسین و ضربت الضرب شدیداً چه اول بسبب مصاحبت با فاعل فاعل محمی است و ثانی بجهت بودن کلام در معنی احدث الضرب مفعول به حکماً و بجهتین حال از مضاف الیه و تفتیکه مضاف فاعل باشد یا مفعول به و بر تقدیر حذف مضاف و آوردن مضاف الیه بجای آوردن معنی ظله روند مثل بل نبتع و لنتا ابر هیجاً حیفاً و اوجب احدکم ان یا اكل نحو اخیه صبتاً ۱۳ ۷۵ قوله او المفعول به و دلالت حال بر فاعل دیگر سوائی مفعول به درست نیست زیرا که آنها بنسبت مفعول به فیصله

تعین العطف نحو مالک و عمر و ان لو یجز العطف تعین

النصب نحو مالک و زیداً و ماشانک و عمر ان المصنوع

فصل الحال لفظی علی بیان هیأه الفاعل و المفعول

به او کیه و ان نحو جاءنی زیداً و کباً و ضربت زیداً مشدداً و لقیته

عمران را کسین و قد یكون الفاعل معنویاً نحو زید فی الدار

قائماً لان معناه زیداً استقر فی الدار قائماً و کذا المفعول به

نحو هذا زید قائماً فان معناه المشار الیه قائماً هو زید

و العامل فی الحال فعل او معنی فعل و الحال نكرة ایداً

بہت گام معنی ماشانک نفس عمر و میگردد بر سائل از نشان هر دومی پرسد از نشان یکی و نفس دیگری و از آوردن دو مثال تشبیه است بر وجود فعل از حرف استفهام با جار مجرور و از حرف استفهام بهم ۱۲ در ایه ۷۵ قوله فصل بدانچه نحو میان منصوبات را دو قسم ساخته اند اصل و ملح و مقایس پنجگانه اصل هستند و سوائی او ملح سوال فصل نسبت مفعول که در معنوی حال زیاده تر ۴

۷۵ قوله تعین العطف زیرا که بر عمل عامل معنوی بغیر حاجت و تجاوز وجه دیگر محمول نخواهد شد و زنجشری گفته که عطف مختار است متعین نیست ۱۲ در ایه ۷۵ قوله مالک و زیداً الخ وجه عدم جواز عطف درین هر دو مثال این که عطف بر ضمیر مجرور بدون اعاده جار درست نیست اینجا جار بازنیاورد شد سوائی عطف عمر را بر لفظ شان چنانچه شد جواب خلاف مقصود میگشت زیرا که درین

۵۹ قوله او معنی فعل از معنی فعل اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مشبیه و فعل لتفصیل و مصدر و ظرف جار مجرور و اسامی افعال و چیزه که از معنی فعل مستنبط شود مثل حرف ندا و حرف تشبیه و اسامی اشارات و حرف تمیزی و حرف ترجیحی و تشبیه غیره مراد است ۱۲ در ایه ۷۵ قوله و الحال نكرة ایداً یعنی صوراً باشد خواه معنی اول مثل اخذت المال کلاً اگر چه باعتبار معنی اخذت کل المال است و ثانی مثل ارسلها العراک مررت به و هه و طلبتہ جهدک و کلمه فاه له فی اے معترکه و منفرداً و مجتهداً و مشافهاً ۱۲ ۷۵ و بجانب ترجیح نصب سوائی مصنف بکنان رفته اند ۱۲

م قولاً فان كان ذوالحال نكرة - اى نكرة محضه زير که اگر نکره محضه نباشد بلکه مخصوص بوصف يا اضافت يا نهى يا لغى يا استفهام باشد تقديم واجب نبود مثل مررت برجل عالم قائماً ومررت بغلام رجل قائماً شصت الاثر کين احد الى الاحجام يوم الوغاهم و فاجارنى رجل را کتبا دهل اتاک فقير سالماً ۱۲ درايه ۳۵
 قولہ تقديم الحال - اسے المفرد زير که ہر گاہ حال جملہ باشد تقديم واجب نبود مثل جارى رجل و على كتفه سيف ۱۲ درايه ۳۵
 قولہ و قد تكون الحال الخ زير که حال حکم است و احکام مفرد و جملہ سردى آيد ۳۵
 قولہ جملہ خبرية زير که الشائيه ۳۵

چنانکہ صله و صفت نے آيد حال ہم نے آيد ۱۲ درايه ۳۵ قولہ نحو جارى زيد آہ مصنف دو مثال آورده اى آگاہى برين کہ جملہ کہ حال واقع ميشود اسميه و فطيه ہر دو بود و از او دن داد و مثال اول نہ در ثانی تنبيه است برين کہ جملہ اسميه ہر گاہ حال آيد و لازم بود ۱۲ اش ۳۵
 قولہ انہ - ازین قول اشارہ است بجانب این کہ ہر يك از تنبيه اشارہ در معنی فعليه مستقل است ۱۲ اش ۳۵
 قولہ و قد ي حذف العا لہ چون جواز حذف ہر سہ قسم عامل حال کہ فعل مشابه فعل و معنی او باشد مقصود مصنف است لهذا قد ي حذف الفعل محفت کہ از و تخصیص حذف فعل و مشابه فعل مفہوم ميشود و الہال طالعاً ای ہذا الہال طالعاً مثال حذف عامل حال کہ معنی فعل است ۱۲ اش ۳۵ قولہ قرينه یعنی وقت موجود بودن قرينه خواہ حالہ باشد خواہ مقالیہ مثال اول در کتابہ مثال ثانی کہ مریہ بحسب الانسان ان کن مجتمعا عظامہ بلى قادرین ای تجعلا قادرین ۱۲ شرح الہ قولہ التمييز و تبيين و تفسير و ميز بکسر تحتانیہ نیز نام دارد و در تميز چون اصل نصب است اگر چه گاہ بجز و ہمی آيد از منصوبات شمرده شد ۱۲ درايه ۳۵ قولہ ہونکرہ - تمييز معرفہ تبييناً و این مذہب بصریہ است زير کہ مقصود از تمييز کہ رفع ابہام باشد از نکرہ حاصل است و ہمان اصل است کہ مثل محکوم عليه است پس اصل این است کہ مثل مبتدا معرفہ باشد ۱۲ درايه ۳۵ غالباً با ظرف
 ۴ جملہ خبر از ذوالحال از روی معنی ۱۲ اش ۳۵ غانما صفت سالماً و یا مال بعد حال ای ائمت سالماً غانما ۱۲ اش ۳۵ چيزے باشد از نکرہ حاصل است و ہمان اصل است لهذا اگر معرفہ بود تعريف ضائع خواهد بود و کوفيه تعريف جائز دارند و بصيرہ سيفہ نفسہ را کہ کوفيه با و تمسک کردہ اند بر نزع حافظ صل میکنند کذا فی الہل ۱۲ اش ۳۵ قولہ ما فيه ابہام اسے ابہام مستقر یعنی ابہام ثابت و واضح در معنی موضوع لہذا این جہت کہ موضوع لہ است اکنون احتراز شد از جاریہ کہ در مثل رأيت عيداً جاریہ واقع است زير کہ او نکرہ و واضح ابہام است کہ بسبب استعمال باعتبار تعدد موضوع لہ پیدا شدہ نہ ابہام را کہ در موضوع لہ ثابت و واضح است ۱۲ اش ۳۵ بچت بودن م

وذو الحال معرفۃ غالباً كما رأيت في امثلة المذكورة فان

كان ذو الحال نكرة يجب تقديم الحال عليه نحو جاءني ركب

رجل لئلا تلتبس بالصفة في حالة النصب مثل قول

رأيت رجلاً راكباً وقد تكون الحال جملة خبرية نحو جاءني

زيد غلاماً راكباً او ركب غلاماً و مثال ما كان عامله بامعنى

الفعل نحو هذا زيد قائماً معناه انبأ واشير وقد يحذف العامل

لقيام قرينة كما تقول للسافر سالماً غانماً اي ترجع سالماً

غانماً فصل التمييز هو نكرة تنذر بعد مقدار من عدد

او كبل او وزن او مساحة او غير ذلك مما فيه ابهام ترفع

ذلك لابهام نحو عندي عشرين رهما و قفيضان براو

له قولہ معرفتہ - زير کہ ذوالحال از روی معنی محکوم عليه است پس اصل این است کہ مثل مبتدا معرفہ باشد غالباً با ظرف

است ای تعريف ذوالحال في غالب الاستعمالات یا صفت مصدر یا زمان محذوف است ای تعريف ذوالحال معرفتہ غالباً او زماناً غالباً ۱۲ درايه ۳۵

له قوله هلذا فاقتم باعتبار جنس مبهم تام بتدوين ست ۱۲ ۵۲ قوله وفيه
جر اکثر است نسبت نصب زیرا که در خفض بسبب سقوط تدوین از جهت

الخفض اکثر یعنی در تمیز از غیر مقدار
تفاوت با وجود حصول مقصود مثل

۳۰

منوان سمناء و جریبان قطناً و علی التمه مثلها زیداً و قد
یكون عن غیر مقدار نحو هذا خاتم حیدل و سوار ذهباً
وفیه الخفض اکثر و قد یقع بعد الجملة لرفع الیهام عن
نسیبها نحو طاب زید نفساً و علماً أو اباً فصل المستثنی لفظ
یزید بعد الا و احوالها یعلن ان ینسب الیه انسب الما قبلها
وهو علی قسمین متصل و هو ما خرج عن متعاً دیا و احوالها
نحو جاءنی لقوم الازید و منقطع و هو المذکور بعد الا و
احوالها یخرج عن متعل لعل دخول فی المستثنی من نحو
جاءنی لقوم الاحمال و اعلم ان اعل بالمستثنی علی بعقبتها
فان کان متصلاً وقع بعد لانی کلام موجباً و منقطعاً
کما مر و مقدماً علی المستثنی من نحو جاءنی الازیداً

سابق خفت حاصل میشود خصوصاً
در غیر مقدار که ابهامش مثل
مقدار نیست و این وقت است
که اسم غیر مقدار بحیث صناعت
متغیر شده باشد اما وقتی که اسم
او بسبب صناعت متغیر نگردد
مثل قطعه ذیبت و قلیل فضة
که در آن بجز خفض جایز نیست کذا
فی المنہل ۱۲ ۵۵ قوله اخواتها
اے اشباه الامثل خلا و لیس و
لا یكون و غیر ویسوی و غیر ذلک
۱۲ ۵۴ قوله متصل چون متصل
اصل است بر منقطع مقدم شد ۱۲ ۵۵
قوله عن متعدد بیان طریق که مستثنی
قرینه باشد که سائر متعدد در نیست
۱۲ ۵۶ قوله فی المستثنی منه - خواه
مستثنی از جنس مستثنی منه باشد
مثل جاءنی القوم الازیداً وقتیکه مراد
از قوم جماعت خالی از زید باشد و
خواه از جنس او نباشد مثل جاءنی
الح ۱۳ درایه ۵۵ قوله متصلاً چون
اعراب قسم اول شن گویند باشد در
تفصیل هر یک بقول متصلاً از شروع
شود ۱۳ درایه ۵۵ قوله بعد الا -
لابعد اخواتها مثل غیر و غیر ذلک
فان یكون بعده مخفوضاً لا منصوباً
کسی سببی ۱۲ ۵۶ قوله کلام موجب
درین جامد از کلام موجب کلام
تمام است پس مثل قرنی الایوم
کذا بصیغته مجهول در فتح یوم داخل
نه خواهد شد زیرا که مثال مذکور اگر چه کلام موجب اصطلاحاً نیست یعنی در لغوی و نهی و استغیاب نیست مگر غیر تمام است ۱۲ ۵۷ قوله
او منقطع - در کلام موجب اصطلاحاً باشد یا در غیر او ۱۲ ۵۸ پس زید از متعاً که قوم باشد خارج کرده شد ۱۳ درایه ۴۴

۱۲ ۵۵ قوله متصلاً چون متصلاً از جنس مستثنی منه باشد مثل جاءنی القوم الازیداً وقتیکه مراد از قوم جماعت خالی از زید باشد و خواه از جنس او نباشد مثل جاءنی الح ۱۳ درایه ۵۵ قوله متصلاً چون اعراب قسم اول شن گویند باشد در تفصیل هر یک بقول متصلاً از شروع شود ۱۳ درایه ۵۵ قوله بعد الا - لابعاد اخواتها مثل غیر و غیر ذلک فان یكون بعده مخفوضاً لا منصوباً کسی سببی ۱۲ ۵۶ قوله کلام موجب درین جامد از کلام موجب کلام تمام است پس مثل قرنی الایوم کذا بصیغته مجهول در فتح یوم داخل نه خواهد شد زیرا که مثال مذکور اگر چه کلام موجب اصطلاحاً نیست یعنی در لغوی و نهی و استغیاب نیست مگر غیر تمام است ۱۲ ۵۷ قوله او منقطع - در کلام موجب اصطلاحاً باشد یا در غیر او ۱۲ ۵۸ پس زید از متعاً که قوم باشد خارج کرده شد ۱۳ درایه ۴۴

م تقدیر بخود جا القوم خلا بعضهم زید اوعدا بعضهم زید اکره خلا باعتبار اصل خود لازم است و متعدی نمیشود مگر در استثنا و نزد بعضی هر دو حرف جرست
 که مستثنی را جز میدهد ۱۲ شرح یوسفیه ۵۳ قولا کان منصوباً اے جمع اقسام مذکورہ و جو بمنصوب خواهند شد نصب سے اول بجهت این که با مفعول
 در فضلہ بودن مشابہت دارند و نصب مستثنی بعد
 و نصب دخول ما خلا و ما عدا العاطفین مادر ۲۱ دو مصدر یہ است و دخول ماجز فعل نباشد پس هلا و عدا فعل باشند و فاعل خبر و مضمون
 مستثنی مفعول بہ و ہر دو در کلام بنا بر

ظرفیت در کل نصب باشند پس معنی جاتی
 القوم ما خلا زید اوعدا اے عمر آ وقت ظاہر ہم
 ای خا و مجہد ہم من زید و وقت مجاز و تہم
 ای مجاز و مجہد ہم عن عمر و لیکن نصب
 پس لیس و لایکون زیرا کہ ہر دو از افعال
 ناقصہ ہوا صب خبر ہستند پس ما بعد
 اینہا منصوب بنا خبر بودن خواهد بود
 اسم اینہا در باب استثنا ہمیشہ مضمون خواہند
 بدان کہ این افعال در مستثنی متصل
 خیر مفرغ مستعمل میشوند و متصرف نمی
 باشند زیرا کہ قائم مقام لامی آیند و آن
 متصرف نیست ۱۲ یوسفیہ در باب ۵۳
 قولا و المستثنی امنہ مذکور الخ برائے جو ازید
 دیگر شرط است کہ مصنف ذکر نفرمودہ
 یکے بودن مستثنی متصل بالا دوم مقدم
 نبودن بر مستثنی منہ سوم نہ آوردن کلام در
 جواب کلامیکہ استثنا را متضمن است
 مثل ما قام القوم الا زید اوعدا جواب کسے کہ گوید
 اقام القوم الا زید اے زیرا کہ درین جا بقصد
 مطابقت میان ہر دو کلام نصب بہتر
 است چہ از مستثنی امر تراخی نباشد مثل
 ما جاتی احدین کنت جالساً الا زید اولیہ
 ۵۳ قولا مفرغاً و خبر تسمیہ مفرغ ای نکل
 برائے مستثنی عامل را از مستثنی منہ
 فراغت دادہ شد پس مراد از مفرغ مفرغ
 لک است چنانکہ از مشترک مشترک فیہ
 ۱۲ شرح ۵۳ قولا سوے یکسہین
 و ضم آن بالقصر و بفتح سین کسر آن
 بالمد ۱۲ ۵۳ قولا و حاشا عند لا اکثر

او کان بعد خلا و عدا عند اکثر او بعد ما خلا و ما عدا اولیس

لا یكون نحو جاءني القوم خلا زيدا الخ كان منصوباً وان كان

بعدا لا في كانه غير موجب وهو كل كانه يكون في نفي ونهي

واستفهام والمستثنى من حد كونه في قوله الوجهان النصب

والبديل عما قبله بان نحو ما جاءني احد الا زيدا والزيد وان كان

مفرغاً بان يكون بعد الا في كانه غير موجب والمستثنى منه

غير من كور كان اعراباً بحسب العواويل تقول ما جاءني الزيد

وما ريت الا زيدا وما صرت الا زيدا وان كان بعد غير وسو

وسواء و حاشا عند اكثر كان مجروراً نحو جاءني القوم غير زيد

وسوى زيد وسواء زيد و حاشا زيد واعلم ان اعراب غير

۵۳ قولا وکان باز آوردن لفظا کان اشارتست	و خلا و غیرہ مختلف فیہ ۱۲ ۵۳ قولا عند اکثر زیرا کہ
بان کہ سابق کہ الا مذکور شد اتفاقاً حرف استثناست	ہر دو فعل ماضی اند و فاعل مضمون ہر دو مفعول

کان مجروراً یعنی مجرور خواهد بود باضافت یا بحرف جر زیرا کہ حاشا نزد اکثر نجات حرف جرست و مبردا حاشا اجازت نصب دادہ بنا برین کہ او
 فعل متعدی است و فاعل او ضم و معنی آن براءۃ استثنی عما نسب الے المستثنی امنہ مثل ضرب القوم عمر ا حاشا زید ای براءۃ اللہ تعالی عن
 ضرب القوم و ازین جا است آنچه مدعاے ما ثورہ آمدہ است اللہم اغفر لی و لی من سمع دعائی حاشا الشیطان ۱۲ یوسفیہ در باب ۵۳ قولا کان مجروراً زیرا کہ
 اینہا اسما مضاف سوئے ما بعد خود ہستند پس ما بعد اینہا مجرور خواهد بود پس حاشا بسبب اینکه در استعمال حرف جرست و فعل نیست ۱۲ در باب

مهم بودن غیر اعراب مستثنی اینک بر گاه مستثنی بجهت مضاف الی اولاد از غیر مجرور شد اعراب مستثنی بجانب غیر انتقال نمود و با وجود بودن غیر یعنی حرف صبی
 نه شد زیرا که مانع بنا که اضافت باشد موجود است ۱۲ درایه مع زیادة له قول لفظه غیر موضوعه للصفة لا الاستثناء زیرا که غیر یعنی مضاف مستثنی
 واستعمال اوجی مضافاً در ذات باشد مثل مررت بر جبل غیر زید و فرمود اللہ تعالیٰ بواجب غیر ذمی زکره و یا در صفات مثل دخلت بوم
 غیر الوجه المذی دخلت به ۱۳ درایه مع له قول وقد تستعمل الاستثناء بسبب جعل غیر ۲۲ بر الا بر خلاف اصل دآن بجهت اشتراک

هر دو در مضاف بودن مابعد برای ما قبل
 و غیر بر گاه برای وصف باشد مستثنی
 داخل مستثنی منزه بود مثل جاءنی القوم
 غیر اصحابک بالرفع برین تقدیر اصحاب
 من جمله قوم نیست و چینیکه برای استثنا
 بود مستثنی داخل مستثنی منزه باشد برین
 تقدیر لفظ اصحاب در مثل مذکور منصوب
 و من جمله قوم بود و ازین جاست قول
 عرب که گویند لفلان علی در هم غیر اونی
 برفع مراد از آن در هم تام باشد زیرا که
 مراد تقدیر در هم لا ادانی خواهد بود و در
 در هم ناقص مقصود بود زیرا که تقدیرش
 در هم لا ادانی باشد ۱۴ و سفیه و درایه
 له قول موضوعه للاستثناء لا للصفة
 زیرا که لا حرف مستهل در حرف اینک
 صفت نباشد ۱۵ و ه قول وقد تستعمل
 للصفة زیرا که معنی استثناء و صفت هر دو
 متقارب یکدیگر هستند پس استعمال که
 بجائے دیگر جائز شد لیکن استعمال الا
 در صفت وقت تعذر استثناء باشد
 لمانی قول تعالیٰ ال ۱۲ درایه له قول
 کان الخ یعنی آن که سوائے خداے
 یگانه که پیدا کنند آسمانها و زمین
 اگر بر ابرام اینها معبودان دیگر بودند
 بسبب تامل و مزاحمت یکدیگر که
 را این هر دو برین نظام نمادے چنانکه
 اصول مقرر است ۱۳ درایه مع له قول ای
 غیر المستثنی وجه استعمال الا در صفت اینک بر
 مذہب محققین استثناء از جمع منکو جائز
 نیست زیرا که در آن عموم بآن درجه
 نیست که در آن مستثنی داخل گردد ۱۴ درایه مع

کاعراب المستثنی بالاقول جاءنی القوم غیر زید غیر حمار

و ارجاءنی غیر زید القوم و ارجاءنی حد غیر زید غیر زید

و ارجاءنی غیر زید و ما رأیت غیر زید و ما مررت بغير زید و

اعلم ان لفظه غیر موضوعه للصفة قد تستعمل للاستثناء

كما ان لفظه الاموضوعه للاستثناء وقد تستعمل

للصفة كما في قوله تعالى لو كان فيهما الهة الا الله

لفسد تاي غير الله وكذلك قولك لا اله الا الله

فصل خبر كان واخواتها هو المسند بعد دخولها نحو

كان زيد قائما وحكما كذا خبر المبتدأ الا انه يجوز

تقديمه على اسمها مع كون معرفته بخلاف خبر المبتدأ

له قول كاعراب المستثنى بالاعني اعراب غير مثل
 اعراب مستثنى بالا سيما شد بحسب تفصيل مذکور دآن
 و جوب نصب غیر در مستثنی متصل از کلام موجب

۱۵ قول و كذلك الخ یعنی چنانکه در کرمیر سابقه استعمال الا در صفت است همچنین در کلمه طیب نیز و همیشه
 این که هر دو قسم استثناء درین کلمه متعذر است متصل بسبب این که از اذ الحق مراد باشد تا که اللہ در آن داخل بود پس از آن استثناء کرده انفعین
 صورت تعدد لازم آید و توحید حاصل نشود و منقطع بطلت این که ازاله آیه باطله مراد باشد پس از نفی باطله نفی محقه لازم نیاید و توحید مطلوب از
 دست رود ۱۴ درایه مع له قول بعد و داینها برائے عمل بر چیزے که دارد شده اند بر ۱۲ مع له کان واخواتها ۱۳

و مستثنی منقطع و مقدم و جواز نصب غیر و بدل در
 کلام غیر موجب تام و اعراب غیر بحسب عوایل در مستثنی
 مفرغ و مثال هر یک در متن مذکور است و وجه م

و مستثنی منقطع و مقدم و جواز نصب غیر و بدل در
 کلام غیر موجب تام و اعراب غیر بحسب عوایل در مستثنی
 مفرغ و مثال هر یک در متن مذکور است و وجه م

هر بودن او شرط مثل ان كان فصيصاً قد من دُبُر ۱۲ درایه ۱۲ قوله المنصوب بلا التي آه - فرق میان لائے نفی جنس و لا بعنی لیس این که اول برائے نفی ماهیت باشد و ثانی برائے نفی فرد از ماهیت مثلاً هر گاه کوئی لاریل فی الدار بلا لائے نفی جنس معنی آن نیست جنس مرد در خانه و این قول هنگام نبودن یک مرد یا دو مرد و یا سه مرد و یا زیاد از آن در خانه صحیح خواهد بود بخلاف لاریل فی الدار بلا معنی لیس زیرا که معنی آن نیست یکم در خانه درین هنگام ۲۳

Website: NewMadarsa.blogspot.com

چون از تعریف منصوب بلا فاعل شدد
فوائد قیود مذکور در تعریف شروع نمود
گفت فان کان بعد الا ۱۲ درایه ۱۲
قوله یعنی علی الفتح - ای فی المفرد علی الیاء
فی المشتی و علی الواو فی الجمع نحو الاغلاص
لک لا مسلمین لک ۱۲ هه قوله فی مثل
لا حول آه یعنی در ترکیبه که المکرر باشد
بسیل عطف ما بعد هر دو ذکره بغیر فصل
بود در آن بیخ وجه باعتبار لفظ جائز است
و تقدیرش لا حول لنا عن المعاصی الا
بعضه الله و لا قوة لنا علی الطاعة الا
بعضه الله و فقیه و معنی آن نیست
بگشتن از گناه ما را و نیست توانائی ما را بر
بندگی مگر بنگاهداشتن خدا و توفیق او
۱۲ هه قوله فجماعاً آه یعنی اول فتح هر دو
بنابر آن که در هر دو جایز برای نفی جنس باشد
دلاوة معطوف بر لا حول بعطف مفرد
مفرد خبر هر دو محذوف ای لا حول لا قوة
موجودان الا بالله ۱۲ شرح یوسفیه ۱۲
قوله فجماعاً ای الثانی زعمادرن صورت
حول مبتدا و قوة عطف بر اول و تیس عطف
جمله بر جمله هالته خبر و بسبب استغناء از
خبر جمله ثانیه خبر جمله اولی محذوف است یا
عطف مفرد بر مفرد و خبر هر دو محذوف ای
موجودان و برین هر دو تقدیر را عامل نخواهد
بود ۱۲ هه قوله فتح الاول و نصب الثانی
اسے الثالث فتح الاول آه زیرا که لائے
اول برائی نفی جنس و ثانی زائده برائی
تاکید نفی و ثانی معطوف بر اول پس
ثانی منصوب گردید بسبب محمول بودن
ثانی بر لفظ اول بحسب مشابیهت حرکت ثانی حرکت اعراب را و جائز است برائی هر دو یک خبر مقدر نموده شود و نیز برائی هر یک خبر جدا گانه ۱۲ هه قوله
فتح الاول آه ای الرابع فتح الاول آه زیرا که لای اول برائی نفی جنس ثانی زائده است و ثانی معطوف است بر اول
عطف مفرد بر مفرد برائی هر دو یک خبر مقدر خواهد بود ۱۲ هه قوله فتح الاول - ای الخامس فتح آه
زیرا که لای اولی معنی لیس و آن ضعیف است هر عمل لامعنی لیس ثانی برائی نفی جنس جائز است بر اول بنا بر الفاعل عمل

هو كان القائم زيد فصل سوان واخواتها هو المسند
لے عاشر ۱۲

الی بعد دخولها نحو ان زيدا قائم فصل المنصوب الی
لے عاشر ۱۲

لنفي الجنس هو المسند اليه بعد دخولها ياء نكرة مضافه
لے عاشر ۱۲

نحو انما فرج في الدار ومثابها نحو لا عشر بنها
لے عاشر ۱۲

في الكيس فان كان بعد نكرة مفردة تنبذ على الفتح نحو
ای صفات و مشابیهت صاف نباشد ۱۲

رجل في الدار ان كان معرفة او نكرة مفصولة بين
لے عاشر ۱۲

كان مرفوعاً و يجب تكرير اسم اخر تقول ان زيد في الدار
مثال بحیر الا با معرفه ۱۲

لا عمر و اقيها رجل و لا امرأة و يجوز في مثل ل حول و لا قوة
مثال بحیر الا با نكرة مفصولة ۱۲

الاب لله خمسة اوجه فتحها و رفعها و فتح الاول و نصب الثاني
لے عاشر ۱۲

فتح الاول و رفع الثاني و فتح الاول و فتح الثاني و نصب اسم
لے عاشر ۱۲

السكري اول برائی اسمیت باشد و ثانی برائی خبریت بدانکه خبر کمال فعل ماضی بود که کان خود بر آن دلالت میکند مگر وقت بودن قد مثل کان قد قد یا وقت ۲	در هر دو برای اعراب لفظی باشد مثل کان هذا زید و هر گاه در هر دو اعراب تقدیری باشد مثل کان است احسبلی
---	--

مثلاً بحیر الا بنابر توجیه اول تعیین است بعطف جمله بر جمله ای لا حول الا بالله و بنا بر توجیه ثانی احتمال دارد که از قبیل عطف مفرد بر مفرد
فعلی بر لفظ اول بحسب مشابیهت حرکت ثانی حرکت اعراب را و جائز است برائی هر دو یک خبر مقدر نموده شود و نیز برائی هر یک خبر جدا گانه ۱۲ هه قوله
فتح الاول آه ای الرابع فتح الاول آه زیرا که لای اول برائی نفی جنس ثانی زائده است و ثانی معطوف است بر اول
عطف مفرد بر مفرد برائی هر دو یک خبر مقدر خواهد بود ۱۲ هه قوله فتح الاول - ای الخامس فتح آه
زیرا که لای اولی معنی لیس و آن ضعیف است هر عمل لامعنی لیس ثانی برائی نفی جنس جائز است بر اول بنا بر الفاعل عمل

له قول نحو لا عليك - وقرینه درین جا آمدن لای حرف ست و این کلام گفته میشود برای تسلی کسی که از چیز ترسناک باشد ۱۲ درایه ۱۲ قول او
تقدم که اول تقدم مایس بظرف علی الاسم المتقدم علی الخبر نحو ما عمر ازید ضابط بخلاف ما اذا کان ظرفاً نحو قولهم فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ حَاجِزِينَ ۱۲ درایه شرح
بهیة النوح ۱۲ قولان الخ نزدیکه به این است نزد کوفی یافیه برای تاکید نفی و دره نفی بر نفی اثبات میشود ۱۲ درایه ۱۲ قول بطل العمل ای باطل شو علی
در صورت اول بجهت بطلان مشابہت مایس بسبب انتفاض نفی بالا و در ثانی بسبب ضعف هر دو عامل پس در حالت تصرف فعل نه

خواهند کرد و در ثالث بجهت آمدن فصل میان ما و ممول او و ضعف او در عمل ۱۲
یوسفیه و درایه ۱۲ قول نیز ای بودی خبر مستند بعد در آمدن ما و لا ۱۲ قول
مبہف آه و او بعضی رب مہترف یا ربک میان و سکر ای جلد و جلاک بہندی
مخبر تینا انتساب امر از انتساب نسبتی اشتن نقل گفتن محبت اسم فاعل انما صاحب
اول دوست اشتن و برگزیدن و حرام ناشاست و نار و معنی بریت اینکہ بعضی
از باریک میان و جلاک مانند شاخ کہ عبارت از محبوب است گفتیم برای او نسبت
بزه یعنی میان کن نژاد خود را جواب اول کہ نزد من کشتن عاشق ناشاست و نار و
نباشد یعنی از معشوقم کہ ایشان روادارند قتل عاشق را و ضمناً نژاد خود را بیان کرد
کہ از بنی تمیم ہستم چه حرام را کہ مستند مایس است بر فرخ خواند اول ما در ان ثابت است
- یوسفیہ و بعضی افا فصل گفته اند کہ انتساب را بمعنی میل و رجوع محل کنند پس معنی نیست
رجوع کن سوئی من برای وصال و از فراق ہر اکس زیرا کہ قتل نفس ناحق
حرام است جواب ادما قتل المحب المربوبی اگر در محبت کشتہ خواهی شد بر من گناہی
نیست چه کہ بسیار سے از دوستان در محبت کشتہ میشود و درایه ۱۲ این شعر در محبت
کامل مضمون مقطوع است اگر کشتن متعلق مستغفلن متعلق مستغفلن متعلق مستغفلن
فعلاتن انتساب بوقف و حرام مایس ضمه و مایس بظرف صحیح موافق القوا عد
العروض و مطابقتا المار و اہ بعض الثقات عن استاذہ المولوی اہدالین البگرامی رحمہ اللہ ۱۲ قول الاسماء المجرۃ - ای الاصلیۃ پس ایراد سے
نہ خواهد شد کف بالشر و بسببک ہم و ما جاتی من احد بانیکلانیہا ہم و دستند و سوئی الیثان چیزے بواسطہ حرف جر مضموب نیست زیرا کہ اینہا ملحق
بججرات ہستند و کلام ہم و مجرورات اصلیت ۱۲ در ۱۲ قول جار مجرور و زیدی از حی نقل کردہ کہ سببویہ مجرور حرف جر لفظا راضف الیہ نام
نہا و آن خلاف اصطلاح مشہور است زیرا کہ الامضاف الیہ مجرور ہر کہ مراد ہا شد لیکن از روی لغت در دست است زیرا کہ بسوی مجرور بواسطہ

لا لقربینہ نحو لا علیک ای لابس علیک فصل خبر ما و
لام یعنی عمد ۱۲

لا المشبہتین بلبیس هو المسند بعد دخولہما نحو ما زید قائمًا
لا یعنی ماضی ۱۲

والرجل حاضرًا و ان وقع الخبر بعد النحو ما زیدًا الاقام اوتقدم
ولا یعنی ماضی متکلم ۱۲

الخبر علی الاسم نحو ما قائم زیدًا و زیدًا ان بعد ما نحو ما ان زید
ولا یعنی ماضی متکلم ۱۲

قائم بطل العمل کہما ریت فی الامتلاء و هذا لفقہ اهل الجاز ما
جزا ۱۲ ای غ ۱۲

بنو تمیم فایعملونہما اصلاً قال الشاعر عن لسان بنی تمیم
بمعنی انما جازمہ و بمعنی اللغۃ ۱۲

شعر فمہفف کالفصین قلت لہ انتسب و فاجاب ما
بمعنی زہیم ۱۲ درایہ

قتل المحب حرام و برفع حرام المقصد الثالث فی المجرورات
۱۲

الاسماء المجرورة ہی المضاف لہ فقط و هو کل اسم نسب الی
لے الاصلیۃ ۱۲

شیء بواسطہ حرف الجر لفظا نحو مررت بزید و یعبر عن هذا
ای موقوفاً ۱۲

الذکیب فی الاصطلاح بانہ جار مجرور و تقدیر الخو غلام
ای فی اصطلاح النحاة انما انتہا انتہا کر انما انتہا علی شیء ۱۲

العروض و مطابقتا المار و اہ بعض الثقات عن استاذہ المولوی اہدالین البگرامی رحمہ اللہ ۱۲ قول الاسماء المجرۃ - ای الاصلیۃ پس ایراد سے
نہ خواهد شد کف بالشر و بسببک ہم و ما جاتی من احد بانیکلانیہا ہم و دستند و سوئی الیثان چیزے بواسطہ حرف جر مضموب نیست زیرا کہ اینہا ملحق
بججرات ہستند و کلام ہم و مجرورات اصلیت ۱۲ در ۱۲ قول جار مجرور و زیدی از حی نقل کردہ کہ سببویہ مجرور حرف جر لفظا راضف الیہ نام
نہا و آن خلاف اصطلاح مشہور است زیرا کہ الامضاف الیہ مجرور ہر کہ مراد ہا شد لیکن از روی لغت در دست است زیرا کہ بسوی مجرور بواسطہ

زید تقدیر غلام زید و یعبّر عنه فی اصطلاح بانضمام

و مضاف الیه یجب تجرید المضاف عن التثوین او ما یقوم

مقام و هو نون التثنية و الجمع نحو جاءنی غلام زید و غلاما

زید مسلم و مصر و اعلوان الاضافة علی قسمین معنویة

ولفظیة اما المعنویة فمئی ان یکون المضاف غیر صفة

مضافة الی معمولها و هی اما بمعنی الای نحو غلام زید و

بمعنی من نحو خاتم فضة او بمعنی فی نحو صولة اللیل و

فائدة هذه الاضافة تعریف المضاف ان اضيف الی معرفة

کما مر او تخصیص ان اضيف الی نكرة کذا مر رجل اما

اللفظیة فمئی ان یکون المضاف صفة مضافة الی معمولها

و هی فی تقدیر الانفصال نحو ضارب زید و حسن الوجوه

له قوله تجرید المضاف - تجرید حقیقتہ باشد یا حکما مثل احسن الوجوه زیرا کہ ضمیر مضاف الیه فاعل کہ قائم مقام تنوین است بسبب اضافت مخدوک
شد ۱۲ درایه ۱۲ قوله عن التثوین - تنوین لفظا باشد یا تقدیرا مثل حواج بیت التثوین تنوین حواج تقدیری است ۱۲ درایه ۱۲ قوله و علم الخ چون
از تعریف مضاف الیه دو قسم بودن اضافت معلوم شد یکی آن کہ در حرف جر مطلقا باشد دوم آن کہ در حرف جر مقدر بود و بحث قسم اول دلیل بود
و قسم ثانی کثیر لئلا بیان قسم اول را موقوف ببحث ۳۵ حرف داشت بیان قسم ثانی را شروع نمود ۱۲ درایه ۱۲ قوله علم کلمه است که وقت بیان قاف
جدید براتی تمبیه مخاطب گفته میشود ۱۲ درایه ۱۲ قوله
معنویة نسبت بمنه زیرا کہ این اضافت معنوی
تعریف یا تخصیص باشد مضاف فاعل است
میتواند و حقیقت نیز نام دارد و در همین جهت بر
لفظیة مقدم آورد که آن غیر حقیقیة است
۱۳ قوله فمئی ان یکون المضاف آه
و شرط او تکثیر مضاف است هر گاه معرف
باشد پس اگر معرف باللام بود لام مخدوم
میشود و اگر علم باشد نکره میکنند باین طریق
که مضاف یک مجموعه آن کسان است
که باین نام نامیده شده اند و تکثیر مضاف
این که معرف اگر بجانب جمعه مضاف شود
طلب است که تخصیص باشد یا حذف حصول
اعلی که تعریف است لازم آید اگر بجانب
معرفة مضاف بود تحصیل حاصل لازم آید
و اضافت ضایع شود چرا که بیکی از تعریف
و تخصیص را مفید نیست ۱۲ قوله غیر
مضافة الی معمولها اشاره است باین
که مضاف یا صفت نباشد بلکه اسم جاد
باشد مثل غلام زید یا صفت باشد لیکن
مضاف سوئی غیر معمول خبر باشد مثل کریم بلبل
بلد معمول کریم نیست زیرا که کریم البلد
گفتن درست نیست بل کریم منی البلد
گفته میشود ۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای
آه حال آنکه مضاف الیه یا مابان مضاف
است یا نه بر تقدیر اول اگر مضاف مضاف
طرف است اضافت بمعنی فی باشد و نه بمعنی
لام و بر تقدیر ثانی یا سادی مضاف است
مثل لیث اسدی یا اعم مطلق مثل احد الیوم
که یوم شامل است ایام را که غیر یوم احد
م کراه باشد و این آلات اضافت بر نهادن لام منصرف است آه که مضاف بمثلت یا مفارقت یا مشابهت یا مضاف الیه شهرت است
است برین هر دو تقدیر اضافت کثرت است و یا خاص مطلق است مثل یوم الاحد که مراد از احد الیوم الاحد است و علم الفقر و شهر الاراک درین هنگام نیز این
اضافت بمعنی لام باشد و یا خاص من وجه برین تقدیر که مضاف الیه اصل بر این مضاف است اضافت بمعنی من باشد و رتبه نیز بمعنی لام بود پس اضافت قائم
بجانب فخر بیانیه و اضافت فخر سبحان قائم بمعنی لام چنانکه گفته میشود فخره فانک نیز من فخره فانک شایع است فیما لم یکن المضاف الیه من جنس
المضاف لا ظرف ۱۲ قوله تعریف المضاف آنکه مضاف الیه که مضاف است و درین مطلق مثل غیر و سوئی اگر چه بجانب معرف مضاف باضاف معنوی شونند

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

۱۲ درایه ۱۲ قوله با بعضی الای

له قوله في اللفظ - اشارة بتعميم تخفيف است اي تخفيف در لفظ متكلم باشد آن ياد در لفظ مضاف باشد فقط مثل حذف تنوين از لفظ ضارب در ضارب زيد و سقوط لون از ضارب ان در ضارب با عم و ياد در لفظ مضاف اليه فقط مثل حذف ضمير از لفظ الغلام واستتار او در لفظ قائم در تركيب قائم الغلام وياد در ضارب و مضاف اليه هر دو مثل حذف تنوين از لفظ قائم وحذف ضمير از لفظ غلام واستتار آن در قائم در تركيب زيد قائم الغلام ٢٤ قوله اسكنت الياء در تقديم قوله اسكنت الياء اشعار است بر نيکه مختار مضاف سکون است ١٢ در ايه ٢٤ ٢٦ اين عبارات در نسخ متعدده بنظر آهليک صاحب

فأنتها تخفيف في اللفظ فقط واعلم انك اذا ضفت

الاسم الصحيح او الجارى مجرى الصحيح الياء المتكلم كسرت لخره

واسكنت الياء او فتحتها كغلام هي ودلوي وظبي وان كان

اخرا اسم الفاتحة كعصاى وسجاي خلافا للهديل كعصو

ورجى وان كان اخرا اسويا مكسورا مقبلا اذ غمت الياء

والياء وفتحت الياء الثانية لتلا يلتقى الساكنان تقول فى

قاضي قاضى وان كان اخره واوا مضموما ما قبلها قبلتها

ياء وعملت كما عملت الان تقول جاءنى مسلى وفي السماء

السته مضافه الى ياء المتكلم تقول اخى ابى وهنى

وفي عندا اكثر وفى عند قوم ووذو لا يضاف الى مضموم

وقول لقاتل اع انما يعرف الفضل من الناس ذوه شاذ

يوسفية ودر ايه در شرح تيار ده ٢٤ قوله ياء سوا وحدت للتثنية او الجمع او غيرهما ٢٤ در ايه هه قوله قاضى - وجه باز آمدن يائى محذوفه اين كه چون مارخ آن كه القائى ساكنين معنى ياء تنوين باشد بوجه سقوط تنوين بسبب اضافت مرتفع شديداى محذوف باز آمد ٢٤ قوله كما عملت - اي ياد ياء او غام كنى ويائى ثانويه فتح وبي تا القائى ساكنين لازم نيديا ٢٤ قوله اخى ابى وهنى مش يدي ودمى بغير محذوف مجرد انيدن اوانسيا نسيا و مبرود رفاى والى برو لام فعل كذا و باشد اجازت داده و ادر ايا کرده و ياد در ياء ادغام نموده و اين حاجب در شرح خود چو و اديان طريق كراين خلاف قياس خلاف استعمال فصاحت و وجه تقديم ذكر رخ يرباب اينكه حاجت اضافت اخ سوئى يائى متكلم زائد است بنسبت نير ١٢ يوسفية ودر ايه ٢٤ قوله حى بصينذ واحد نون غائب يير كذا اضافت عم بجانب ذكر ممنوع است ٢٤ قوله عندا اكثر و بهما نفع زير كه تبديل ١٢ اديم در حالت افر و يارب ضرورت است آن در حالت اضافت منقود زير كه اصل فى فوه يسكون و اديا حفاى خود محذوف شد فوه ماند افر و اديم بدل نه گره بسبب حرف و الفتح ما قبل هلف منقلب شود بجهت القائى ساكنه ساقط گردد و يقائى اسم متمكن بر يك حرف لازم آيد يابن و هر در حالت اضافت موجود نيست زير كه بعد حذف هر گاه بجا نبى يائى متكلم مضاف گردد و تنوينى يائى باشد و محرب باعراب تقديري نزد قوم ديگر بر حرف واحد نخواهد ماند زير كه موجب حذف واو كذا القائى ساكنين باشد موجود نيست و چون وقت اضافت بجا يائى متكلم به محذوف گشت فوى گشت بقاعده مرمى قلب او بيا داد غام ياد ياء واجب گرديد ١٢ عبدالرحمن ٢٤ قوله لا يضاف الجزل يضاف الى اسم الجنس ابد اچرا كه ذو موضوع است برائى آن كه اسم جنس را بواسطه او صفت اسمائى بخوره گرداند و مثلاً وقتيكه مال را صفت چيزى بيان خواهد گشت جارى بر بل ذوال و وجه تفهيم ذكر مفردين كه چون اين اسما وقت اضافت سوئى ضمير متكلم حكم خاص دارند و تصریح اين ١٢

بجانب يائى متكلم مضاف گردد و تنوينى يائى باشد و محرب باعراب تقديري نزد قوم ديگر بر حرف واحد نخواهد ماند زير كه موجب حذف واو كذا القائى ساكنين باشد موجود نيست و چون وقت اضافت بجا يائى متكلم به محذوف گشت فوى گشت بقاعده مرمى قلب او بيا داد غام ياد ياء واجب گرديد ١٢ عبدالرحمن ٢٤ قوله لا يضاف الجزل يضاف الى اسم الجنس ابد اچرا كه ذو موضوع است برائى آن كه اسم جنس را بواسطه او صفت اسمائى بخوره گرداند و مثلاً وقتيكه مال را صفت چيزى بيان خواهد گشت جارى بر بل ذوال و وجه تفهيم ذكر مفردين كه چون اين اسما وقت اضافت سوئى ضمير متكلم حكم خاص دارند و تصریح اين ١٢

له قوله ان و اب الخ یعنی وقتیکہ بریدی این اسمائے پنجگانہ را از اضافت گفتی ان و اب کہ بحذف لام اینہا گردانییدی اعراب را برین فعل اینہا داین بحث غیر منصف است بر سبیل استطراد و تبعیت مذکور شد ۱۲ **قوله** ذولا یقطع عن الاضافة البتہ زیرا کہ وضعاً اضافت سوئے اسم جنس منظر لازم است چنانکہ سابق مذکور شد ۱۲ درایہ **قوله** ذہذا لکہ الخ اسے ما بینا من قسمی الاضافة المعنویۃ واللفظیۃ ۱۳ درایہ **۳۷** سوال حاجت ذکر این کلام بخود کہ از سابق مفہوم گشتہ جواب اگر

Website: MadarseWale.blogspot.com

این کلام مذکور نمی شد ذکر اما کہ برای تفصیل می آید و لا اقل در دو عدیل مستعمل میشود در قول مصنف و اما ما یذکر فیہ حرف البحر الخ بدون عدیل میماند و عدیل ذکر حرف جر تقدیراً باشد لهذا از ذکر کلام مذکور ناگزیر شد فائدہ مصنف در اضافت لفظیہ تصریح تقدیر حرف جر چنانکہ در اضافت معنویہ نمودن فرمودہ چرکہ تقدیر او درین اضافت مختصر در اقسام ۳ گانہ مذکور نیست بلکہ حرف جر تقدیر کردہ میشود حسب اقتضای تعدی اسم فاعل و اسم مفعول مثل الی در بائع البلاد او تقدیر لام زائد وقت عدم اقتضای صفات کہ امی تخریج بسبب زشت داشتن سخاۃ جر را بدون جار مثل ضارب زید و حسن الوجه ۱۲ درایہ **قوله** و ہو کل ثان۔ لفظ ثانی این جا برانی بیان حال ست نہ برانی قصر ایراد سے نہ خواہد شد باین کہ صفت ثانیہ و ثالثہ از تعریف فارغ شد زیرا کہ ہر یک در مرتبہ ثانی ست و حاجت بت اول گرفتن ثانی بمعنی متاخر برای داخل کردن نعوت ثانیہ نحو ابدافت اد بلکہ لفظہ کہ بتقدم معطوف بود و فاوادم و او بر معطوف علیہ بر تاویل مذکور دارد نحو ابد شد ۱۲ درایہ **قوله** و التوابع خمسۃ اقسام زیر کہ تابع یا مقوی علم ست

و اذا قطعت ہذہ الاسماء عن الاضافة قلت اخر و اب و حم و ہن و فو و ذو و لا یقطع عن الاضافة البتہ هذا لکہ بتقدیر ^{لے لے اسم الجنس ۱۲}
 حرف البحر اما ما یذکر فیہ حرف البحر لفظاً فسیاتیک فی القسم الثالث ان شاء اللہ تعالی الخ امتنی التوابع اعلوان ^{یعنی در بحث حروف ۱۲}
 التي مرت من الاسماء المعربہ کان اعرابہا بالاصالة باختلفت العوامل من المرفوعات والمنصوبات والمجرورات فقد ^{من الروایح والنواصب و الجوار ۱۲ بیان اسما عربیہ ۱۲}
 یكون اعراب الاسم بتبعیۃ ما قبلہ ویسمى التایع ان یتبع ^{اذا تسمى بالتایع ۱۲}
 ما قبلہ فی الاعراب و هو کل ثان معرب باعراب سابق من جهة ^{من الرفع والنصب و الجر ۱۲}
 واحد و التوابع خمسۃ اقسام النعت العطف بالحروف ^{۱۲}
 التکید و البدل و عطف البیان فصل النعت تابع یدل ^{اول ۱۲}
 علمنی فی متبوعہ فوجاءنی جل عالم او فی متعلق متبوعہ ^{حاصل ۱۲}

یاذا اول تاکید ست ثانی یا ہمین ست یا نہ اول اگر مشتق باشد نسبت ست و نہ عطف ببیان ثانی یا باواسط عطف ست یا نہ اول عطف بحرف ست و ثانی بدل ۱۲ **قوله** النعت بسبب بودن شدید المتابعۃ و کثیر الاستعمال و موثر الفائدہ بر سائر توابع مقدم شد ۱۲ درایہ **قوله** این قید سوائے تاکید از سائر توابع احتر از شد ۱۲ درایہ **قوله** فی متعلق متبوعہ۔ بان قام بالذی بینہ و بین متبوعہ علاقہ اما قرینہ عن نسبت نحو جارنی آ اولک نحو جارنی رجل حسن غلامہ او متعلقہ نحو جارنی رجل طویل ثوبہ و بیعدیۃ نحو جارنی رجل عالم غلام امیر ابو غلام امیر ۱۲ درایہ **قوله**

له قوله عشرة اشياء... رفع و نصب و جر باشد در اعراب محل مذکور گردید و هفت بهتر است ۱۲ در آیه ۱۵ قوله عشرة اشياء...
 ازین اشياء ده گانه چهار يافته ميشود و يك از اعراب و دو دم از تعريف و تكثير و سوم از اعراب و تشبيه و جمع و چهارم از تكثير و تانيث

۲۸

فوجاءني رجل عالم ابوه ويسمى صفة ايضا والقسم الاول

يتبع متبوع في عشرة اشياء في الاعراب والتعريف والتكثير

والافراد والتثنية والجمع والتذكير والتانيث فوجاءني رجل

عالم ورجلان عالمان رجال عالون زيد العالم وامرأة

عالم والقسم الثاني اما يتبع متبوع في الخمسة الاول فقط

اعني اعراب التعريف والتكثير كقول تعالى من هذه القرية

الظالم اهلها وفائدة النعت تخصيص المنعوت ان كانا

نكرتين فوجاءني رجل عالم وتوضيحي ان كانا معرفتين

فوجاءني زيد الفاضل وقد يكون ليس الشاء والمدح نحو

بسم الله الرحمن الرحيم وقد يكون للذم نحو عوذ بالله من

الشیطن الرجيم وقد يكون للتاكيد نحو نفي واحدة واعلم

ووجوب تبحر نعت من منعوت را درین اشياء ده گانه بجهت آن که مصداق صفت و موصوف یک است و صفت یا موصوف قائم است ۱۲ در آیه ۱۵ قوله في الخمسة الاول...
 ازین اشياء پنج گانه ديافته ميشود و يك از اعراب و ديگر از تعريف و تكثير ۱۲ ش و در پنج باقی که افراد و تشبيه و جمع و تذكير و تانيث باشد متابعت متبوع نميکند بلکه مثل فعل بود بجهت اين که هر يك مسند بهما بعد بود پس چنانکه تذكير فعل وقت تذكير فاعل بود و تانيث آن وقت تانيث حقيقي آن و افراد آن وقت بودن فاعل مظهر شني باشد يا مجموع پنجين نعت پس گفته خواهد شد مررت بر رجل قائم جاريت و بامرأة قائم غلامها و بر جلين قائم ابوها و جلين ذاهب علمها بهم چنانکه گفته می شود قائم جاريت و قائم غلامها و قائم ابوها و ذاهب علمها بهم اغايه تحقيق ۱۲ لفظ فقط براي حضرت نظر اعني بيان خمسة اولی ۱۲ که من غير قصد لقليل الاشتراك في رفع الاحتمال ۱۲ قوله وقد يكون للتاكيد و كما هي برای تعميم باشد مثل كان ذلك في يوم من الايام و وقت من الاوقات توصيف يوم بايام و وقت باوقات محض برای تعميم است گاهی برای ترحم باشد مثل انا نبيد الفقير و كما هي برای كشف ما بهيت بود مثل الجسم الطويل العريض التحميم كذا توصيف جسم باين صفت محض برای كشف ما بهيت است زير که جسم بهمين ميباشد و فرقی ميان صفت كاشف و صفت مؤكده اين که اول موضح و فسر ميباشد و ثانی مقرر و ثابت کننده اعد الرحمن له قوله لغز و اعادة و حدثت از تاي لغز مفهوم ميشود و اعادة از توكيد آمدن ۱۲

و فسر ميباشد و ثانی مقرر و ثابت کننده اعد الرحمن له قوله لغز و اعادة و حدثت از تاي لغز مفهوم ميشود و اعادة از توكيد آمدن ۱۲

محول گردید سوال ضما غائب موصوف واقع میشود مثل لاله الا هو العزیز الحکیم جواب العزیز الحکیم بدل از ضمیر است صفت
 جواب دیگر این که هر ضمیر نیست بلکه اسم است از اسمائے الہی درین هنگام ہو بسکون واد خواهد بود زیرا که آن که از اسمائے الہی است بسکون
 واد است و ثانی یعنی ضمیر صفت واقع نمیشود و آن بجهت این که بر معنی که در تبوع غست دلالت نمیکند کذا فی عبدالرحمن ۱۲ که قول
 ۳۹ الیه فلا نقض بمثل عالمی قولک زید عالم و عالم ۱۲ که قول و کلاهما آه سوال معطوف

Website: NewMadarsa.blogspot.com

ان النکرة توصف بالجملة الخبرية نحو مرت رجل ابوه حال واو

قام ابوه والمضمرة ايوصف وايوصف بفصل العطف
 ای لایقع موصوفاً ۱۲ عبدالرحمن ای لایقع صفة ۱۲ ثان ۱۲

بالحروف تابع ينسب اليه ما نسب الي متبوعه كراهي مقصود
 اے باصدا ۱۲

بتلك النسبة ويسمى عطف النسق وشرط ان يكون بينك
 و بين متبوعه احد حروف العطف و سياتي ذكرها في القسم

الثالث ان شاء الله تعالى نحو قام زيد وعمرو واذ عطف
 الی ضمیر المرفوع المتصل يجب توكيد بالضمير المنفصل
 بارزا كان او مستتر ۱۲ ادمای

نحو ضربت انا وزيدا الا اذا فصلت نحو ضربت اليوم وزيدا
 اشتنا مفرغ ای يجب تاليه في جميع الاوقات الا وقت وقوع الفصل ۱۲

له قوله بالجملة - ويلزم فيها الضمير الراجع الى تلك
 النكرة للربط وضمي ان يصرح به كما صرح بذلك
 عند كون الخبر جملة ۱۲ ادمای و يوسف له قوله الخبرية
 که در حکم نکره است نه انشائیة که نعت واقع نمیشود
 مگر بتاویل بعید چنانکه گوئی جائی رجل هنتر
 ای مقول فی حق اضربه ای مستحق لان یومر بهنر با

۳۳ قوله والمضمرة ايوصف - یعنی ضمیر
 موصوف نمیشود و صفت اول بجهت این که
 بعضی از مضمرات مثلاً انا و انت در نهایت وضوح
 اند که احتمال ازان مرفوع است پس توضیح آنها
 تحصیل حاصل باشد و برای اطرا و باب باقی ضما
 بر انا و انت و وصف مادم و ذام بر وصف موصوف

فیر مستقل بنفسه است و معطوف اسم مستقل و مستقل قومی باشد و ضمیر مستقل ضعیف اگر بدون تاکید عطف کرده شود عطف قوی بر ضعیف کما خطا متبوع
 از تابع و زیادتی تابع بر متبوع لازم آید و آن قریب است ۱۲ و له قولک اذا فصل آه بجهت یادتی در استقلال معطوف از حاصل شدن فاصل فیما بین تابع و
 متبوع ترک تاکید جائز نشدند واجب زیرا که سه تاکید منفصل با وجود هم می آید مثل قولک فکبوا فیهما همم و الغاؤون و فاصل عام از اینکه قبل
 حرف عطف باشد چنانکه گذشت خواه بعد آن چنانکه قول او تعالی ما اشرکنا ولا اباؤنا که لائے زائده بعد حرف عطف فاصل است ۱۲ ادمای

بلا و بل و لكن و ام و اما و اذ این قول
 خارج شد زیرا که باین حروف مذکور
 از تابع و متبوع یک مقصود بالنسبة
 میباشد نه هر دو جمیعاً جواب مراد از
 بودن متبوع مقصود بالنسبة این که
 متبوع بطریق توطیة و تمهید تابع مذکور
 شود و اذ بودن تابع مقصود بالنسبة این
 که تابع مثل فرع بر متبوع نباشد و شکی
 نیست که معطوف و معطوف علیه باین
 حروف باین معنی مقصود بالنسبة هستند
 ۳۳ قول النسق - بفتح سین مأخوذ
 از قول عرب ثمر نسق ها که وقت استوائی
 دندان میگویند - وجه مناسبت این که
 توسط حروف عاطفه تابع و متبوع را
 باعتبار اعراب مستوی میگردانند و نسق
 بسکون سین مصدر نسقت الکلام
 بر گاه بعضی را بر بعضی عطف کنی کذا فی
 الصحاح - منهل و در شرح نحو سیر نسق
 بالتحریک سخن ترتیب ادن و هم سیمیلین
 که درین جا معطوف بعد معطوف علمیه
 در چند مواضع بر ترتیب آید چنانچه
 جاءنی زید فعمرو ثم بکر یعنی اول زید
 پس ازان عمر و پسر بکر ۱۲ که
 قولک احرف لے العشر التي هي الواو و
 الفاء و ثم و حتى و ادا و اما و ام و الا و لكن
 و بل ۳۳ قول المتصل احتر از شد از
 منفصل که عطف بران بدون تاکید
 درست است مثل انا و زید ذاهبان ۳
 ادمای ۳۹ قولک يجب توكيد بالضمير
 مرفوع متصل چون بمنزل جز فعل است

له قوله يجب اعادة الح یعنی اعاده جار واجب است در نشر و حالت اختیار نزد بصیریه و جائز است ترک او وقت اضطرار و وجه و توب
 اعاده این که تا عطف مستقل جزو کلام لازم نیاید زیرا چه ضمیر مجرور بسبب شدت اتصال با جار که گاهی منفصل نمیشود مثل جزو جار است و
 کوفیه بترک اعاده مطلقاً اجازت داده اند و از جرئی عطف بدون اعاده جار وقت تاکید ضمیر مجرور در مروی است مثل مرتبک
 نغسک و زید و قرارة حمزة و الارحام بجریم در کریمه و انقوا الله الذنبا لکن **۵۰** به و الارحام بر صریح بودن عطف بدون

اعاده خافض برای کوفیه حجت نیست
 زیرا که شاذ است و شاذ اعطاء را
 نشاید و ستمثل که او بر اے قسم باشد
 ۱۲ منهل و در ایه **۵۰** قوله ثالثی
 كذلك - و همچنین هر گاه در معطوف
 علیه ضمیر واجب باشد در معطوف
 نیز ضمیر واجب باشد مثل زید قام
 الیه و قعد اخوه رب شاة و سخلتها
 یا بمقده یر تکبیر است ای رب شاة
 و سخله لها و یا محمول بر نکارت ضمیر
 است مثل رب زید رجلا ۱۲ در ایه **۵۰**
 قوله و حیث لا فلا و ازین جا است
 که رفع ذاهب واجب میشود در
 قول ما زید بقائم او قائماً فلا ذاهب
 عمر و بنا بر آن که خبر مبتداست که عمر و
 باشد و این جمله معطوف بر جمله اولی
 زیرا چه اگر او را منصوب یا مخفوض
 گردانند معطوف بر قائم یا قائماً خواهد
 شد و خبر از زید نخواهد افتاد و آن بجهت
 نبودن عامل در ذاهب عمر و درست
 نیست پس عطف درست نباشد ۱۲ و
۵۰ قوله ان كان المعطوف عليه
 مجروراً مقدماتاً ای این نزدیک اکثر است
 زیرا که سماع بهمین وارد شده چنانکه در
 بعض اشعار آمده است شعر اکل
 امرء تحسبین امرءاً و نأیر توفد
 باللیل تا سرا دهر گاه مجرور و مؤخر باشد
 عطف متنوع بود مثل زیدنی الدار و عمر و
 فی الحجرة ۱۲ در ایه **۵۰** قوله كذلك
 بان یكون المجرور فی مقدمات علی المرفوع

و اذا عطف علی الضمیر المجرور یجب اعاده حرف
 المجرور مرتبک و زید و اعلم ان المعطوف
 فی حکم المعطوف علیه اعنی اذا كان الاول صفة
 لشیء او خبر الامر او صلة او حالاً فالثانی كذلك ایضاً
 و الضابطة فیها انه حیث یجوز ان یقام المعطوف
 مقام المعطوف علیه جاز العطف و حیث لا فلا
 و العطف علی معمولی عاملین مختلفین جائز ان
 كان المعطوف علیه مجروراً مقدماً و المعطوف
 كذلك نحو فی الدار زید و الحجرة عمرو و فی هذه
 المسئلة من هبان اخران و هما ان یجوز مطلقاً
 عند الفراء و لا یجوز مطلقاً عند سیبویه
 ای مجرور مقدم باشد خواه مؤخر ۱۲

۱۲ قوله عند الفراء سبب قیاس کردن او بر عطف و معمول یک عامل مگر هر گاه میان عاظم و معطوف مجرور فصل المرفوع
 شود عطف درست نبود مثل ان زید ان فی الدار عمرانی الحجرة و ذهاب زید الی الدار و بحجرة الی خالد ۱۲ در ایه **۵۰** قوله عند سیبویه -
 و نزد میر و ابن سران و هشام و جماعته از متقدمین بصیریه نیز وجه عدم جواز این که حرف عطف نائب عامل است و مثل قام زید و عمر و لیکن
 چون بجهت حرفیت او نائب بش ضعیف است لهذا قوت قیام مقام دو عامل نخواهد داشت ۱۲ منهل ۴

له قوله التاكيد چون حرف عطف مثل ثم وفادرتاكيد انظري زياده کرده میشود چنانکه گفته میشود والله ثم والله مثل آية كرم كلاسوف تعلمون ثم كلاسوف تعلمون لهذا تاكيد راس عطف بحرف آورد ۱۲ درايه ۲ قوله على تقرير المتبوع - از اين قيد عطف بحرف بدل خارج شد که برتقير يتبوع دلالت نمی نمایند ۱۲ درايه ۳ قوله فيما نسب اليه - از اين قيد انعت وعطف بيان احتراز شد که هر دو بر بعين وتقرير ذات يتبوع دلالت میکنند برتقير برني ۱۵

Website: MadarseWale.blogspot.com

فصل التاكيد تابع يدل على تقرير المتبوع في ما نسب اليه

بهمزد و او بهر دو آورده ۱۲

او على شمول الحكم لكل فرد من افراد المتبوع والتاكيد على

قسيين لفظي وهو تكرر اللفظ الاول نحو جاءني زيد و

۱۲ له احد ۱۲

جاء جاء زيد ومعنوي وهو بالفاظ معددة وهي النفس و

۱۲ ثانيا ۱۲

العين للواحد المثني والمجموع باختلاف الصيغة والضمير

۱۲ يستعملون ۱۲

نحو جاءني زيد نفسه والزبدان انفسها وانفسها والزبدان

انفسهم وكذلك عينه واعينهما او عيناهما واعينهم جاتي

هند نفسا و جاتي لهندان انفسها او نفساها و جاتي

۱۲ بهمزد و او بهر دو آورده ۱۲

الهندات انفسهن وكلا وكلتا المثني خاصة نحو قام

۱۲ يستعملان لتاكيد جمع المثني خاصة ۱۲

الرجلان كلاهما وقامت المرأتان كلتاها وكل واجمع و

اكثر وابتع وابصع لغير المثني باختلاف الضمير في كل

۱۲ دون الصيغة ۱۲

من قول شيخنا اے تام ۱۲

داخل می ماند ۱۲ درايه ۳ قوله لفظي - اي نسوبها الى اللفظ زياده کرده بدون تکرار لفظ حاصل نمی شود ۱۲ درايه ۳ قوله بحرف - اللفظ - اسم باشد يا فعل يا حرف جمله باشد يا مركب تقيد يدي يا غير ۱۲ كه قوله جاء - جاء زيد - يا حتما مثل ضربت انت ضربت انا و ضربت بك اياك ۱۲ درايه ۳ قوله - محنوی - اي نسوب الى المعنى زياده کرده ملاحظه معنی حاصل میشود ۱۲ و ۱۲ قوله - بالفاظ معددة - و آن آنچه در متن مذکور هستند و ما لكي گفته که کلمه جمیع وعامه بمنزلة كل ست نزد سیبویه اگر چهار و تمامی نحو بيان غافل بوده اند ۱۲ درايه ۳ قوله - النفس والعین آه سوال تا کید معنوی - سواي الفاظ مذکوره بالفاظ دیگر هم میباشد مثل ان ولام ابتداء و نون تا کید و غیر آن جواب مراد از تا کید معنوی تا کید معنوی محدود است که از توابع است مطلق معنوی ۱۲ قوله باختلاف الصيغة - اي صيغتها من حيث الافراد والتثنية والجمع ۱۲ درايه ۳ قوله و الضمير - اي ضمير بها الرجوع الى المتبوع المذكور ۱۲ درايه ۳ قوله او انفسها من بعض عربا بن كيسان نفسا هما بجاء انفسهما حکایت کرده و اول اولی است زیرا که اجتماع دو تشبیه در جاتی که اتصال هر دو مؤکد لفظاً و معنی باشد مکرر میباشند ۱۲ عبد الرحمن ۳ قوله كلا وكلتا المثني - یعنی خواهی اصطلاحی باشد خواه مفرد که بواسطه حرف عطف برود دلالت کند مثل قام زيد و عمر و كلاهما ۱۲ قوله المثني - احتراز است از مفرد و جمع که بلفظ كلا وكلتا تا کید اینها یعنی آید ۱۲ درايه ۳ قوله كل و جمع و اکتع و ابصع لغير المثني - یعنی خواه جمع اصطلاحی باشد خواه مفرد بواسطه حرف عطف بر زیاد از اول و دلالت کند چون جاء زيد و عمر و بجر کلیم ۱۲ كه قوله ابتع بترقيم موصوفه بر شدات فوکیه من البتع بفتحتين و بيز طول العنق ۱۲ قوله ابصع مشهور بصاد مہمله و بصاد مجرمة هم گفته اند من بصع العرق ای سال ۱۲ یعنی ۱۲ قوله بفتح الشی - من واحد و جمع مذکور و نون ۱۲ و ۱۲ قوله باختلاف الضمير - یعنی در تا کید کلمه كل بلفظ كل باعتبار کلمه و خطاب و غیبه و است و افراد و غیره ۱۲

له قوله وهو ما مد لولة مد لول المتبوع نحو جاءني زيد اخوك
 مترادفان بود زیرا که ارنخ درجانی زید اخوک بر چیزے کے زید صادق می آید صادق مست ناین که مدلول بہر دو یک مست ۱۲ پہل ۱۳ قوله مدلولہ جز
 الخ ولا بالعکس یعنی نہ این کہ مدلول مبدل منہ جزو مدلول ہا شد و نام نہادہ شود بہر بدل اکل من لبعث کئی انہیں ۱۳ ۱۴ قوله بدل الاشتمال
 و تسمیہ این کہ مبدل منہ بدل را باعتبار تشوئی ۵۳ مبدل جانب بدل دلالت نمودن او بر ان بود یکہ سہ مع مبدل منہ منتظر ذکر بدل
 میماند مثال است این کہ ہمہست مشہور

Website: NewMadarsa.blogspot.com

وهو ما مد لولة مد لول المتبوع نحو جاءني زيد اخوك

وبدل البعض من الكل وهو ما مد لولة جزء مد لول

لے تا ۱۲

المتبوع نحو ضربت زيدا راسه وتبدل الاشتمال وهو

لے تا ۱۳

ما مد لولة متعلق المتبوع كسلب زيد توبه وتبدل الغلط

لے را ۱۲

وهو ما يد كر بعد الغلط نحو جاءني زيد جعفر ورايت

رجل احمر او البديل ان كان نكرة من معرفة فيجب نعتة

كقوله تعالى بالناصية ناصية كاذبة ولا يجب ذلك

بہرے پیشانی یا ان موسے پیشانی در روز ۱۲

في عكس ولا في المتجانسين فصل عطف البيان

ای فی ما اذا كان نحو تین او معرفتین ۱۲ اش لے تا ۱۲

تابع غير صفة بوضع متبوعه وهو اشهر اسمي شئ

۱۲ از ہوا فی استرازش ۱۲

نحو قام ابو حفص عمر وقام عبد الله بن عمر ولا

کنیت امیر المؤمنین عمر ۱۲

يلتبس بالبدل لفظا في مثل قول الشاعر شعر

مختار حاجی داہوا بقا ۱۲ ۱۳ قوله
 بدل المخطئ - زیرا کہ غلط سبب آوردن
 او مست نہ این کہ ان غلط است ۱۲
 ۱۳ قوله بحسب نعت - ای نعت بدل
 نکرہ تا مقصود از غیر مقصود از بہر وجہ
 نقص نباشد لہذا صفت آوردند تا
 نقص تجارت را جبر نماید ۱۲ ۱۳
 قوله لا يجب ذلك - ای فی ما اذا كان
 البديل معرفة من نكرة نحو جاءني اخ
 لك زيد ۱۲ اش ۱۳ قوله المتجانسين -
 زیرا کہ مقصود از غیر مقصود کامل است در
 صورت اولے و برابر در صورت ثانی
 ۱۲ ۱۳ قوله وهو اشهر اسمي او و همچنین
 معلوم میشود از عبارات صاحب مفصل
 لیکن قول صحیح این کہ شہرت ثانی مشروط
 نیست بلکہ سزاوار این کہ از اجتماع بہرہ
 ایضا حاصل شود کہ از منفرد حاصل
 نگردد پس جائز است کہ اول واضح باشد
 چنانکہ وقتیکہ فرض نموده شود کہ کنیت
 زید در میان بست کس مشترک است
 و اسم او در میان سی کہ مغایر است
 اول ہستند چون کنیت عطف بیان
 از اسم آید مقید تعیین صاحب اجازت
 اگر کنیت در حالت افراد و شخصت
 و همچنین جائز است کہ اول اشہر باشد
 از ثانی چنانکہ زید نسبت کنیت باہم
 خود زیادہ مشہور بود و کنیت عطف بیان
 از اسم آید با وجود آن کہ قبوع اشہر است
 ۱۲ ۱۳ قوله ولا يلبس الخ و در بعض

شع بمحاکے لاقدیدہ شد درین صورت بعد لفظا لامعہ مقدر خواهد بود ۱۲ ۱۳ قوله لفظا آہ زیرا کہ فیما بین ہر دو التباس معنی نیست لہذا
 البديل لفظا مقید ساخت - ومعنی عدم التباس لفظی از قول شاعر واضح وعدم التباس معنوی میان بدل و عطف بیان این کہ بدل مقصود
 باشد و ذکر مبدل منہ برائے توطیہ و تہیید اختلاف عطف بیان کہ برائے توطیہ قبوع بود ۱۲ ۱۳ قوله فی مثل الخ ای در ترکیب کہ از معرفت
 باہم کہ مضاف الیہ صفت معرفت باہم ہا شد عطف بہان آید ۱۲ ۱۳ قوله قول الشاعر - اے قول المراری الاسدی ۱۲ پہل ۱۲

له قوله ان ابن التارك آه انا مبتدأ ابن مضاف بجانب التارك كـ بمعنى قائل است و التارك مضاف بجانب الهلوى له مفعول به و است و نام مراد
 در عرب كه قوی بود و مرادی شاعر باین بیت مع خود و مراد الهلوی نموده و الهلوی المعطوف علیه و بشر عطف بیان نه بدل زیرا كه بدل و حكم كرمه عاقل باشد
 پس تقدیر او ان ابن التارك بشر بود و آن چهار نیست چنانكه الضارب زید و علی الطیر مفعول ثانی برای تارك است هر گاه بمعنی مصیبه باشد زیرا كه ترك كس
 بود و بمعنی مصیبه آمده است و صاحب قاموس تصریح كرده كه ترك بمعنی جعل است و مفعول اول او الهلوی و اگر بمعنی مصیبه نباشد از الهلوی
 كه مفعول به است حال بود و تر قبه حال از الطیر كه جمع طائر بمعنی پرند است كذا نقل
 علیه باشد و اگر مبتدأ بود و ضمیر بیک در علیه
 مستكن است حال خواهد بود و وقوع جمع وقوع
 حل از فاعل تر قبه كه ضمیر راجع بجانب طیر
 است بمعنی بیت این كه من پسر آن شخص
 هستم كه گرداننده كبری بشر بر همان كبری
 بشر پرند بار حال آن كه امید میداند او فرود
 آید گنگناز هو آورد یعنی امیدوار آمدن
 روح او بر تن زید را كه تا وقتیکه قدری از
 روح باقی ماند جانوران زرداوی آید و این
 هر گاه تارك را بمعنی مصیبه نگیرد چون تارك
 بمعنی قائل باشد بمعنی بیت چنین باشد كه
 من پسر آن كس هستم كه قائل كبری بشر است
 حال آنكه بر جانوران امید میداند كه او فرود
 آید گنگناز هو آورد اوله شرح از وی زائل
 شود و برین تقدیر علیه جمله ظاهر خواهد بود و عبد القادر
 و شرح الجای و نین ۲۰ و ضمیر مراد
 اسمیكه مركب واقع نشود باین خود و وجهیكه
 عامل به او تحقق شود ۱۲ ش ۲۰ و مثل
 ب این مراد اسمائی این حروف است و نیست
 آنهاكه حروف بجای باشند زیرا كه بحث از اسم
 مبنی است ۱۳ و قوله او شابه ای مناسب
 مناسبت مؤنثه فی البناء لیتناول ما تضمن
 بنی الال كاین ما وقع موقعا كزال و ما
 اضمیف الیه نحو و من ظن كلاً منها مناسبتی
 بالاس و لیس بمشابه ۱۳ و ۱۴ و
 الی قرنیة فشا به الحرف فی الاحتیاج فبنی
 البته المشابهة ۱۲ و قوله و نحو های نحو
 كه هو لا یشك ذاك من اسماء الاشارة او
 نحو الاشارة كالصلية اذ رای ۱۵ و قوله
 بنی بر كم از سه حرف مشابه بحر مثل من و ۱۶ و
 و بدلات بمعنی آمدن اسم بجای بنی اصل آمده آمدن
 نام كرم از سه حرف ۱۲ و ۱۳ و قوله و
 لا با الفعل بلا بالقوة بخلاف القسم الاول
 فان معرب بالقوة ۱۳ و قوله و حرکاته
 الخ بسیا له از مؤلفین تصریح ۴

۵۲

انا ابن التارك البكري بشرا عليه الطير تر قبه و قوعا

الباب الثاني في الاسم المبني وهو اسم وقع غير

مركب مع غيره مثل اب ت و مثل احد اثنان و

ثلاثة و كلفه زيد و حله فان مبني بالفعل على السكون

و معرب بالقوة او شابه مبني الاصل بان يكون في الدلالة

على معناه محتاجا الى قرينة كالاشارة نحو هو اء و نحو ها او

يكون على اقل من ثلاثة احرف او تضمن معنى احرف نحو ذا

و من واحد عشر الى تسعة عشر وهذا القسم لا يصير معربا

اصدا و حكما ان لا يختلف اخره باختلاف العوامل و حرکاته

تسمى ضمنا و فتحا و كسرا و سكونا و قفا و هو على ثمانية انواع

المضمرات و اسماء الاشارة و الموصولات و اسماء الافعال

بمعنی است و مفعول
 از الطیر كه جمع طائر بمعنی پرند است كذا نقل
 علیه باشد و اگر مبتدأ بود و ضمیر بیک در علیه
 مستكن است حال خواهد بود و وقوع جمع وقوع
 حل از فاعل تر قبه كه ضمیر راجع بجانب طیر
 است بمعنی بیت این كه من پسر آن شخص
 هستم كه گرداننده كبری بشر بر همان كبری
 بشر پرند بار حال آن كه امید میداند او فرود
 آید گنگناز هو آورد یعنی امیدوار آمدن
 روح او بر تن زید را كه تا وقتیکه قدری از
 روح باقی ماند جانوران زرداوی آید و این
 هر گاه تارك را بمعنی مصیبه نگیرد چون تارك
 بمعنی قائل باشد بمعنی بیت چنین باشد كه
 من پسر آن كس هستم كه قائل كبری بشر است
 حال آنكه بر جانوران امید میداند كه او فرود
 آید گنگناز هو آورد اوله شرح از وی زائل
 شود و برین تقدیر علیه جمله ظاهر خواهد بود و عبد القادر
 و شرح الجای و نین ۲۰ و ضمیر مراد
 اسمیكه مركب واقع نشود باین خود و وجهیكه
 عامل به او تحقق شود ۱۲ ش ۲۰ و مثل
 ب این مراد اسمائی این حروف است و نیست
 آنهاكه حروف بجای باشند زیرا كه بحث از اسم
 مبنی است ۱۳ و قوله او شابه ای مناسب
 مناسبت مؤنثه فی البناء لیتناول ما تضمن
 بنی الال كاین ما وقع موقعا كزال و ما
 اضمیف الیه نحو و من ظن كلاً منها مناسبتی
 بالاس و لیس بمشابه ۱۳ و ۱۴ و
 الی قرنیة فشا به الحرف فی الاحتیاج فبنی
 البته المشابهة ۱۲ و قوله و نحو های نحو
 كه هو لا یشك ذاك من اسماء الاشارة او
 نحو الاشارة كالصلية اذ رای ۱۵ و قوله
 بنی بر كم از سه حرف مشابه بحر مثل من و ۱۶ و
 و بدلات بمعنی آمدن اسم بجای بنی اصل آمده آمدن
 نام كرم از سه حرف ۱۲ و ۱۳ و قوله و
 لا با الفعل بلا بالقوة بخلاف القسم الاول
 فان معرب بالقوة ۱۳ و قوله و حرکاته
 الخ بسیا له از مؤلفین تصریح ۴

نحو الاشارة كالصلية اذ رای ۱۵ و قوله
 بنی بر كم از سه حرف مشابه بحر مثل من و ۱۶ و
 و بدلات بمعنی آمدن اسم بجای بنی اصل آمده آمدن
 نام كرم از سه حرف ۱۲ و ۱۳ و قوله و
 لا با الفعل بلا بالقوة بخلاف القسم الاول
 فان معرب بالقوة ۱۳ و قوله و حرکاته
 الخ بسیا له از مؤلفین تصریح ۴

له قولاً وتضرب ای ہی دو صہبیا لے مذکورہ مضارع بجز قرآن والہ ہر ضما کہ ہمزہ و تاون و تا و با باشد ضمیر مستتر شد بخلاف واحد مؤنث حاضر ہر
 نہ ہر صحیح و تشبیہ مذکر مؤنث غائب و حاضر و جمع ہر دو کہ درین ہا ضمیر مستتر نمی شود ۱۲ در ایہ ۱۳ قولاً مطلقاً یعنی صفت خواہ مفرد باشد
 خواہ شے و مجموع مذکر باشد یا مؤنث و قدیکہ بجانب اسم ظاہر مسند نہا شد مثل آقا محمد زیدان و مثل زینبہا رب و ہند ضما ربہ و الزیدان
 ضاربان و الہندان ضاربان و الزیدون ضاربان و الہندات ضاربات - والفاظ ضاربان ۵۶ دو او در ضاربان حرف تشبیہ و جمع است و ضمیر

نیست زیرا کہ اگر ضما ر بودے بیابدل
 نہ گردیدے چنانکہ یا ہی تضربین و تون
 تضربین و الف تضربان گاسے متغیر نشود
 - کذا فی شرح الجامی الیہ قولہ عند
 لغز متصل زیرا کہ اصل در کلام عرب
 الیجاز است و ضما ر برای ایجاز موضوع
 شدہ اند و بسبب کی حروف متصل بنسبت
 منفصل اخمر است پس تا وقتیکہ آردن
 متصل ممکن خواہد شد عدول از اصل درست
 نخواہد بود مگر وقت تغذ متصل و تغذ
 متصل در چند مقام بیاشد اول جایکہ
 ضمیر متصل بر عامل مقدم باشد دوم ہر جا کہ
 ضمیر منفصل برای غرض آرد کہ از متصل
 حاصل نہ شود سوم مقامیکہ عامل ضمیر
 محذوف باشد چہ ارم موضع کہ عامل ضمیر
 معنوی باشد پنجم محل کہ عامل حرف باشد
 و ضمیر مرفوع سہم در جائیکہ بجانب
 ضمیر صفتہ مسند بود کہ خبر یا صلہ از چیزے
 آید کہ برای او نہا شد و مصنف مثال
 ثالث و سادس ذکر کردہ مثل ثالث یا کہ
 و اشتر و مثال سادس مثل ہند زید ضاربتہ
 ہی ۱۲ فوانضیا ئیہ و در ایہ ۱۳ قولہ ضمیر
 الشان - و جب تشبیہ ضمیر شان و قصہ این
 کہ این ضمیر سوئی موجود فی الذہن کہ
 شان و قصہ باشد مجموع ۱۳ بتالیہ ۱۴
 قولہ صیغہ مرفوع آہ ای صوۃ مرفوع
 و ضمیر مرفوع نہ گفت زیرا کہ ضمیر بودن
 او متحقق نیست بلکہ مختلف فیہ است چنانچہ
 نزد فلیل حرف است و ہمین است اصح
 و ام است نزد غیر او بعضی گفتند برای

وَالْغَائِبَةُ كِيضْرِبِ أَي هُوَ وَتَضْرِبُ أَي هِيَ وَفِي الصِّفَةِ

أَعْنَى اسْمِ الْفَاعِلِ الْمَفْعُولِ غَيْرِهَا مُطْلَقًا وَابْتِجَازًا سِتْعَالًا

الْمَنْفَصِلِ لِأَعْنَى تَعْدِيرِ الْمُتَّصِلِ كَأَيَّاكَ تَعْبُدُ وَمَا ضَرَبَكَ

إِلَّا أَنَا وَإِنَّا زَيْدٌ وَمَا نَتِ الْإِقَانِمَا وَأَعْلَمَانٌ كَهُوَ ضَمِيرٌ يُبْقَعُ

قَبْلَ جُمْلَةٍ تَقْسِيرُهُ وَيُسَمَّى ضَمِيرَ الشَّانِ فِي لَمَّا كَرِهَ وَضَمِيرَ

الْقِصَّةِ فِي لَمَّا نَتِ نَحْوُ قَوْلِ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَإِنَّمَا زَيْدٌ قَائِمَةٌ

وَيَدْخُلُ بَيْنَ الْمَبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ صِيغَةٌ مَرْفُوعَةٌ مِنْفَصِلٌ مُطْبِقٌ

لِلْمَبْتَدَأِ إِذَا كَانَ الْخَبَرُ مَعْرِفَةً أَوْ أَفْعَالٌ مِنْ كُنَّ أَوْ يُسَمَّى

فَصْلًا إِنْ يَفْصِلُ بَيْنَ الْخَبَرِ وَالصِّفَةِ نَحْوُ زَيْدٌ هُوَ الْقَائِمُ

وَكَانَ زَيْدٌ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى كُنْتَ

أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ فَصَلِّ أَسْمَاءُ الْإِشَارَةُ مَا وَضَعُ

او محل از اعراب نیست و کوفیہ برخلاف آن و نزد کسی محل او بر حسب ما یبصر او باشد و نزد فراء محل او بر حسب ما قبل او باشد و انبیل لہ قولہ
 مطابق و افراد و تشبیہ و جمع و تذکیر و تانیث و مکلم و خطاب و غیبت و گاسے مطابق خبر گزرا نیدہ میشود ۱۲ در ایہ ۱۳ قولہ ادا فعل الخ ملحقاً بالمعرفۃ فی
 اقتناع دخول اللام علیہ کا فعل من الخ ۱۲ قولہ فصلاً - و کوفیہ عمادی تا منذ زیرا کہ ما بعد خور از خبر بودن اقتاد نئی دہد بلکہ حافظہ او مثل عماد
 میاخذہ و قولہ نحو زید الخ مثل فاسل میان مبتدا و خبر قبل در آمدن عامل لفظی بودن خبر محذوف و قولہ کان زید الخ مثل فاسل میان مبتدا و خبر

عده مولات برای کرانه در مصنفت صرفه منوعه به مندر و اشکیر را ثبوت فی لغت با درست و ثابت گردانیدن چربس برای چربس فرغ ثبوت آن چربست فی لغت با ۱۲ در ۱۱

له قول علی مشا به الیه بالا اشاره اکسیر و آن یا بکوان باشد یا بافتقاد پس ایراد نخواهد شد غیر غائب مثل او که سموی معاد آنها اشاره ذنبیه باشد به مثل ذلک الذن و ذکر کبر نیز که مخموم است بر چهار نگار دارندن او مثل محمد و س مشا هر دو وجه بجای اسم اشاره یا بدون ذن بعض اینها مثل شمع حرف مثل ذان و مجول بودن باقی برادیشا به بودن او حرف در احتیاج سوی و غیره و آن در برخی قرینه اشاره باشد ۱۲ در ۱۱ **له** قول ششمه انفاذا از زیر که شش را الیه یا ذکر خواهد بود یا مؤنث و بهر دو تقدیر بر یافرد باشد یا شنی یا مجموم و مجموم مشترک **له** است فیما بین مذکر و مؤنث پس این حرفه نظایر ای شش معانی حاصل شده ۱۲ در ۱۱ **له** قول

اذا ن ذین نری بعضی بجهت انقلاب الف یا در حالت نصب و مجر مثل شنی معرفت هستند و نیز بعضی بسبب وجود بودن غلت بنا در اینها مثل مفرد و جمع یعنی هستند و از او اسحاق بجان این که شنی مطلقا بسبب نقصن او معنی واحد عطف را یعنی است زیرا آن اصل جلان جل و جل و جل بوده است در بعضی لغات آن در هر حال آمده و از دست آید کریمه ان هذان لساخرا بریکه از او **له** در ۱۲ در ۱۱ **له** قلب الالف الیه بارکن غیره و الیا و بهما ۱۲ در ۱۱ **له** قول کچما ای جمع اند که مؤنث عاقلان کان او ۱۲ در ۱۱ **له** قول و ق بلتی آه که بالام لهذا نذکر گفتن جائز نیست زیرا کلام عوض حرف تنبیه است پس یا بالام جمع نخواهد شد کذاتی انهنس **له** قول و تبصل با و اخر با آبخنی در آخر جمع اسما می اشاره معوی تر و ذه حرف خطاب که کاف باشد تبصل میشود و این کاف حرف بیست نیز که آن معنی را فاوه میکند که غیر است آن خطاب کرده شدن اسم اشاره یک باشد یا دو یا جماعت از قبیل مذکر باشد یا مؤنث بکاف خطاب استعمال آمدن اسم ظاهر بجای کاف مذکور از روی لفظ مؤید فریت است زیرا کلام اسم بود آن اسم ظاهر بجای او متعین داشته چنانچه وقوع اسم ظاهر بجای کاف ضربتک ممنوع نیست کذاتی انهنس **له** قول حرف الخطاب و هو الکاف لیدل علی حال الخطاب بین الاز و التثنی و التذکره و التذکره و التثنی ۱۲ در ۱۱ **له** قول الی اصل صفت نخست و عشر و در باعتبار این که علم بست یعنی از عدد و محض مرا

اذا ن ذین نری بعضی بجهت انقلاب الف یا در حالت نصب و مجر مثل شنی معرفت هستند و نیز بعضی بسبب وجود بودن غلت بنا در اینها مثل مفرد و جمع یعنی هستند و از او اسحاق بجان این که شنی مطلقا بسبب نقصن او معنی واحد عطف را یعنی است زیرا آن اصل جلان جل و جل و جل بوده است در بعضی لغات آن در هر حال آمده و از دست آید کریمه ان هذان لساخرا بریکه از او **له** در ۱۲ در ۱۱ **له** قلب الالف الیه بارکن غیره و الیا و بهما ۱۲ در ۱۱ **له** قول کچما ای جمع اند که مؤنث عاقلان کان او ۱۲ در ۱۱ **له** قول و ق بلتی آه که بالام لهذا نذکر گفتن جائز نیست زیرا کلام عوض حرف تنبیه است پس یا بالام جمع نخواهد شد کذاتی انهنس **له** قول و تبصل با و اخر با آبخنی در آخر جمع اسما می اشاره معوی تر و ذه حرف خطاب که کاف باشد تبصل میشود و این کاف حرف بیست نیز که آن معنی را فاوه میکند که غیر است آن خطاب کرده شدن اسم اشاره یک باشد یا دو یا جماعت از قبیل مذکر باشد یا مؤنث بکاف خطاب استعمال آمدن اسم ظاهر بجای کاف مذکور از روی لفظ مؤید فریت است زیرا کلام اسم بود آن اسم ظاهر بجای او متعین داشته چنانچه وقوع اسم ظاهر بجای کاف ضربتک ممنوع نیست کذاتی انهنس **له** قول حرف الخطاب و هو الکاف لیدل علی حال الخطاب بین الاز و التثنی و التذکره و التذکره و التثنی ۱۲ در ۱۱ **له** قول الی اصل صفت نخست و عشر و در باعتبار این که علم بست یعنی از عدد و محض مرا

بیدل علی مشا به الیه هی خسته الفاظ الستة معان و ذلک **له** قول و ذان ذین لمتناه و تاوتی و ذی و ذه و ذتی و ذهی للمؤنث و تان و تین لمتناه و اولاء بالمد و القصر **له** قول و قد یلحق با و الیها هاء التثنیه فوهذا و هذان و هو اء و يتصل با و اخرها حرف الخطاب وهو ايضا **له** قول و الستة معان نحو کما کون کن فذلک خمسة و عشرون الحاصل من ضرب خمسة فی خمسة و هو ذاک الی ذاک و ذاک الی ذالکن و کذلک البواقی و اعلم ان ذالقرب و ذالک البعید و ذالک المتوسط فصل **له** قول و سوال یصلح ان یكون جزا تاما من جمله الا بصلته بعدة و الصلة جملة خبریة و لا بد من عاقل ینها یبعو **له** قول و سوال یصلح ان یكون جزا تاما من جمله الا بصلته بعدة و الصلة جملة خبریة و لا بد من عاقل ینها یبعو **له** قول و سوال یصلح ان یكون جزا تاما من جمله الا بصلته بعدة و الصلة جملة خبریة و لا بد من عاقل ینها یبعو

و در حالت نصب و مجر مثل شنی معرفت هستند و نیز بعضی بسبب وجود بودن غلت بنا در اینها مثل مفرد و جمع یعنی هستند و از او اسحاق بجان این که شنی مطلقا بسبب نقصن او معنی واحد عطف را یعنی است زیرا آن اصل جلان جل و جل و جل بوده است در بعضی لغات آن در هر حال آمده و از دست آید کریمه ان هذان لساخرا بریکه از او **له** در ۱۲ در ۱۱ **له** قلب الالف الیه بارکن غیره و الیا و بهما ۱۲ در ۱۱ **له** قول کچما ای جمع اند که مؤنث عاقلان کان او ۱۲ در ۱۱ **له** قول و ق بلتی آه که بالام لهذا نذکر گفتن جائز نیست زیرا کلام عوض حرف تنبیه است پس یا بالام جمع نخواهد شد کذاتی انهنس **له** قول و تبصل با و اخر با آبخنی در آخر جمع اسما می اشاره معوی تر و ذه حرف خطاب که کاف باشد تبصل میشود و این کاف حرف بیست نیز که آن معنی را فاوه میکند که غیر است آن خطاب کرده شدن اسم اشاره یک باشد یا دو یا جماعت از قبیل مذکر باشد یا مؤنث بکاف خطاب استعمال آمدن اسم ظاهر بجای کاف مذکور از روی لفظ مؤید فریت است زیرا کلام اسم بود آن اسم ظاهر بجای او متعین داشته چنانچه وقوع اسم ظاهر بجای کاف ضربتک ممنوع نیست کذاتی انهنس **له** قول حرف الخطاب و هو الکاف لیدل علی حال الخطاب بین الاز و التثنی و التذکره و التذکره و التثنی ۱۲ در ۱۱ **له** قول الی اصل صفت نخست و عشر و در باعتبار این که علم بست یعنی از عدد و محض مرا

له قوله الذي. اسم منقوص ست اصل الذي مثل في ودرين لغات ديگر هم هست الذي تشديدا والنحو حذف يا وبقائه كسر والذ بسكون ذال ۱۲ دله قوله
الذين. دگانه ازین هر دو وزن برائے تخفيف محذوف میشود ۱۲ عبد الرحمن له قوله دال الی. ای بروزن علی بضم عین وفتح لام بقصر واین مشهور است از مدونگار مشهور
میشود بغیر او چنانکه این هشام در شرح خود گفته ۱۲ شرح صمدیه له قوله کج المذکر ای برای جمع مذکر عاقل کثیر و برای غیر او قلیل اول مثل قال الذین
أموا وثانی مثل إن الذین تکفون من ذون الله عبادا أمثالکم ۱۲ شرح صمدیه له قوله ماؤن. هر دو بمعنی الذي منقوص
۵۸

شنی و همبرع مذکر مؤنث عاقل و غیر عاقل
در و همبریکان ست ۱۲ درایه له قوله
ذو ذود و معنی مستعمل شود کیه بمعنی
صاحب و آن معرب باشد چنانکه در اسلمی
ست گذشته و معنی الذي در لغت فاص
یعنی ط و آن در پنجام ادست و آن بنی
باشد متغیر نشود مثل جبارنی ذوقام و
مایت ذوقام و مررت بذوقام و مذکر و
مؤنث و واحد و شنی و مجموع و غائب و
حاضر در دیکان ست ۱۲ دله قوله
قول الشاعر و آن منان بن الفعل ازنی ط
و صمدیه که در بحر و افرواق ست ۱۲ شویب
معنی له قوله فان الماء الخ قال المیدانی
یعنی الماء الذي في النزاع ما را بی و جدی
ای در شب ابواب البیر المتنازع فیها بیری ای
حفر تها و طویطیا ۱۲ درایه له قوله ما را بی
و هدی ای آنکه من را بی و من جدی
الی ابی ۱۲ له قوله ای الذي حفرت جفر بافتح
زین کندین طوی و کوزن چاه ست بسند
یعنی چاه من چنان چاکر که کن بیدام او در چنان
چاکر که در بیدام کرده ام او ۱۲ له قوله
اسم الفاعل و بسبب لالت هر دو در جود بتقدير
جلا فعلیه سوائے صفت مشبهه یعنی صلح
الف لام در صورت مفرد میباشد در تقدیر
جملة بحجت اینکه این الف لام موصول با
الف و لام حرفی که بجز بر مفرد عمل نمیشود
مشابهت دارد لهذا صلحا و اسم فاعل و اسم
مفعول باقتضای زودند تا بعد در حرف صلح شای
یعنی بحجت مفرد بودن صلحا و بسبب لفظا بجز
و مشابهت با حرفی که در لغت بجز این حاصل شد

الی الموصول مثاله الذي في قولنا جاء الذي ابوه

قائم او قام ابوه والذي للمذکر والذان والذین
الواحد ۱۲ فی حالة الرفع ۱۲ فی حالة النصب ۱۲

لمثناه والتي للمؤنث واللتان واللتین لمثناهما

والذین والألی بجمع المذکر واللاتی واللواتی والآلی
بجمع لام ۱۲ بروزن کن و بی ای کلها ۱۲ بتا فوقا ۱۲ بروزن هوادی ۱۲ بهزه و تانیز ۱۲

واللاتی بجمع المؤنث و ماؤن و آئی و آیه و ذوقا
بهزه و پس او یای ساکنه بروزن قاضی ۱۲

بمعنی الذي في لغت بنی طی کقول الشاعر شاعر
اولی ۱۲

فان الماء ابی جدی ویدری و حفرت و طویطی

ای الذي حفرتة والذي طویته و الالف واللام
فان برای تعلیل ست ۱۲ ای الماء الذي في نزاع ۱۲ مضاف مضاف الیه جده ۱۲
استهجمو ۱۲

بمعنی الذي صلته اسم الفاعل اسم المفعول نحو
والتی و غیره ۱۲
لا غیر ۱۲

جاءنی الضارب زید ای الذي يضرب زيدا و جاءنی

المضروب غارمة و يجوز حذف العائد من اللفظ
آدون معنی ۱۲

و جمله بودن صلحا و بر حسب معنی آنچه اسم موصول بودن او اقتضا کرده است و او که ذاتی انبیل ۱۲ له قوله و يجوز الی ای حذف عاندا صلح بحسب لفظ جاهل است مگر در
صلح الف و لام حذف قلیل میباشد زیرا که در موصولیت او خفاست و ضمیر یکا ادلال موصولیت او ست و همچنین حذف ضمیر متصل و اقبح پس لانیز جائز نیست مثل الذي
ماهر است الا ایاه زیرا که حذف کرده شود حذف ضمیر متصل معلوم نشود با احتمال اینکه محذوف ضمیر متصل قبل اللام است و درین هنگام غرضیکه برای آن ضمیر متصل آده بود
فوت خواهد شد ۱۲ در ایحه صحیح التي حفرتها و التي طویتها بسبب تانیث هر ۱۲ صمدیه صحیح سوائے الف لام و افراد آن بنظر این که هر دو موصول واحد است ۱۲

اے قول کا معنوں یعنی حذف عام لفظاً از صلہ جائزست اگر عام مفعول بہ باشد فاعل کہ حذف جائز نیست و همچنین جائزست حذف مرفوع بشرطیکہ بہتہ باشد و خبرش جملہ وظرف نہ ہو و نیز جائزست حذف مرفوع پیش آی و بسبب طول صلہ نیز مثل آیت کریمہ وَهوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ وَجِيهٌ سَمِيْعٌ عَرِيْفٌ بِمَا تَعْمَلُونَ صفت ناقصہ تقدیراً مجرور و مؤنث الذی مانعاً

لازمست و اضافت مانع بناست بسبب نازل کردن مقام تثنیہ کہ معانی بناست پس ایراد نخواهد شد بحیث کہ لازم الاضافہ سوائے جملہ است زیرا کہ اضافت عمدہ مانع بناست نہ رافعہ ۱۲ درایہ **ع** قولہ حذف صدر صلتہ بشرطیکہ صدر صلہ ضمیر را جمع بجانب موصول بود درین ہنگام بنی بر ضم خواہد بود و ضم بنائین کہ بسبب حذف بعض صلہ کہ بیرون و موضح موصول است نقصان عارض گشتہ پس از ضم کہ اقوی حرکات است چنانچہ نقصان مذکور خود شد مثل اَيْتُهُمْ اَشَدُّ كَيْسَ كَمْ اَيْمٌ بضم خواندہ ۱۲ درایہ **ع** قولہ ہمہ راجع بسوی اسم کہ از لفظ اسماء و الافعال مفہوم شد ۱۲ **ه** قولہ کل ام الخ ای وضعاً از قید اسم نفس امر و ماضی خارج شد کہ اسم نیستند و از لفظ وضعاً ضارب اس در زید ضارب اس زیرا کہ بر ماضی بقرینہ دلالت میکنند وضعاً ۱۲ **ح** قولہ یعنی الامر و الماضی سوال اسم فعل گاہ یعنی مضارع ہم شد مثل ان یعنی الضمیر داده یعنی التوجع پس حضرتش شد جواب برود یعنی تفخیرات یعنی بتدل شدم و توجعت یعنی متالم شدم بود چون معنی التثانی دارند تعبیر از ایشان بمضارع عالی مناسب اقتاد ۱۲ **ط** قولہ ہیبت لغت تاد در حجازیہ و بجز او در بنی تیم و بضم در لغت بعضی ۱۲ **ق** قولہ من التثانی الخ و از غیر تثانی سوائے قر قار یعنی صوتت

ان كان مفعولاً نحو قام الذي ضربت أي الذي ضربته
واعلم ان آيا و آية معمربة الا اذا حذف صدر صلته
كقوله تعالى توكلنزعن من كل شيعة بهم اشد على
الرحمن عتباى هو اشد فصل اسماء الافعال هو
كل اسو بمعنى الامر و الماضى نحو و زيد اي امهله
وهيها ت زيد اي بعد او كان على وزن فعان بمعنى الامر
وهو من الثلاثي قياس كزال بمعنى انزل و ترال بمعنى
اترك و يلحق به فعال مصدر معرفة كفي بمعنى الفجر
او صفة للمؤنث نحو يافساق بمعنى فاسق و يالكه بمعنى
لا كفة او علما الراعيان المؤنث كقطام و غراب و حضار
وهن الثلاثي ليست من اسماء الافعال انما ذكرت ههنا لئلا

و عرفار یعنی تلاعبوا ایما الصبيان و ہی لعتبہ لهم مسہور نشدہ و مجرد گفته کہ قر قار حکایت آواز رعد است و عرفار حکایت آواز صیدیان ۱۲ درایہ **ق** قولہ قیاس - ای قیاسی ادد و قیاس یعنی بجهت کثرت گویا قیاسی است پس ایراد باین طریق کہ قوام و قعاد در تم واقع گفته میشود و ارد نخواهد شد ۱۲ شرح های **ع** قولہ معرفتہ - زیرا کہ قول عرب فجار القیمہ بلسبب معرفت بلام بودن صفت فجار بر معرفت بودن او دلالت می نماید ۱۲ **ح** درایہ **ط** قولہ لنا سبة - بینها و بین فعال التي من اسماء الافعال عدلاً و ذرة و لذا ابحاث فی البناء ۱۲ **ح** ۱۲ **ط** ۱۲ **ق** ۱۲ **ح** ۱۲ **ط** ۱۲ **ق** ۱۲ **ح** ۱۲ **ط** ۱۲ **ق** ۱۲

ص و غیر ذاک ۱۲ اد ۵۵ قول المربکات در المربکات لام جنس است پس معنی جمعیت باطل شد و ترکیب المربک کل اسم صحیح گشت و بحکم که لام عیب باشد پس تقدیر این که
بذات فصل المربکات الذکوة فی حصر المبنیات و کل اسم مبتدا خبرش محذوف ای کل اسم رب انچه فو مرکب ۱۲ اد ۵۶ قول کلمتین و اسمین محفت تا مثل تحت
نصر و سیبویه داخل را ندر که جزو ثانی اول فعل است و جزو ثانی ثانی صوت ۱۲ اد ۵۷ قول لیست بینما نسبت ای اصلاً یعنی نه نسبت است اسناد باشد و در
اضافه و زعمیل و نه افادته کدای معنی پس مثل تا بطر آش که در آن سبب بنا ترکیب نیست بلکه جمله بودن است آن خان از محفت است و عیب التمر

فصل الاصوات کل لفظ حکمی به صوت کفاح لصوت

الغراب أو صوت به البهائم کتبه لان اختار البعید فصل المربکات
کل اسیر کب من کلمتین لیست بینما نسبت فان تضمن
الثانی حرفاً یجب بناؤها علی الفتح کاحد عشر الی تسعة عشر
الاثنی عشر فانها معربة کالمثنی وان لم یضمن ذاک فقیها
لغات اقصم ببناء الاول علی الفتح و اعراب الثانی غیر منصرف
کبعلیک فوجاءنی بعلبک و رأیت بعلبک و مررت
ببعلبک فصل الکنایات هی اسماء تدل علی عددهم و هی

ویرید و الیهم علم خان جده ۱۲ اد ۵۵ قول کتب
بنا و جمله بنا جز و اول بحکم این که
در وسط است و وسط محل اعراب نیست و
بنای جزو ثانی بسبب آن که متضمن حرف
است پس اصل احد عشر احد عشر و ده برای
فرق میان استخراج دو اسم و ترکیب آنها
و او محذوف شد ۱۲ اد ۵۶ قول کالمثنی یعنی
چنانکه ثنی معرب است همچنین جز و اول این
کلمه نیز معرب است بسبب مشابهت او
با مصنف از جهت حذف فون زیر که حد
فون از احکام اضافه است پس برای
او حکم معرب شده و جزو دوم او یعنی است که
تضمن حرف نموده است ۱۲ اد ۵۷ قول
فیها لغات اه یعنی درین کلمه سه لغت دیگر
یکه اعراب هر دو جزو مثل اعراب مضاف
و مضاف الیه منع صرف جزو ثانی پس
رفع اول بضم باشد و نصب بفتح و جر بکسر
حسب اقتضای عامل و فتح در آخر جزو ثانی در
جمع احوال و هم رفع جز و اول بضم و نصب
بفتح و جر بکسر و نصف جزو ثانی یعنی جزو آخر
جزو ثانی و تنوین در جمع احوال تمام بنا
هر دو جزو بجهت مشابهت او با خسته عشر
درین که هر دو در کل لیست که یک بجز دیگری
آمده و صا حسب انی گفته که مرکب که هر دو
جز و او مفتوح است مثل احد عشر و غیره
بیه سبب اصح در حالت غلیت معرب الآخر
می باشد و شیخ رضی گوید که درین حالت نیز
مرعات بنای اول اصح است ۱۲ اد ۵۸
قول علی الفتح بجهت بودن او در وسط که مانع
اعراب است و نبودن واسطه فیمابین اعراب

<p>نیشود بلکه حکایت صوت مراد میگردد ۱۲ اد ۵۸ قول کل لفظ الی یعنی لفظیکه با او آواز حکایت کرده شود خواه آواز حیوانات باشد خواه اجادات ۵۹ قول او صوت البهائم مثلاً قیده شای برای آن افزوده شد تا تعریف آن آواز را راکه برای پرندگان بلکه برای بعضی افراد انسان مثل کودکان و مردم دیوانه بینایند شامل باشد ۱۲ اد ۶۰ قول الیه نام ای لرزه را او دعاها و خشیتهما و وحشتهما</p>	<p>له قول الاصوات بسبب قائم بودن اینها مقام اسمائیکه در آن ترکیب نیست یعنی شدند سوال اصوات وقت ترکیب چرایی شده و اسمای حرف مثل با و تا که اسمای بی ثمت اند برای چه معرب گشتند جواب اسمائے حروف مثل چل برای مسمیات خود موضوع هستند پس وقت ترکیب مستحق اعراب خواهند بخلاف اصوات که از اینها وقت ترکیب مسمی اراده کرده</p>
---	---

و بنا ۱۲ اد ۵۹ قول و اعراب الثانی بسبب نبودن موجب بنا و بودن اصل در اسماء اعراب ۱۲ اد ۶۰ قول غیر منصرف بعلت یافته شدن و بسبب که غلیت ترکیب باشد
۶۱ قول الکنایات ای بعضی مائنی بر که مبنی هستند تمامی کنایات نیز که بعضی معرب نیز باشند مثل فلان و فلانة کنایت از اعلام ۱۲ اد ۶۲ قول عدد و مسمی ای متوسط
بین القلیل و الكثير من او عشر الی تسعة و تسعین دون القلیل مادون العشرة و الكثير من المائة الی ما فوقها اللایزم الترجیح بلا مرجح ۱۲ اد ۶۳ قول کم
و کذا و ههنا کم استفهام یعنی بجزه استفهام بلکه استفهامی بودن بر کم استفهامی و در کذا ترکیب از روشنی که کاف در او باشد ۱۲ اد ۶۴

له قوله كيت وذيت ح الناء والكسر فيها جنين وجرين - صراح وگاسه مضموم هم میباشد و هر دو مستعمل نمیشود مگر بود عطف مثل قال فلان كيت وذيت ۱۲
 مملکه له قولاً و مجموع آه وجه مجرور و مفرد بودن تمیز که خبریه اینک هر گاه کم خبریه براسه تکثیر بود مشابہ عدد کثیر صریح مثل باء و الف گردید و تمیز
 عدد صریح کثیر مجرور و مفرد میباشد و همچنین تمیز چیزی که مشابہ او باشد مجرور و مفرد خواهد بود و وجه مجموع بودن تمیز اینا کم خبریه در کسر صریح
 کثرة مثل عدد صریح الكثرة نیست لهذا برای نیابت از معنی صراحت تمیزش جمع آوردند ۱۲ له قوله بدل من فیها ای جواز آ
 یعنی من بیانیه جواز آور تمیز به ردی آید پس تمیز به ردی بجز خواهد بود و فرق از
 قرینه مقام معلوم خواهد شد و امن وقت است که فعل متعدی فاعل فیهما بین
 تمیز و کم نباشد و نه آمدن من بیانیه واجب بود تا تمیز بمفعول مشتبه نشود
 مثل که اهل کنا من قرینة و کم انیما من آیه ببت ۱۲ در آیه له قوله
 لقیام قرینة - وان بو بعد کم استقامیه
 و خبریه اسم مرفوع یا فعل یا پس استقامیه جمع مثل کم لک غلانا درین صورت
 گانه تمیز محذوف خواهد شد و معنی کم لک غلانا کم نفسا لک فی حاله کوهنرم
 غلانا عامل در حال جار و مجرور است و همین است مذمب بصریه پس نزدشان
 کم غلانا لک جائز نباشد مگر مذمب اخفش که بجواز تقدم حال بر عامل او
 که ظرف باشد قابل است درست خواهد بود کذا فی المنهل ۱۲ له قوله غیر متصل
 عنده - احتر از است از مثل کم رجلا او رجل ضربته و قتیله کم را مبتدا گردانند و
 بجدا و فعل غیر مشتغل مقدر نمایند ۱۲ در آیه له قوله مفعولاً به - خبریه کون
 محذوف است و همچنین مصدر او مفعولاً فیه و مبتدا و خبر بسبب عطف اینها بر
 مفعولاً به تقدیر عبارت و یکون کم فی بدین التالیین مفعولاً به آه و می تواند
 که نصب مفعولاً به بنا بر حالیت از هر یک کم رجلاً و کم غلام و نصب مصدر
 بنا بر حالیت از کم ضربته و کم ضربته نصب مفعولاً فیه بنا بر حالیت از کم یوماً و کم یوماً سرت و کم یوماً صمت مفعولاً فیه
 مفعولاً فیه بنا بر حالیت از کم یوماً و کم یوماً باشد و این وجه نسبت به اول وجه است چه درین وجه سلامت از حذف است بخلاف وجه اول و مجرور
 مفعول به نفع است بسبب عطف او بر منصوباً و همچنین مرفوعاً چون مفهوم منصوب وجودی است لهذا بر مرفوع مقدم گشت و ظرفیت و مصلحت
 کم باعتبار تمیز او است ۱۲ ش فائده بدان که از لفظیکه براسه مخاطب بود پس کم استقامیه ضرورت فعل باشد یا غیر او براسه استقامیه صریحاً
 بصیغه مخاطب و کم مالا عندک و آن که پس خبریه بود براسه متکلم باشد مثل بود یا غیر او مثل کم مال النفقة بصیغه متکلم و کم مال عندی ۱۲

Website: MadarseWale.blogspot.com

و کذا و حدیث مبهم و هو کیت و ذیت و اعلم ان کم علی
 جرے بینک و این مخاطبک ۱۲

قسمین استقامیه و مابعد ها منصوب مفرد علی التمییز
 لے دالت علی الاستقام ۱۲
 همچنین از عرب سورع شد ۱۲ منهل

فحوکم رجلاً عندک و خبریه و مابعد ها مجرور و مفرد فحوکم
 الی خبریه لم یجوز ۱۲ مرة ۱۲ کثیراً ۱۲

مال نفقت او مجموع فحوکم رجال لقیتم و معناه التکثیر
 اخری ۱۲

و تدخل من فیها تقول کم من رجل لقیتم و کم من مال
 الی البیانیه ۱۲ الی خبریه لم یجوز ۱۲

انفقت و قد یحذف التمییز لقیام قرینة فحوکم مالک ای
 ای تمیز کم خبریه در استقامیه ۱۲ نظیر استقامیه ۱۲

کم دیناراً مالک و کم ضربت ای کو ضربت ضربت
 مثال خبریه ۱۲

و اعلم ان کم فی الوجهین یقع منصوباً اذا کان بعدة
 ای فی الاستقام و الخبر ۱۲ محلاً و کذا مجروراً و مرفوعاً ۱۲

فعل غیر مشتغل عنه بضیغه فحوکم رجلاً ضربت و کم
 او مشبه ۱۲ ای غیر معروض ۱۲ او متعلقه ۱۲ ش

غلام ملک مفعولاً به و فحوکم ضربت ضربت و کم ضربت
 الی خبریه لم یجوز ۱۲

ضربت مصدر او کم یوماً سرت و کم یوماً صمت مفعولاً فیه
 الی مفعولاً مطلقاً ۱۲

یعنی من بیانیه جواز آور تمیز به ردی آید پس تمیز به ردی بجز خواهد بود و فرق از
 قرینه مقام معلوم خواهد شد و امن وقت است که فعل متعدی فاعل فیهما بین
 تمیز و کم نباشد و نه آمدن من بیانیه واجب بود تا تمیز بمفعول مشتبه نشود
 مثل که اهل کنا من قرینة و کم انیما من آیه ببت ۱۲ در آیه له قوله
 لقیام قرینة - وان بو بعد کم استقامیه
 و خبریه اسم مرفوع یا فعل یا پس استقامیه جمع مثل کم لک غلانا درین صورت
 گانه تمیز محذوف خواهد شد و معنی کم لک غلانا کم نفسا لک فی حاله کوهنرم
 غلانا عامل در حال جار و مجرور است و همین است مذمب بصریه پس نزدشان
 کم غلانا لک جائز نباشد مگر مذمب اخفش که بجواز تقدم حال بر عامل او
 که ظرف باشد قابل است درست خواهد بود کذا فی المنهل ۱۲ له قوله غیر متصل
 عنده - احتر از است از مثل کم رجلا او رجل ضربته و قتیله کم را مبتدا گردانند و
 بجدا و فعل غیر مشتغل مقدر نمایند ۱۲ در آیه له قوله مفعولاً به - خبریه کون
 محذوف است و همچنین مصدر او مفعولاً فیه و مبتدا و خبر بسبب عطف اینها بر
 مفعولاً به تقدیر عبارت و یکون کم فی بدین التالیین مفعولاً به آه و می تواند
 که نصب مفعولاً به بنا بر حالیت از هر یک کم رجلاً و کم غلام و نصب مصدر
 بنا بر حالیت از کم ضربته و کم ضربته نصب مفعولاً فیه بنا بر حالیت از کم یوماً و کم یوماً سرت و کم یوماً صمت مفعولاً فیه
 مفعولاً فیه بنا بر حالیت از کم یوماً و کم یوماً باشد و این وجه نسبت به اول وجه است چه درین وجه سلامت از حذف است بخلاف وجه اول و مجرور
 مفعول به نفع است بسبب عطف او بر منصوباً و همچنین مرفوعاً چون مفهوم منصوب وجودی است لهذا بر مرفوع مقدم گشت و ظرفیت و مصلحت
 کم باعتبار تمیز او است ۱۲ ش فائده بدان که از لفظیکه براسه مخاطب بود پس کم استقامیه ضرورت فعل باشد یا غیر او براسه استقامیه صریحاً
 بصیغه مخاطب و کم مالا عندک و آن که پس خبریه بود براسه متکلم باشد مثل بود یا غیر او مثل کم مال النفقة بصیغه متکلم و کم مال عندی ۱۲

اے قولہ اذا کان قبلہ سوال کم صدارت کلام خواهد آن وقت بودن حرف جر خواه مضاف بر سر او زایل شد جواب چون فیما بین حرف جار و محسور و مضاف و مضاف الیہا اتحاد و جزئیست می باشد صدارت او سولے جار و مضاف منتقل شد ۱۲ درایہ ۱۳ قولہ الظروف یعنی ظروف کہ محدود از مبنیہا اند - و تعبیر نموده شد از انہا وقت شمار بعضی ظروف پس احتیاج بجانب ذکر بعضی نخواہد افتاد ۱۲ ش ۱۳ قولہ منہما ما قطع عن الاضافۃ - و ہر بنا قطعمن ۶۲ اینہا حرف اضافت است و نیز تشبیہ با حرف

عجوراً اذا كان قبله حرف جر او مضاف نحو بكم رجلاً امرت
 وعلى كور رجل حكمت وغلام كور رجلاً ضربت ومال كور رجل
 سلبت ومرفوعاً اذا لم يكن شيئاً من الامر من مبتدأ ان لو يكن
 ظرفاً نحو كور رجلاً اخوك وكور رجل ضربت وخبر ان كان ظرفاً
 نحو كور يوماً سفرك وكور شهر صومي فصل الظروف المبنية
 على اقسام منہما ما قطع عن الاضافۃ بان حذف المضاف
 اليه كقيل بعد وفوق وتحت قال الله تعالى لله الامر من
 قبل ومن بعدى من قبل كل شيء ومن بعد كل شيء هنا
 اذا كان المحذوف منوياً للمتكمم والا لكانت معرفة على هذا اقوى
 لله الامر من قبل ومن بعد وتسمى الغيات ومنها حيث
 بنيت تشبيهاً لها بالغايات لمدار منہما الاضافۃ الى الجملة

در احتیاج سوی مضاف الیہ
 و بنا بر صمہ برائے جر بقصد کہ محذوف
 مضاف الیہ بنا بر یاد یافتہ ۱۲ و
 قولہ قبیل و بعد آہ و بچین
 برے کے کے مشابہ او باشد مثل آمام
 قطع اول وقتام بضم اول و تشدید
 اول ہر دو بضم پیش و او را بالمد یعنی
 پس و پیش و آن از اضداد است
 و خلف یعنی سپس و اسفل و دون
 و اول یعنی قبل و غیر او و وہر بناے
 اینہا قطعمن آنہا است حرف راں
 قطعمن این ہر سزہ استفہام را و
 قائم مقام اینہا الفاطیست کہ ظروف
 نیست لیکن بسبب کثرت استعمال
 خود بالظرف تشبیہ داده شدہ اند
 مثل حسب چنانکہ گوی افضل و را
 حسب اے حسب و ازین قول فعل
 بر الاغیبر مراد است و مثل حسب
 لاغیبر و لیس غیر است در قطع
 اضافت و بنا بر ضم ۱۲ ہ قولہ و
 الا لكانت آہ اے دان لکن المحذوف
 منوياً للمتكمم بل یكون منوياً
 اذا كان ما ضيف اليه مذکور ۱۲ اے
 قولہ و تسمى الغيات - بسبب غایت
 بودن اینہا در لطف بعد حذف مضاف
 الیہ بلا عوض ۱۲ ک قولہ حیث
 ہر اے مکان است و اخش گفتہ
 کہ گاہے برائے نمان ہم مستعمل میشود
 مثل اجلس حیث زید جالس یعنی
 جلسین در زمانیکہ زید جالس است

لذا في عهد الرحمن ۱۳ قولہ لسا زمتہا الاضافۃ اے الجملة في الاكثر - معنی لالفاظاً او اول پس معنی اجلس حیث زید جالس اجلس مکان
 اجلس زید است و ثانی یعنی عدم الاضافۃ لفظاً پس بسبب آن کہ مضاف بجانب جملہ در حقیقت مضاف بجانب مصدر است کہ جملہ اورا
 قطعمن نموده پس اضافت حیث بجانب جملہ مثل لا اضافت گردید و مشابہ یا بافت مطلق الاضافۃ شد و بینی بر ضم کشف کذا فی الشرع ۱۳

سین و بر فتح بر سر
 کذا فی النہل
 ۶۴

له قوله این و استے آه و بناے این بر حرکت نہ بر سکون بسبب احتراز از تکرار

الاسمیه و الفعلیۃ نحو جئتک اذ طلعت الشمس و اذ الشمس
 طلعت و منها این و انی للمکان بمعنی الاستفهام نحو این تمشی و
 انی تقعد و بمعنی الشرط نحو این تجلس اجلس انی تقم اقم و
 منها متی للزمان شرطاً و استفهاماً نحو متی تصواصم و متی
 تسافر و منها کیف للاستفهام حالاً نحو کیف انت ای فی ای
 حال انت و منها ایاں للزمان استفهاماً نحو ایاں یوم الدین
 و منها مذ و منذ بمعنی اول اللد ان صلح جواباً لمتی نحو ما رأیت
 مذ و منذ یوم الجمعة فی جواب من قال متی ما رأیت زیلاً ای
 اول مدة انقطاع روتی یا ه یوم الجمعة و بمعنی جمیع المد
 ان صلح جواباً لکم نحو ما رأیتک مذ و منذ یومان فی جواب من
 قال کمد ما رأیت زیلاً ای جمیع مد ما رأیت یومان و منها

له قوله و یعنی الشرط - و انی یعنی
 کیف نیز آید و قتیکہ پس فعل باشد
 مثل آیه کریمه فأتوا حرتکم انی
 شیء ثم اے کیف شتم ۱۲ درایه
 له قوله کیف - قائم مقام ظرف
 است و ظرف نیست و معنی اموال
 از حال ست و بالظما نزد بصریه
 در شرط مستعمل میشود و نزد کوفیه
 مطلقاً و بدلیل عمل او در حال ظرف
 مکان ست نحو کیف زیضا حکاً
 مثل این زید قائماً ۱۲ عبد الرحمن
 درایه له قوله ایاں للزمان استفهاماً
 مثل متی استفهامیه مکررست در
 ماضی و مستقبل هر دو مستعمل می شود
 و ایاں اختصاص بمستقبل دارد و
 بجز امور عظام در دیگر چیزه استعمال
 نمی پذیرد و کسر ه همزه ایاں لغت
 سلیم ست و اندلسی گفته که کسر ه نون
 اول لغت ست و بسبب همسانی او
 بالفتحه اولی ۱۲ منہل و درایه
 له قوله مذ و منذ با وجود کسره
 است و منذ اصل که تصغیر مذ
 نید آمده و آن اشیا را سوئی اصل
 می برد که سبب مقصود بودن جهت
 خفت بر مذ مقدم نموده شد و در
 بناے این هر دو و قتیکہ اسم باشند
 مشابہت آنهاست با مذ و منذ
 حروف جاره یا بودن وضع مذ مثل
 وضع حرف و عمل منذ بر نیا مشابہت
 اینها بغایات در قطع اضاقت معنوی

لیکن اینها همیشه بینی می آیند که مقطوع از اضافت معنوی میباشد بخلاف غایات ۱۲ له قوله بمعنی جمیع المد - بریس تقدیر پس او متعدد یعنی زمان
 مقصود به العدم باشد ۱۲ منہل و در بناے او ضمن استمعنا م را چنانکه در کیف و متی و غیره ۱۲

لہ قول یعنی عند آہ مگر لہن و لغات اور معنی ابتدا لازم است و بہین جہت اور مع لغات لفظ من لازم یہاں شد مطلقاً بود و این اکثر است یا مقدر
 پس لدن و لغات او یعنی من عند خواهد بود و لدی یعنی عند است و اورا معنی ابتدا لازم نیست ۱۲ یعنی کہ قولہ الايشترط فيه الحضور۔ تا اینست کہ گفتہ میشود
 المل عند زيد الرچہ مال نزدیک زید نہا شد بلکہ در خزانہ باشد و المال لیسے زید و کنت بودن مال نزدیک زید در خزانہ پس عند عام باشد
 بنسبت لدے و انجات او ۱۲ در ۱۲ کہ قولہ ۶۵ لدے ولدن یعنی بودن اینہا بسبب وضع بعض لغات اینہا مثل و منع حروف
 و محمول بودن باقی بر ۱۲ کہ قولہ لدے۔

Website: MadarseWale.blogspot.com

وگاہے لدے مثل مد آمدہ است و این
 نہایت قلیل است ۱۲ کہ قولہ قط ما فتح
 لغات رقط ففتح قات و تشدید طائے
 مضمومہ است و گاہے قاف و دہم تابع
 طائے آمد و گاہے تخفیف طابا مضموم سکون
 او میباشد تا نہیل کہ قولہ اللما ضی المنفی۔
 نفی خواہ لفظاً باشد مثل ما زید انما و خواہ
 معنی مثل بل آیت ذمنا قط و گاہے در
 اشبات ہم مستعمل میشود مثل کنت اراء قط
 اے دائما و قط مخففہ یعنی سست بہت وضع
 مثل وضع حروف و دیگران بسبب بہت
 با و یا تخفیف آنہا یعنی یا لام تعریف از دیگر
 بر زمان معین دلالت نہا میکند ۱۲ در ۱۲ کہ
 قولہ عوض نعم الضاد و فتح بلا تون ہرگز
 ہونی تا کی دانی للمستقبل من الزمان کما
 ان قط اللما ضی من الزمان یقال عوض لا
 افازتک ہرگز نہ انشوم از تو کما تقول قط
 ما فارتک ہرگز نہ از تو و عوض را در
 دراضی قط۔ اور مستقبل استعمال نکلند ۱۲
 صلح و یعنی بودن اور ضم بہت این کہ او
 مثل قبل و بعد مقطوع الاضافت است چرا
 کہ با مضاف الیہ اعراب او جائز است چنانکہ
 گفتہ میشود لا اتیک عوض العاضین امی
 دہر الداہیرین معنی آن خواہم آمد در فانی تو
 در روزگار گذران شد یا ۱۲ کہ قولہ لا
 اضربہ عوض۔ ای لا اضربہ دہر معنی آن
 نخواہم زد او را در روزگار گذران شد یا ۱۲
 کہ قولہ اولی اذ یعنی ظروف ہر گاہ بجانب
 حملہ یا بجانب اذ کہ مضاف بسوی حملہ باشد

لَدَىٰ وَلَدٍ نُّبَعِّئُ بِمَعْنَىٰ عِنْدَ نَحْوِ الْمَالِ كَلَدِيكَ وَالْفَرْقُ
 بَالْتِمَازِ ۱۲ اے عندک ۱۲ اے استعمال ۱۲
 بَيْنَهُمَا أَنَّ عِنْدَ لَا يَشْتَرِطُ فِيهِ الْحَضُورُ وَيُشْتَرِطُ
 ذَلِكُ فِي لَدَىٰ وَلَدٍ نُّبَعِّئُ بِمَعْنَىٰ عِنْدَ نَحْوِ الْمَالِ كَلَدِيكَ وَالْفَرْقُ
 بَالْتِمَازِ ۱۲ اے عندک ۱۲ اے استعمال ۱۲
 وَلَدٍ نُّبَعِّئُ بِمَعْنَىٰ عِنْدَ نَحْوِ الْمَالِ كَلَدِيكَ وَالْفَرْقُ
 بَالْتِمَازِ ۱۲ اے عندک ۱۲ اے استعمال ۱۲
 لِلْمَاضِي الْمَنْفِيِّ نَحْوِ مَا رَأَيْتَهُ قَطُّ وَمِنْهَا عَوْضٌ
 لِّلْمُسْتَقْبَلِ الْمَنْفِيِّ نَحْوِ مَا أَضْرِبُهُ عَوْضٌ وَإِعْلَمُ
 أَنَّهُ إِذَا أَضْيَفَ الظَّرْفُ إِلَى الْجُمْلَةِ أَوْ إِلَى أَذْجَارِ
 بِنَاوِهَا عَلَى الْفَتْحِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى هَذَا يَوْمٌ يَنْفَعُ
 الصُّدِّيقِينَ صِدْقُهُمْ وَيَوْمٌ يَنْعَذِبُ
 كَذَلِكَ مِثْلٌ وَغَيْرُ مَعْمَا وَأَنَّ تَقُولَ ضَرْبَةٌ
 مِثْلَ مَا ضَرَبَ زَيْدٌ وَغَيْرَ أَنْ ضَرَبَ زَيْدٌ وَمِنْهَا

مضاف مضمومہ بہت مہیا رہے و بہین مشابہت کہ اقتیار بجانب مضاف الیہ ہاں ہو و ان ظروف مستعمل
 مضاف طہور بنامی شان بر فتح جائز است برائی خفت مغل میں خزی یومہ عین ای یوم اذ کان کذا برقر است فتح مہم و یعنی بودن اینہا بر فتح بوجہت
 اطاعت بجانب حملہ کہ حکم دم اضافت سے ہے قطع اضافت مغل غایات ہند ۱۲ کہ قولہ لے الے ای بجانب لفظاً ذکر از ظروف است ۱۲ کہ قولہ
 علی الطبع لا لتساب بنا لہا من المضاف الیہ یعنی لو واسطہ کہ فی اذ لان الجملہ من حیثہ ہی ہی مہنیہ ۱۲ کہ قولہ و کذ کہ آہ یعنی ہمیں بناے ش نظر
 بر فتح جائز است ہر گاہ ہر دو بجانب ماہ ان لفتح ہمزہ مطلقہ باشد یا مطلقہ مضاف طہور لہر لہا و ان اگر از ظروف نیستند لیکن با ظروف کہ بجانب

و این

یعنی جل معهود خارجی انوار است چنین معین مثل اسامی که علم جنس اسد است یا اسد محلی بلام جنس یا جمله معینه از کل افراد جنس یا بعض افراد مثل معرف بلام استغراق و جمع معهود در این ۵۵ قول اسما اشارات الموصولات چون اسم اشاره بدون اشاره سی سوی مشارالیه وقت تلفظ متکلم نزد مخاطب میباشند و همچنین موصولات بدون صلاحتی میباشند و بهم نامیده شدند در این ۵۵ قول المعرف باللام - بدان که الف و لام هر دو قسم است زانکه برای آنست که لغتین لفظاً یکی است الحسن و الحسین و اللهم در قول شاعر و لقد امرت علی اللیل و یسئلی و غیر آن ۶۶ نوع است اسمی و حرفی اول اسم موصولات

که در قول و اسم فاعل و مفعول باشد مثل الضارب المضروب و ثانی بر چهار گونه باشد جنسی استغراقی و محدودی یعنی خارجی اول اشارت کند بجانها بهیئت صرف قطع نظر از فردا فردا و وحدت و کثرت مثل اهلک الناس الدینار و الدرهم و ثانی اشارت کند بجانها بهیئت باین طریق که در جمیع افراد لغوی و عرفیه یافته میشود مثل ان الانسان لقی خسراناً مع جمیع افراد انسان و ثالثاً بجانها بهیئت باین طریق که در فرد غیر معین کنیها بهیئت متکلم و سامع در ذمین معهود است و ثانی چون که داخل السوق یعنی در بازار یک دره بن من تو معهود است در آنجاست مشیه است بسوی ما بهیئت باین طریق که در فرد معین که در خارج میاست متکلم و سامع معهود است حاصل گردیده و آن اول متکلم و او میگوید من بعد همان متکلم را معرفاً عاده بینماید مثل کریمه کما ارسلنا الی فرعون رسوله فقتله فرعون الرسول و از اقسام معارف اسمی است که معرف بیکه ازین الف و لام چهارگانه بود و نگو باشد چنانکه عهد الرحمن تصریح کرده و بعداً بحکم در آنجا گفته که دخول الف لام عهدی نکره میباشند و بهمین جهت جمله خبریه صفت اوی آید و مصنف تعریف معرفت نموده چنانکه در حدیث آمده است لیس من اسبر امصیا فامسفر لیر که میم بدل از لام اصل لیس من البر الصیام فی السفر بوده ۱۲۳ سلمیه ۱۵ قول و العلم خواه منقول باشد مثل فضل خواه مثل عمران مفرد باشد مثل زید یا م مثل عبد الله اسم باشد مثل عمر یا لقب مثل صدیق خواه کنیت مثل ابوالفتح موصوع برای معنی ذات باشد مثل بشر یا برای معنی حدث مثل سبحان علم شیع ۱۲۳ در این ۵۵ قول بوضع واحد ازین قید علمیکه در اشترک باشد داخل ماند زیرا که بوضع واحد غیر اشامل نیست بلکه بوضع دوم ۱۲۳ قول تم البهات یعنی اسمائ اشاره و اسمائ موصولات و بوضع انقض این کلام موصولات آنچه در الف و لام بود معرفت است و آن که در الف و لام نبود مثل من و ایس تعریف و بجهت اینکه در معنی موصول نیست که در الف و لام

امس بالکسر عند اهل الحجاز و الخاتمة فساء احکام الاسم

و الواحده غیر الاعراب البناء و فیها فصول فصل اول علم

ان الاسم علی قسمین معرف و نکره المعرف اسم وضع لشی معین

وهی ستة اقسام المضمرة و الاعراب و البهات اعنی اسماء

الاشارات و الموصولات و المعرف باللام و المضاف الیها

اضاق معنوی و المعرف بالنداء و العلم ما وضع لشی معین

لا يتناول غیره بوضع واحد اعرف المعارف المضمرة المتکلم

نحو ان و نحن ثم المخاطب نحو انت ثم الغائب نحو هو ثم العلم

ثم البهات ثم المعرف باللام ثم المعرف بالنداء و المضاف

۱۵ قول امس معنی دی نزد بعضی بنی بر کسر معرفت است و نزد بعضی معرب و معرفه و بهر گاه مضاف شود یا در الف و لام و باید یا نکره نموده شود بالاتفاق معرب باشد گفته میشود معنی استنا و مضی الاسم المبارک و کل غیر هاتر اسم و مثل غده و باره و کیف این وقتی وای و ماد اعنی اسمائ مشهور و اسمائ المبعود سوای جمیع شئی که بگذرانی المصراع ۱۳ قول علم ان الخ چون زمینیات ذکر معرفه زانکه لفظ ذکر پس زمینیات مناسبت و بهیئت معهود است و لفظ الاستعمال بودن معرفه زانکه مقدم گردیده در این ۱۵ قول لشی معین - عام ازینکه فرد معین باشد مثل نیر و الرجل

۱۵ قول والمضاف الیه یعنی مضاف در مراتب تعریف در کتوت مضاف الیه است زیرا کہ مضاف از مضاف الیه اکتساب تعریف میکند پس در مرتبہ او خواهد بود این مذہب سببویہ است و نزدیک بہ سرد تعریف مضاف از مضاف الیه انفس میباشد چرکہ او تعریف از مضاف الیه حاصل سے نماید و بہین ۶۷

Website: NewMadarsa.blogspot.com

باعتبار راستے اکثر نجات ست
 و مذہب کو فہم این کہ اعرف علم ست
 پس مضمیر سبب مہم و پس ہم معرف
 بلام و نزد ابن کیسان اینکه اعرف
 مضمیر ست پس علم سبب اسم اشارہ و
 من بعد ذوالام و پس ہم اسم موصول
 نزد ابن سراج اینکه اعرف اسم اشارہ
 است بعد از ان مضمیر پس علم سبب ذو
 اللام پس ہم موصول و ابن مالک گفته
 کہ اعرف مضمیر متکلم بعد از ان ضمیر مخاطب
 پس علم سبب ضمیر غائب کہ سالم از
 ابہام استھن بعد اسم اشارہ و مخاطب
 پس ہم موصول و ذوالاداء و مضاف
 بر حسب مضاف الیه باشد و بہین در تسبیل
 منصوص ست ۱۱۱ نہیل ۱۵ قولہ النکرۃ
 و قبول کردن حرف تعریف خواہ در
 آمدن رُبت یا کم خبریہ بر وی بودن حال
 خواہ تہیز یا اسم لامعنی لیس از علامات
 نکرہ است ۱۲ اش ۱۵ قولہ اسماء
 العدو چون اسمائی عدد و اکثر بکرہ تفسیر
 کردہ میشوند لہذا ذکر آنها پس نکرہ مناسبت
 شد ۱۳ درایہ ۱۵ قولہ علی کثیر الخ ۱۷
 مقدار افراد ہا۔ ای المعدودات فی ظل
 فی الحد الواحد الاثنان ۱۲ و ۱۵ قولہ
 بالتاء زیرا کہ ثلاثہ ماؤں بجاعت باشد
 پس مؤنث خواہد بود و الحاق تا لازم
 خواہد شد و چون در مذکر لاتی شد برای
 فرق و مؤنث لاتی خواہند نمود و ہر گاہ
 عشر در آیت کریمہ من ساء بالخصم
 فلان عشر امم الہا اکتساب تا نیست

فی قوة المضاف الی والنکرۃ ما و ضِع لشیء غیر مَعین کر جلی
 و فریس فصل اسماء العد ما و ضِع لیدل علی کمیتہ احاطا
 الاشیاء و اصول لعد اثنتا عشرة کلمۃ و احدۃ الی عشرۃ و
 مائۃ و الف و استعمال من و احد الی اثین علی لقیاس عنی
 للمذکر بدون التاء و للمؤنث بالتاء تقول فی رجل واحد
 فی جلین اثنان و فی امرأۃ واحدۃ و فی امرأتین اثنان و
 ثنتان و من ثلاثۃ الی عشرۃ علی خلاف القیاس عنی للمذکر
 بالتاء تقول ثلاثۃ رجال الی عشرۃ رجال للمؤنث بدونہا
 تقول ثلاث نسوة الی عشر نسوة و بعد العشرۃ تقول حشر
 رجالا و اثنا عشر رجلا و ثلاثۃ عشر رجلا الی تسعۃ عشر رجلا
 احد عشرۃ امرأۃ و اثنتا عشرۃ امرأۃ و ثلاث عشرۃ امرأۃ الی

از مضاف الی نکرہ لہذا الیادے وارد نہ خواہد شد ۱۲ قولہ احد عشر رجلا بتغیر الواحد والواحدۃ الے احد واحد طلبا للتخفیف ۱۲ و ۱۵ قولہ ثلاثہ
 عشر رجلا۔ باسقاط التاء عن الجوز الثاني و اثنان ہما فی الاول فی المذکر و بالعکس فی المؤنث لرجوع العشرۃ بعد الترتیب الے الاصل فہما دون الجوز الاول
 تقلیلاً بخلاف الاول ۱۳ درایہ ۱۵ الے بنی علی ما یتخفیہ القیاس فی الافراد و الترتیب و العطف ۱۲ طے زیرا کہ قیاس تذکرہ مذکر و تا نیست
 مؤنث ست ۱۲

له قوله الى تسعين جلا آه یعنی عقود هشتاد که عشرون و ثلاثون و اربعون و خمسون و ستون و سبعون و ثمانون و تسعون باشد قیاس درین عقود چنان بود که عشرون رجلا بلفظ شنی و ثلث عشرات رجلا تا تسع عشرات رجلا گفته شود زیرا که مضاف مع مضاف الیه بجفت و الی است آنه سایر عدد معین مانند عَشْرَة و مائة و الف یک گمر شده مثل کلین گردید که مؤنث او بتا آمده هرگاه بقصد تخفیف مضاف الیه را حذف کردند مثل گمر مذوفه الی لام که ثبته و قلته و غیره باشد گردیده لیکن ثلثه بسبب مشابهت ۶۸ او با ثلثه که از اعداد است یعنی ثلث عشرات مستعمل نمی شود چنانکه شبهه با وصف حذف لام یعنی خود استعمال می یابد از وضع الفاظ اعداد میان کمیت معینة مقصود است و آن حاصل نشد و ازین جاست که در الفاظ عدد لفظ مشترک را نخواهی دید و جمع اسم مؤنث بتا که لام او محذوف باشد بود و نون بیار آمده مثل قلوب و ثیوب و آتون لهذا بسبب مشابهت آنها عشرون و ثلثون گفته شد و انا مبتدای تغییر عشرا شنی بجانب لفظ عشرون که صیغه مجموع مضمون نیست عرض آنست که برائے جمع غیر قیاسی در اخوات او مثل ثلثون و غیره که پس او هستند این تنه سیر مثل توطیه و تمهید باشد و لفظ واحد یعنی عَشْرَة در عشرون فقط بکسر عین تغییر یافته زیرا که در اخوات او بجفت امکان معنی جمع تغییر جائز نیست چنانکه ثلثون را مثلاً اگر جمع ثلثه گویند بعید نباشد زیرا که در ثلثون ثلثه ده بار است و همچنین ست حال اربعون تا آخر کذا فی الرضی ۱۲ له قوله تسع و تسعین الخ وجه سرکب نشدن اعداد با عقود چیست آنکه با عشرات مرکب شده اند این که وادویا در عشرون و غیره علامت انحراف است و ترکیب موجب بنا پس یکجا شدن هر دو ممنوع باشد ۱۲ در ایه سنه قول علی قیاس ما عرفت یعنی هرگاه تجاوز کنی از مائة آنچه زیاد بر مائة است استعمال کنی بر طریقیکه از واحد تا تسعة و تسعین شناختی و عطف سازی بر مائة و گوی مائة و خمسة رجال و مائة و خمس نسوة همچنین تا مائة و تسعة و تسعین استعمال کنی مادامیکه بر مائتین نرسی و بر همین طریق ست تا مائة و الف و چون بر الف زیاد شود استعمال او مثل استعمال نائید بر مائة خواهد بود پس خواهی گفت عندی الف و مائة واحد و عشرون رجلا و الف و مائة واحد و عشرون امرأة و عکس عطف نیز در همه جائز است پس خواهی گفت واحد و مائة الخ - کذافی الشرح ۱۲

تسع عشرة امرأة و بعد ذلك تقول عشرون رجلاً وعشرون امرأة بلفظ شنی و ثلث عشرات رجلا تا تسع عشرات رجلا گفته شود زیرا که مضاف مع مضاف الیه بجفت و الی است آنه سایر عدد معین مانند عَشْرَة و مائة و الف یک گمر شده مثل کلین گردید که مؤنث او بتا آمده هرگاه بقصد تخفیف مضاف الیه را حذف کردند مثل گمر مذوفه الی لام که ثبته و قلته و غیره باشد گردیده لیکن ثلثه بسبب مشابهت ۶۸ او با ثلثه که از اعداد است یعنی ثلث عشرات مستعمل نمی شود چنانکه شبهه با وصف حذف لام یعنی خود استعمال می یابد از وضع الفاظ اعداد میان کمیت معینة مقصود است و آن حاصل نشد و ازین جاست که در الفاظ عدد لفظ مشترک را نخواهی دید و جمع اسم مؤنث بتا که لام او محذوف باشد بود و نون بیار آمده مثل قلوب و ثیوب و آتون لهذا بسبب مشابهت آنها عشرون و ثلثون گفته شد و انا مبتدای تغییر عشرا شنی بجانب لفظ عشرون که صیغه مجموع مضمون نیست عرض آنست که برائے جمع غیر قیاسی در اخوات او مثل ثلثون و غیره که پس او هستند این تنه سیر مثل توطیه و تمهید باشد و لفظ واحد یعنی عَشْرَة در عشرون فقط بکسر عین تغییر یافته زیرا که در اخوات او بجفت امکان معنی جمع تغییر جائز نیست چنانکه ثلثون را مثلاً اگر جمع ثلثه گویند بعید نباشد زیرا که در ثلثون ثلثه ده بار است و همچنین ست حال اربعون تا آخر کذا فی الرضی ۱۲ له قوله تسع و تسعین الخ وجه سرکب نشدن اعداد با عقود چیست آنکه با عشرات مرکب شده اند این که وادویا در عشرون و غیره علامت انحراف است و ترکیب موجب بنا پس یکجا شدن هر دو ممنوع باشد ۱۲ در ایه سنه قول علی قیاس ما عرفت یعنی هرگاه تجاوز کنی از مائة آنچه زیاد بر مائة است استعمال کنی بر طریقیکه از واحد تا تسعة و تسعین شناختی و عطف سازی بر مائة و گوی مائة و خمسة رجال و مائة و خمس نسوة همچنین تا مائة و تسعة و تسعین استعمال کنی مادامیکه بر مائتین نرسی و بر همین طریق ست تا مائة و الف و چون بر الف زیاد شود استعمال او مثل استعمال نائید بر مائة خواهد بود پس خواهی گفت عندی الف و مائة واحد و عشرون رجلا و الف و مائة واحد و عشرون امرأة و عکس عطف نیز در همه جائز است پس خواهی گفت واحد و مائة الخ - کذافی الشرح ۱۲

تسع عشرة امرأة و بعد ذلك تقول عشرون رجلاً وعشرون امرأة بلفظ شنی و ثلث عشرات رجلا تا تسع عشرات رجلا گفته شود زیرا که مضاف مع مضاف الیه بجفت و الی است آنه سایر عدد معین مانند عَشْرَة و مائة و الف یک گمر شده مثل کلین گردید که مؤنث او بتا آمده هرگاه بقصد تخفیف مضاف الیه را حذف کردند مثل گمر مذوفه الی لام که ثبته و قلته و غیره باشد گردیده لیکن ثلثه بسبب مشابهت ۶۸ او با ثلثه که از اعداد است یعنی ثلث عشرات مستعمل نمی شود چنانکه شبهه با وصف حذف لام یعنی خود استعمال می یابد از وضع الفاظ اعداد میان کمیت معینة مقصود است و آن حاصل نشد و ازین جاست که در الفاظ عدد لفظ مشترک را نخواهی دید و جمع اسم مؤنث بتا که لام او محذوف باشد بود و نون بیار آمده مثل قلوب و ثیوب و آتون لهذا بسبب مشابهت آنها عشرون و ثلثون گفته شد و انا مبتدای تغییر عشرا شنی بجانب لفظ عشرون که صیغه مجموع مضمون نیست عرض آنست که برائے جمع غیر قیاسی در اخوات او مثل ثلثون و غیره که پس او هستند این تنه سیر مثل توطیه و تمهید باشد و لفظ واحد یعنی عَشْرَة در عشرون فقط بکسر عین تغییر یافته زیرا که در اخوات او بجفت امکان معنی جمع تغییر جائز نیست چنانکه ثلثون را مثلاً اگر جمع ثلثه گویند بعید نباشد زیرا که در ثلثون ثلثه ده بار است و همچنین ست حال اربعون تا آخر کذا فی الرضی ۱۲ له قوله تسع و تسعین الخ وجه سرکب نشدن اعداد با عقود چیست آنکه با عشرات مرکب شده اند این که وادویا در عشرون و غیره علامت انحراف است و ترکیب موجب بنا پس یکجا شدن هر دو ممنوع باشد ۱۲ در ایه سنه قول علی قیاس ما عرفت یعنی هرگاه تجاوز کنی از مائة آنچه زیاد بر مائة است استعمال کنی بر طریقیکه از واحد تا تسعة و تسعین شناختی و عطف سازی بر مائة و گوی مائة و خمسة رجال و مائة و خمس نسوة همچنین تا مائة و تسعة و تسعین استعمال کنی مادامیکه بر مائتین نرسی و بر همین طریق ست تا مائة و الف و چون بر الف زیاد شود استعمال او مثل استعمال نائید بر مائة خواهد بود پس خواهی گفت عندی الف و مائة واحد و عشرون رجلا و الف و مائة واحد و عشرون امرأة و عکس عطف نیز در همه جائز است پس خواهی گفت واحد و مائة الخ - کذافی الشرح ۱۲

تسع عشرة امرأة و بعد ذلك تقول عشرون رجلاً وعشرون امرأة بلفظ شنی و ثلث عشرات رجلا تا تسع عشرات رجلا گفته شود زیرا که مضاف مع مضاف الیه بجفت و الی است آنه سایر عدد معین مانند عَشْرَة و مائة و الف یک گمر شده مثل کلین گردید که مؤنث او بتا آمده هرگاه بقصد تخفیف مضاف الیه را حذف کردند مثل گمر مذوفه الی لام که ثبته و قلته و غیره باشد گردیده لیکن ثلثه بسبب مشابهت ۶۸ او با ثلثه که از اعداد است یعنی ثلث عشرات مستعمل نمی شود چنانکه شبهه با وصف حذف لام یعنی خود استعمال می یابد از وضع الفاظ اعداد میان کمیت معینة مقصود است و آن حاصل نشد و ازین جاست که در الفاظ عدد لفظ مشترک را نخواهی دید و جمع اسم مؤنث بتا که لام او محذوف باشد بود و نون بیار آمده مثل قلوب و ثیوب و آتون لهذا بسبب مشابهت آنها عشرون و ثلثون گفته شد و انا مبتدای تغییر عشرا شنی بجانب لفظ عشرون که صیغه مجموع مضمون نیست عرض آنست که برائے جمع غیر قیاسی در اخوات او مثل ثلثون و غیره که پس او هستند این تنه سیر مثل توطیه و تمهید باشد و لفظ واحد یعنی عَشْرَة در عشرون فقط بکسر عین تغییر یافته زیرا که در اخوات او بجفت امکان معنی جمع تغییر جائز نیست چنانکه ثلثون را مثلاً اگر جمع ثلثه گویند بعید نباشد زیرا که در ثلثون ثلثه ده بار است و همچنین ست حال اربعون تا آخر کذا فی الرضی ۱۲ له قوله تسع و تسعین الخ وجه سرکب نشدن اعداد با عقود چیست آنکه با عشرات مرکب شده اند این که وادویا در عشرون و غیره علامت انحراف است و ترکیب موجب بنا پس یکجا شدن هر دو ممنوع باشد ۱۲ در ایه سنه قول علی قیاس ما عرفت یعنی هرگاه تجاوز کنی از مائة آنچه زیاد بر مائة است استعمال کنی بر طریقیکه از واحد تا تسعة و تسعین شناختی و عطف سازی بر مائة و گوی مائة و خمسة رجال و مائة و خمس نسوة همچنین تا مائة و تسعة و تسعین استعمال کنی مادامیکه بر مائتین نرسی و بر همین طریق ست تا مائة و الف و چون بر الف زیاد شود استعمال او مثل استعمال نائید بر مائة خواهد بود پس خواهی گفت عندی الف و مائة واحد و عشرون رجلا و الف و مائة واحد و عشرون امرأة و عکس عطف نیز در همه جائز است پس خواهی گفت واحد و مائة الخ - کذافی الشرح ۱۲

وعشرون رجلاً وأربعة آلاف وتسعمائة وخمسة و
 أربعون امرأة وعلیک بالقیاس واعلم ان الواحد
 والاثین المیز لهما لان لفظ المیز یعنی عن ذکر
 العدد فیہما تقول عندی رجل ورجلان واما سائر
 الاعداد فزائد لهما من میز فتقول میز الثلثة
 الی العشرة مخفوض مجموع تقول ثلث رجال وثلث
 نسوة الا اذا کان المیز لفظ المائة فحینئذ یکون
 مخفوضاً مفرداً تقول ثلث مائة وتسع مائة والقیاس
 ثلث مائت او مئین ومیز احد عشر الی تسعة و
 تسعین منصوب مفرد تقول احد عشر رجلاً واحداً
 عشرة امرأة وتسعة وتسعون رجلاً وتسعون امرأة

له قول لان لفظ المیز یعنی چیزی که صلاحیت تمیز شدن دارد و آن ماده و جوهر خود را لست بر جنس خواهد کرد و بهیأت و صیغه خود بر وحدت
 و اثنینیت دال خواهد بود ۱۲ شرح له قول تقول عندی رجل ورجلان وخواهی گفت عندی واحد رجل اثنان رجلین زیرا که در صورت جمع تمیز و
 تمیز ذکر عدد مضاعف خواهد بود و این وجه در واحد رجال و اثنان رجال تمام نیست زیرا که هر یک از میز و تمیز مفید مستقل
 بقائده ایست که دیگری از آن مشعر نیست ۶۹ و قول شان رجل واحد ورجلان اثنان محمول بر تاکید است نه بل ۱۳ قول
 مخفوض مجموع - وجه مخفوض بودن این
 که تمیز اینها در تحقیقت موصوف و مقصود
 است اصل ثلثه رجال رجال ثلثه
 یا شداگر منصوب باشد بصورت فاعلاً
 بود پس مخفوض شد تا بصورت فضلات
 نباشد و مجموع بودن باین سبب که
 مدلول سه و ما فوق او جماعت است
 پس بهتر آن که بجماعت بیان کرده شود
 تا موافقت میان عدد و محدود پیدا
 آید زیرا چه عدد از روی معنی عبارت از
 محدود است ۱۲ در این ۱۳ قول مجموع
 یعنی مجموع از روی لفظ باشد یا از
 روی معنی و جمع از روی معنی یا اسم
 جنس باشد مثل تمر و عسل و یا اسم
 جمع مثل ربهط و قوم ۱۲ رضی ۱۵
 قول الا اذا کان المیز الخ یعنی مگر چون
 تمیز ثلثه تا عشرة لفظاً باشد درین
 هنگام مفرد مجز و خواهد بود اگر چه قیاس
 آن بود که ثلث مات یا ثلاث ملین
 آید چرا که در آوردن لفظ مات ملین
 معنی تانیت مکرر میشود چه جمع مؤنث
 میباشد معنی و مائة نیز مؤنث است
 و در لفظ مفرد که مائة باشد تخفیف است
 پس برای تخفیف مفرد آوردند و جز تمیز
 بجهت این که تا حکم ثلثه بجای باطل نه
 شود کذا فی المنهیل بزیاده ۱۳ له
 قول تسعمائة - بجهت استغناء از لفظ
 الف عشر مائة مستعمل نه شد ۱۲ که
 قوله و میز احد عشر الخ یعنی در احد عشر تا
 و تسعین بسبب تعذر اضافه منصوب
 شد زیرا که در احد عشر رجلاً بر تقدیر اضافه بجانب تمیز سه اسم لایک اسم نمودن لازم می آید و این جائز نیست در عشرون و اخوات او نیز اضافه
 فیه مقصور چرا که یا با ثبات نون باشد و یا بغیر آن دلاول اشبات نون که مشابه نون جمع است در حالت اضافه لازم می آید و ثانی حذف
 نون را مستلزم است که در حقیقت برائے جمع نیست بلکه اصلی است که کلمه بر آن موضوع است لهذا نصب دادند و چون مفرد به نسبت جمع خفیف و اعظم
 است و جمعیت از عدد مقدم مفهوم پیشه است بر آن بر مفرد اقتضای نمودن ۱۲ نهیل ۶

مخفوض مجموع - وجه مخفوض بودن این
 که تمیز اینها در تحقیقت موصوف و مقصود
 است اصل ثلثه رجال رجال ثلثه
 یا شداگر منصوب باشد بصورت فاعلاً
 بود پس مخفوض شد تا بصورت فضلات
 نباشد و مجموع بودن باین سبب که
 مدلول سه و ما فوق او جماعت است
 پس بهتر آن که بجماعت بیان کرده شود
 تا موافقت میان عدد و محدود پیدا
 آید زیرا چه عدد از روی معنی عبارت از
 محدود است ۱۲ در این ۱۳ قول مجموع
 یعنی مجموع از روی لفظ باشد یا از
 روی معنی و جمع از روی معنی یا اسم
 جنس باشد مثل تمر و عسل و یا اسم
 جمع مثل ربهط و قوم ۱۲ رضی ۱۵
 قول الا اذا کان المیز الخ یعنی مگر چون
 تمیز ثلثه تا عشرة لفظاً باشد درین
 هنگام مفرد مجز و خواهد بود اگر چه قیاس
 آن بود که ثلث مات یا ثلاث ملین
 آید چرا که در آوردن لفظ مات ملین
 معنی تانیت مکرر میشود چه جمع مؤنث
 میباشد معنی و مائة نیز مؤنث است
 و در لفظ مفرد که مائة باشد تخفیف است
 پس برای تخفیف مفرد آوردند و جز تمیز
 بجهت این که تا حکم ثلثه بجای باطل نه
 شود کذا فی المنهیل بزیاده ۱۳ له
 قول تسعمائة - بجهت استغناء از لفظ
 الف عشر مائة مستعمل نه شد ۱۲ که
 قوله و میز احد عشر الخ یعنی در احد عشر تا
 و تسعین بسبب تعذر اضافه منصوب
 شد زیرا که در احد عشر رجلاً بر تقدیر اضافه بجانب تمیز سه اسم لایک اسم نمودن لازم می آید و این جائز نیست در عشرون و اخوات او نیز اضافه
 فیه مقصور چرا که یا با ثبات نون باشد و یا بغیر آن دلاول اشبات نون که مشابه نون جمع است در حالت اضافه لازم می آید و ثانی حذف
 نون را مستلزم است که در حقیقت برائے جمع نیست بلکه اصلی است که کلمه بر آن موضوع است لهذا نصب دادند و چون مفرد به نسبت جمع خفیف و اعظم
 است و جمعیت از عدد مقدم مفهوم پیشه است بر آن بر مفرد اقتضای نمودن ۱۲ نهیل ۶

له قوله وميزانته الخ وجه جازين که چون اضافت بسبب نبودن مانع ممکن است و در اضافت بسیکی نیز حاصل لهذا اضافت واجب شده است
 بر حسب اقتضای قیاس جمع باید چنانکه در ثلثه و راهم لیکن چون این الفاظ الفاظ عدوی هستند که در معنی شان کثرت است لهذا جمع تکریم کرده
 و استند تا ثقل لفظی بجانب ثقل معنوی منضم نشود - کذا فی المثنی ۱۲ له قوله جمع الالف الخ و جمعها تلفت زیرا که جمع مائة متر و ک
 است ۱۲ چون ذکر تکریم و تانیث در فصل عدد در آمد لهذا ذکر آنها پس اسامی (۷۰) عدد ضروری شد و گفت فصل آه ۱۲ له
 قوله الاسم اما ذکر او نیت مرد چون
 از روی پیدایش در تبه بر زن مقدم
 است و بهجت عدی بودن تعریف
 او مؤخر لهذا تقسیم مقدم شد و
 در تعریف مؤخر تا اختصاص بر بیان
 بر عایت مرتبه از دست نرود ۱۲ هـ
 حقیقه مثل امرأة و طلحة او حکما لعقرب
 لان الحرف الرابع فی حکم تاء التانیث
 له قوله و علامه التانیث آه و
 یائے ذی وئی که نزد بعض از علامات
 تانیث است مصنف ذکر نه کرد زیرا چه
 جائز است که تانیث در الفاظ مذکوره
 وضعی باشد مثل تانیث انت و بی
 یائین که کلام در مذکر و مؤنث است که
 از اقسام معرب است نه بنی الی
 قوله التاء در ذکر تا اشارت است بر
 کوفیه که نزد ایشان علامت تانیث
 است و تا از تغییر یافته ۱۲ هـ قوله
 الالف المقصورة التي بعد ثلثة و لا یكون
 الا لحاق و لا الحرف الزیادة مثل فتح
 وارط و غیره ۱۲ هـ قوله حقیقی
 آه نزد صاحب مکدی و شارح او
 آن صاحب فرج باشد خواه علامت
 در حقیقه بود مثل ضاربة جلی و نفسه
 یا حکما مثل زینب و آن دانما حیوان
 باشد و لفظی آن که چنان نباشد اگر چه
 علامت ظاهری در او بود مثل ظلمة صحراء
 یا مقد چنانکه عین و این گاهی حیوان
 هم باشد مثل حجاب یعنی خروس حجاب یعنی
 کیوتر ۱۲ له قوله من حیوان و جدید

ومیزانته والفاء تشبیهها و جمع الالف مخفوض مفرد
 که الفان و ما نشان باشد ۱۲ و آن آلف و الف است ۱۲
 تقول ما نرجل حانة امرأة والفاء رجل الف امرأة ومائة
 رجل مائة امرأة والفاء رجل الف امرأة وثلثة الالف رجل
 وثلث الالف امرأة وقس على هذا فصل الاسماء مذکر
 واما مؤنث فالمؤنث ما فيه علامة التانیث لفظا و تقدیرا
 والمذکر ما بخلافه و علامة التانیث ثلثة التاء كطلى و الف
 المقصورة كحبل و الالف المسددة كسراء و المقدرة انما هو
 التاء فقط كارض و دار و لیل و رینة و دویرة ثم المؤنث
 على قسمین حقیقی و هو ما بازانة ذکر من حیوان ك امرأة
 وناقرة و لفظی و هو ما بخلافه ك ظلمة و عین و قد عرفت احكام
 الفعل اذا سندا الى المؤنث فلا یغیدها فصل المثنی اسم
 فلیرجع الی المکرر فی المرفوعات فی بحث الفاعل ۱۲

فیه علامته التانیث اولم یوجد کاتان ۱۲ له قوله عین مثال تانیث لفظی تقدیرا بدلیل عینیه که لصغیر اسما را با صل خود برود ۱۲ له قوله فلا یغیدها
 زیرا که اعاده تکرار واجب میکند و آن زشت است و لیکن اعاده تعریف مؤنث حقیقی بعد ذکر او در بحث فاعل موجب تکرار نیست چه سابق تقریر سیل است
 مذکور شد و اینجا اقتصاد بالذات ۱۲ له قوله المثنی الخ ازان جاکه در ضمن بیان تمیز ذکر مذکر و مؤنث و مفرد و ثنی و مجرب بر بیان آمد و مذکر و مؤنث بمنزله
 ذوات مفرد و مفرد و ثنی و مجرب از صفات و ثنی از صفات قریب است و نیز عدد او بر عدد مجرب سابق است و لهذا بیان مثنی مقدم بر مجرب مناسب افتاد و ۱۲

له قول ليدل على ان معاً اخر مثله اشارت بهت باينکه تشريف اسم مشترک باعتياد و معنی مختلف درست نيست پس گفته شود تا بعد شد قرآن معنی ظهور و
 بقرآن و مکرر و ابواب منقص نخواهد شد زيرا که از باب طلاق یک لفظ است بزياده تغليظاً ۱۲ درايه کله قوله بنانی الصبح - اين حکم در جاري مجرسي
 صحیح معنی منقص يانی نیز جاري است پس قول حذف بنانی الصبح برای چه نباشد ۱۲ کله قوله اما المذهب - و بهيمه منقسمه منقسمه اين که قهر معنی حيس است
 و چون آخرين آيم از حرکات مجوس است اينها ۱۱

Website: NewMadarsa.blogspot.com

الحق ياخره الف اوباء مقتوم ما قبلها و نون مكسولة ليدل
 ليدل ياخره معناه على حذف الحركات
 علي ان معناه اخر مثله نحو جنان و رجلين هذا في الصحيح
 اي ما يأتى في الوجدة و الجس جزيئا ۱۲ اي لاحق المذكور ۱۲
 اما المقصود ان كانت الف منقلبة عن او و كان ثلاثيا
 استنى الاسم المقصور ۱۲ اي عوضا ۱۲
 الى اصله كعصوان في عصوان كانت عن ياء او و هو
 اصلش ضموا ۱۲
 اكثر من الثلاثي اوليست منقلبة عن شيء قلب ياء كرخيا
 يعني جارحني باشد يا زائد ۱۲
 في حيا و ملحيان في ملهي و حياريان في حيارى حيليان
 از جنس بنوعيه است بالتم نام
 في حيل و اما المهد و دفان كانت ههزته اصلية ثابتة
 زن باعدار ۱۲
 كقران في قرأ و ان كانت لتانيث قلب او كحسروان
 في حمراء و ان كانت بدل الهمن اصل و او اوباء جاز في الوجهان
 الهمن الهمزة بنوعيه
 لكساوان و كسان في حيف نونه عند الضافة تقول
 جاعني غلاما زيد و مسلما مصر كذالك تحل ناء التانيث
 مقصود از ماثلث تشريف در حذف است نه يوز ۱۲

قوله و كان ثلاثيا - اي مجرد او بنوعيه ثلاثي مجرد
 مثل معناه مسطره ارباع مني شود
 زيرا که چون ثلاثي مجرد سبب ميشد لهذا
 و او با و او ثقیل نيست ۱۲ کله قوله رُود
 الى اصبله - و بسبب اجتماع ساکنين
 محذوف نخواهد شد تا وقت حذف نون
 در حالت انصاف التماس بملو نود
 ۱۲ کله قوله عن ياء اي حقیقه مثل حيه
 يا حکما باين طريق که مجبول يا عدم اصل
 باشد و او را اماله کرده باشند مثل مسی معنی
 و علی ۱۲ درايه کله قوله كرسيان آه حيان
 مثال است که الف او عوض يا آه و
 پس بيان مثال است که الف او عوض او
 آه و اهم زائد بر سه حرف و حياريان مثال
 است بزرگی اسميه الف او از حيزه بدل
 و حياريه بالضم نام پر زنده است از
 جنس مرغابی و آن را سه خاب گویند و
 حيليان مثال است برای اسم رباعي
 که الف او بدل از حيزه نيست ۱۲
 کله قوله بلهي - از اهلها يعني مشغول
 کردن و در ذم آسيا غله باز کردن ۱۲
 کله قوله في قرأ بعضم قاف و تشديده
 جيب القرأة الإعلی فارسی از بعض عرب
 حکايت کرده که همزه اش مثل سائر
 نظا لرا و ک حراء و صحرا باشد و او منقلب
 شود ۱۲ رضی الله عنه قوله قلب و اذ او
 ثابت و او نداشتند شود و زيرا که در صورت
 علامت ثانیث را در وسط مشت به
 بجزا ندره کن تاي مسلمان که در میان
 جمع بود و یا کجا مجمع ميشد رضی گفته که گاهی صحیح
 و زير که حرف اسلی آمده ۱۲ کله قوله و بحيف حذف النون و همچنين حذف نون معنی نیز واجب است باز آوردن اين قاعده در نيمايان که در حرکات گذشت
 است این که از احکام ثانی و جوع است ۱۲ کله قوله عن الاشارة - و گاهی بنا بر ضرورت شعری بدون انصاف محذوف ميشود ۱۲ کله قوله علی غيبه

۲ القياس و استاذ من مع جازها تها في جاعلي القياس (الفا ۱۲ درايه
 استاذ بلعورت اينکه تشريف نونش بيشتر نيست و انکه تشريف نونش بيشتر نيست و انکه تشريف نونش بيشتر نيست
 و هم بجزا ندره کن تاي مسلمان که در میان جمع بود و یا کجا مجمع ميشد رضی گفته که گاهی صحیح
 و زير که حرف اسلی آمده ۱۲ کله قوله و بحيف حذف النون و همچنين حذف نون معنی نیز واجب است باز آوردن اين قاعده در نيمايان که در حرکات گذشت
 است این که از احکام ثانی و جوع است ۱۲ کله قوله عن الاشارة - و گاهی بنا بر ضرورت شعری بدون انصاف محذوف ميشود ۱۲ کله قوله علی غيبه

له قوله خاصة یعنی در تغییر اینها از شنیدن که در آن تائید تائید باشد مثل شمرتان و ثمرتان و غیره ۱۱ درایه ۱۲ که قولاً لاینها آه این وجه بوجهی اولی ذکر کرده قریب است و آن مائید که از دیگر سے هرگاه منفصل میشود لفظیکه بر دو دالست میکند یعنی لفظ تشنیع موضوع بوضع اول بمنزله مفرد مشرور و وسطا مفرد تائید درنی آید و خصیة و الیه مفرد خصیان و الیان نیست بلکه مفرد و شخصی والی در تقدیر است و شنی خصیة و الیه خصیتان و الیتان است و بعضی گفته اند که خصیان و الیان بجهت ضرورت ۲۲ شمر تشنیع خصیة و الیه آمده است در غیر ضرورت تا مخدوف میشود و بعضی گفته اند که مخفی

فی تشنیع الخصیة و الیه خاصة تقول خصیان و الیان

لا تهما متلا زمان فکانهما شئی واحد و اعلم ان اذا ریه

اضافة مثنی الی المثنی یعبر عن الاول بلفظ الجمع کقول

تعالی فقد صغت قلوبکما و فاقطعوا ایین بهما و ذلک لکراهة

اجتماع تشبیتین فیما تاکد الاتصال بینهما لفظاً و معنی

فصل الجموع اسودل علی احاد مقصودة بحروف

مفردة بتغیر ما لفظی کرجال فی رجل و تقدیری کفک

علی وزن أسید فان مفردة ایضاً فک لکن علی وزن

قفل فقوم و رهط و نحوہ وان دل علی احاد لکن لیسن جمع

اذا مفرد لکن الجمع علی قسمین مصحح و هو ما لیتغیر بناء

واحد و مکسر و هو ما یتغیر فی بناء واحد و المصحح علی

والی دو لغت هستند که در خصیة و الیه مستعمل با استعمال قلیل میشود نه ۱۲ ضری ۱۲ که قولاً و علم آه آوردن این فائده اگر چه در بحث مجرورات مناسب بود مگر چونکه ذکر وجوب حذف نون شنی وقت اضافت در آمد و فائده مذکور از نوا بید اضافت نبوده لهذا ذکرش در بحث شنی چسبان گشت ۱۲ که قول بلفظ الجمع اولوی لا و چونما زیر که جمع بجهت بودن مثل او یاز جنس او نسبت مفرد مناسب است بیشتر و در این تشبیه شنای اول بلفظ جمع اولی باشد ۱۲ که قول معنی آه - لان معنی المضاف جزء المضاف الیه ۱۲ که قول الجموع - یعنی الجموع اسمها دل علی افراد مقصود بحروف مفردة متلبسته بتغیر ما ی تغییر کان اما لفظی آه ۱۲ که قول بحروف مفردة - و آن مفرد خواه محقق باشد چنانکه در رجال خواه فرضاً و تقدیراً اکنون عباد و بدیع می گویند از مردم دو نفر هر سود خنل مانند سیبویه گفته که برائے او مفرد نیست پس برائے او مفردی بر حسب قیاس مقدر نموده شده که اگر مفردش بوزن بر یون وزن بوزن و آن تشبیه و بدیع عین یا عبد و بکسر عین باشد - منبیل و همچنین نسوة که برای مفردی که مستعمل نه شده مستدر کرده شود و آن نساء بضم نون بر وزن غلام که فعله از اذنان مشهوره جمع برای مفرد است که بر وزن فعال بضم پاء - درایه و جموع بر وزن فعل بلغ فاد سکون عین می آید مثل ركب و تریز بر که دالست بر جماعت از حروف کتب ترشح میم مقصود نیست و نیز کتب کتب صغر میشوند و اگر جمع بوزن سے جمع کثرت بودند و جمع کثرت بلفظ خود تصغر میشود پس جمع نباشد ۱۲ که قولاً و تقدیری - سوال جنب ا با وصف امکان تقدیر از این باب چرا ظاهر کرد زیرا که ممکن است که گویند جنب مفرد بر وزن عین و جمع بر وزن کتب است جواب تشبیه فلک سماع از سیب و عینی علامت است بر این که وقت اختلاف مدلول تغییر لفظ قصد کرده اند بخلاف جنب که در حال سماع ازاد و تشبیه و جمع همین مستعمل است پس ۱۲

۱۲ درایه ۱۲ که قولاً و علم آه آوردن این فائده اگر چه در بحث مجرورات مناسب بود مگر چونکه ذکر وجوب حذف نون شنی وقت اضافت در آمد و فائده مذکور از نوا بید اضافت نبوده لهذا ذکرش در بحث شنی چسبان گشت ۱۲ که قول بلفظ الجمع اولوی لا و چونما زیر که جمع بجهت بودن مثل او یاز جنس او نسبت مفرد مناسب است بیشتر و در این تشبیه شنای اول بلفظ جمع اولی باشد ۱۲ که قول معنی آه - لان معنی المضاف جزء المضاف الیه ۱۲ که قول الجموع - یعنی الجموع اسمها دل علی افراد مقصود بحروف مفردة متلبسته بتغیر ما ی تغییر کان اما لفظی آه ۱۲ که قول بحروف مفردة - و آن مفرد خواه محقق باشد چنانکه در رجال خواه فرضاً و تقدیراً اکنون عباد و بدیع می گویند از مردم دو نفر هر سود خنل مانند سیبویه گفته که برائے او مفرد نیست پس برائے او مفردی بر حسب قیاس مقدر نموده شده که اگر مفردش بوزن بر یون وزن بوزن و آن تشبیه و بدیع عین یا عبد و بکسر عین باشد - منبیل و همچنین نسوة که برای مفردی که مستعمل نه شده مستدر کرده شود و آن نساء بضم نون بر وزن غلام که فعله از اذنان مشهوره جمع برای مفرد است که بر وزن فعال بضم پاء - درایه و جموع بر وزن فعل بلغ فاد سکون عین می آید مثل ركب و تریز بر که دالست بر جماعت از حروف کتب ترشح میم مقصود نیست و نیز کتب کتب صغر میشوند و اگر جمع بوزن سے جمع کثرت بودند و جمع کثرت بلفظ خود تصغر میشود پس جمع نباشد ۱۲ که قولاً و تقدیری - سوال جنب ا با وصف امکان تقدیر از این باب چرا ظاهر کرد زیرا که ممکن است که گویند جنب مفرد بر وزن عین و جمع بر وزن کتب است جواب تشبیه فلک سماع از سیب و عینی علامت است بر این که وقت اختلاف مدلول تغییر لفظ قصد کرده اند بخلاف جنب که در حال سماع ازاد و تشبیه و جمع همین مستعمل است پس ۱۲

له قوله و نون مفتوحة. و این نون پس مادر شعر گاه کسوری آید شاعر عرفنا جعفر و بنی یاجر + وانکر ناز عایف آخرین عمر زلف
 بر زان سجده و عین بهل و نون و فامج ز غنچه کسره که آن گروه هیست. ترجمه شفا فتمیم جعفر و بنی ریاس را و نشنا فتمیم طالفرد و جبر - مینهل بدان که بیان
 فتمه این نون یک بار در ضمن بیان اصناف
 مجرورات سوم درین جا و هر یک را عملیست (۳) صحیح بیانش بجهت ضیق مقام نمازین متعلم فرد گذارشته شد ۱۳ له قوله

Website: NewMadarsa.blogspot.com

المشترک كما قال في المثنى اعتمدا
 علی ذین الطالب فتذکر ۱۳ له قوله
 یا وة - حال الجمع التقار الساکنین بعد
 النقل والاسکان والاشتغال ۱۲
 له قوله قاضون وداعون - ا وصل
 قاضیون وداعون بود بسبب وقوع
 واد ودرط و مخالفت حرکت باقیلش
 بیابدل شد بعد در و در قاضیون نیز
 ضمیر بر یاد شوار داشته نقل کرده جمیل
 دادند و با جماع ساکنین یارا اقلند
 قاضون وداعون شد ۱۲ له قوله
 مصطفون - در صل مصطفیون بود
 یا الف شد و افتاد ۱۳ له قوله و یختص
 باولی العلم - و عالمین از باب تغلیب سنت
 که عقلا را بر غیر آنها غلبه داده جمع ساخته
 اند و صاحبین در آیت کریمه انی را ایت
 احسن عتق کونکما و الشمس و القمر
 را ایت هم حدیث ساجدین ۱۰ از قبیل
 دادن حکم عقلا غیر ذوی العقول را که
 این جا استازگان باشد بسبب صدق
 فعل ذوی العقول که سجده باشد از انقیاد
 ۱۳ له قوله و اما قولیم و مفردیکه اراده
 جمعش باین معنی داشت باشد یا آن شخص
 بود در آن سه چیز شرط است علیت عقل تکلیف
 و سرگامه بغل سنون و غیره این قاعده
 منتقن میشد جواب داد بقوله اما قولیم
 الخ و یا صفت در آن شرط شرط است تکلیف
 و جودی دان برای ذکر عاقل بود و برنج
 مدی یک در آن تا نباشد مثل علامه شری

قسمین مذکروهما الحق بالخره و او مضموم ما قبلها و نون
 له اولها ۱۲
 مفتوحه که مسلمون او یاء مکسور ما قبلها و نون کذلک
 له اولها ۱۲
 لیدل علی ان معة اکثر من نحو مسلمین و هذا فی الصحیح
 له اولها ۱۲
 اما المنقوص فتخف و یا وة مثل قاضون وداعون و
 له اولها ۱۲
 المقصور یخف و الف و یقی ما قبلها مفتوحا لیدل
 له اولها ۱۲
 علی الفیخ و ف مثل مصطفون و یختص بأولی العلم
 له اولها ۱۲
 و اما قولهم سنون و ارضون و ثبون و قلوبن فتأذ و یجب
 له اولها ۱۲
 ان لا یكون افعل مؤنثة فعلا کاحمر و حمراء و افعلان
 له اولها ۱۲
 مؤنثة فعلا کسکران و سکرى و لا فعیلا بمعنی مفعول کجری
 له اولها ۱۲
 بمعنی مجروح و لا فعولا بمعنی فاعل کصبور بمعنی صابرو
 له اولها ۱۲
 یجب حذف نونیه بالاضافه نحو مسلم و مصر و مؤنثه و
 له اولها ۱۲

همه بانی مصنف لعل و یجب الخ اشارت فرموده ۱۳ و له قولهم - جمع ثوبه بالتحذیف بمعنی جماعت و گروه ۱۲ له قوله قلوبن - کسره قاف و ضم
 آن جمع قلوبه که مثل ثوبه است بمعنی نوک چوب یعنی دو چوب که کو دکان بازی کنند ۱۳ له قوله افعل - تا مسیبن افعل لتتفنیل و این فعل
 صفتی منسرق بانی ماند ۱۳ له قوله و لا فعلان - برائے ابقائے فرقی میان این فعالان و فعلان و فعلانته ۱۲ له قوله و لا فعیلا - زیر که
 اگر جمع مذکرش بود و نون آید جمع مؤنثش بالف و تا آید پس استواء میان مذکر و مؤنثش فوت شود ۱۲

ص و جمع نضرا، با وجود آن که صفتی است که مذکور او اخضر و او و لون مجوز ۴۰ از شدت بجهت غلبه اسمیت در قول آن حضرت صلی الله علیه وسلم و آن که لیس فی الخضری اوان صدقة بالف و آله پس از باب صفت بیرون گردیده با سماء الاحق شد ۱۲ منبلس ۳۵ قوله کالجائض و الجائل - زیرا که اگر جمع الجائض و آله پس از باب صفت و حالات که جمع جائض و حامله است ملتبس گردیده چه الجائض زینکه حیض داشته باشد همچنین حامله زن باردار را گویند و جائض بدون تازیمیکه جمع حیض رسیده باشد و همچنین حال زینکه محمول رسیده ۶۲ باشد و بالعکس نه شد زیرا که این جمع بر آنست

هو الحق بالخز الف و تاء نحو مسلما و شرط ان كان صفة

و ان كان يكون مذكرة قد جمع بالواو والنون نحو مسلون

وان لم يكن لمذكرة شرط ان لا يكون مؤنثا فجمع عن التاء

كالحائض الحامل ان كان اسما غير صفة جمع بالالف والتاء

بلا شرط كهنات و المكسر صيغة في الثلاثي كثيرة تعرف

بالسما كرجال و افراس و فلوبس في غير الثلاثي على وزن

فعال و فعاليل قیاسا كما عرفت في التصريف ثم الجمع

ايضا على قسمين جمع قلة وهو ما يطلق على العشرة فيما دونها

و ابيته افعال و افعال و افعة و فعة و جمعا الصيغين

الاهم كزبون و مسلمات و جمع كثرة وهو ما يطلق على

مؤنث باشد در عایت تا نیست از هر صیغه
 در و تاء می ظاهره است اظهر است ۱۲
 طهلا من که قول ان كان اسما آه -
 یعنی اسم غیر صفت که در و علامت تا
 ملحوظ باشد که علم مذکور بود مثل طلحة و خواه
 مؤنث می بود مثل زینب بغير شرط
 مذکور جمع او بالف و تاء آید مثل طلحات
 و زینبات و هندات مگر در اسمائیکه تا نیست
 آنها تا می مقدره باشد مثل قدر بانکر
 دیگر نارسوس و لو و عقب بین و دیگر
 از اسماء که تا نیست آنها حقیقی نیست در آنها
 این جمع یعنی جمع بالف تا ملحوظ باشد
 بلکه تعلق بسما و در مثل سموات کائنات
 و شمالات و نیز جمع مذکر لا محصل بالف و تا
 می آید مثل سموات جمع سجال بکسرین مهله
 و فتح بانه مؤنثه و سکون هاء، همله پیر
 اولام یعنی شعر فریه و جمادات جمع حمام و
 سر اوقات جمع سراق ۱۲ هه قوله فی
 التصريف چون لفظ تصريف علم علم صرف
 گفته اینها بتقدير مضاف که علم باشد
 حاجت نیست و بسبب اینکه لفظ تصريف نسبت
 لفظ صرف مبالغة است لفظ تصريف
 او که تر شد زیرا که علم تصريف علی است
 شریف که در آن تصرفات کثیره افتاده
 است ۱۳ و له قوله ثم الجمع الج چون
 از تقسیم جمع باعتبار لفظ فراغ دست او
 تقسیم باعتبار معنی شروع و نحو ۱۴ که
 قوله و جمعا الصيغ جمع شئی است صلح
 جمعان وزن باضافت ساقط گردید ۱۲
 هه قوله بدون اللام یعنی هر گاه
 این انبیه شش گانه بدون لام باشند زیرا که چون معرف بلام باشند حکم شان چنان نیست چه لکمه اصل و معرف بلام ملو باشد خواه جمع استخراق است ۱۳ هه
 قوله علی ما نوق العشرة پس برائے یازده و ما نوق اد خواهد بود سوال فقها اتفاق کرده اند برین که هر گاه کسی اقرار در آن کند و تفسیر اولیه در هم نماید قول او
 مقبول می شود و در آنم پنج کثرت است و اقل او باتفاق نجات یازده اند پس و بعد موافقت فیما بین هر دو کلام نجات و فقه کلام است جواب ما سعد الدین
 اتفاقا زنی در لوج اقاوت فرموده که جمع قلت و کثرت هر دو باعتبار مبدأ متفق و باعتبار انتهی مختلف پس مبدأ هر یک سها شد و انتهای جمع قلت ده ۴

له قوله شرط ان لا يكون مؤنثا فجمع عن التاء
 له قوله و ان كان يكون مذكرة قد جمع بالواو والنون نحو مسلون
 و دیگر امثله که در مذکر مؤنث هر دو بدون فرق مستعمل

میشوند مثل جرح و صبور قارج شد و شبیات شاذ
 است و نیز صفت ذواتا که در مذکر و مؤنث مشترک
 است مثل علامة و محطارة فخر بیرون شد که ذنی لری

۱۲ قوله ای کان الحدیث من مصادره باشد زیرا که معمول بود و حال قوی یعنی فعل تعلق بعامل ضعیف یعنی مصدر نخواستار اشتغال و این وقت نیست که مفصول

مفصول باشد یعنی مفصول مطبق مجازی مثل ضرب الامیر العسلی علی خایره کرد - یعنی و بقیه وقت تصحیف و التصاف و دیگر است و آنرا در بحال و تعریف او بلام بنام قول اکثر علما خواهد بود در طرف ۱۲ مثل

۱۳ قوله علی الحدیث الحدیث معنی السیة که قائم بغیر خود باشد خواه از غیر خود صادر بود مثل ضرب منی یا مثل طول و قصر ۱۲ له قوله فقط ای اذ دل المصدا
علی الحدیث فانه عن ابن سجانه و الاصل غیره من الزمان و النسبة الی فاعل ۱۲ له قوله و یشتق منه الخ اشتقاق دلخت گرفتن کلمه از کلمه دیگر و
در اصطلاح مناسب بودن دو لفظ در لفظ و معنی و آن یا مناسبت میان دو لفظ در حروف و ترتیب هر دو باشد مثل ضرب منی از ضرب
آن ضعیف باشد و یا در حروف فقط مثل جبهان

۷۵

و اینچنین اول است ۱۲ له قوله غیر
مفصله طه الخ نزو سیبوسیتی دروینا باشد
و بر طبق قول صاحب سبیل به پنجاه انبیه
میرسد ۱۲ له قوله مثالی مثلنا
مثلا لمان لابنیة من غیر الثانی المجرود
تجلی ای غیر ذلک معارف فی علم
النصریف ۱۲ له قوله مطلقا - لانه اذا
کان مفعولا مطلقا تخمیه تجلی فی المتن ۱۲
که المشتق منه سواء کان معنی الماضی
او الحال او الاستقبال ۱۲ له قوله ای
خواندن قیام بر رفع و تخوین بودن اجابت
جائز است لهذا درین هنگام زید مرفوعی خواه
بود و همچنین ضرب زید در عینی ضرب
زید عمر ۱۲ له قوله ان کان
متعدیا یا مرفوع سبیل مذکور است که تعدی
دلخت بمعنی تجاوز و در اصطلاح بمعنی
تجاوز کردن فعل از فاعل خود بجانب
مفصول بغیر و مسطر طرف جریس فعل
بمجاوزه خود از فاعل بجانب غیر مفصول
مثل مصدر و ظرف و غیره بتعدی موسوم
خواهد شد از همین و هم فاعل و هم مفعول
و مصدر باعتبار فعل خود و وصف تعدی
موصوف خواهد شد چنانکه مصنف گفته
و بعمل فعله کذا فی تکلیف عید الیکم و
لزوم دلخت بجمله ملازم بودن و در
اصطلاح بمعنی ملازم بودن فعل مفاعله
پس التصاف مصدر و هم فاعل بوصف
لزوم نیز باعتبار فعل او باشد و طریق
شناخت متعدی از لازم با سهل طریق
اینکه اگر در ترجمه کلمه فعلیه که مبدأ الفعل معنی

ما فوق العشرة و آیهتک ما هذا الینتی فصل الصد

استید علی الحدیث فقط و یشتق منه الافعال کالضرب
و النصر مثلا و آیهتک من الثلاثی المجرید مضمبوطه تعرف

بالسما و من غیره قیاسیة کالافعال الاستفعال
و الفعالة و التفعیل مثلا فاصدا ان لو یکن مفعولا مطلقا

یعمل عمل فعله اعنی یرفع الفاعل ان کان لازما و نحو اعجبت
قیام مضمود لازم است که زید در رفع نمود

ضرب زید عمرو او لا یجوز تعدیة معمول المصد علی فاعل
یقال اعجبت زیدا ضرب عمرو او اضر ب زید و یجوز اضافة

الی الفاعل نحو کتبت ضرب زید عمرو و الی المفعول بنحو کتبت
ضرب عمرو زیدا و اما ان کان مفعولا مطلقا فالعمل للفعل

۱۲ له قوله الی الفاعل - مع ذکر المفعول مضموطا و ترک الاول نحو کتبت الحمد و الشافی مثل کتبت ضرب زید ۱۲ له قوله
معروف باشد بزبان هندی و آخر فاعل لفظی بر آید اکثر متعدی باشد مثل ضرب زید یعنی ما را زید است و در لازم مستثنی
از لازم خواه بحرف جزو باشد یا تصحیف بین خواه بجزه متعدی شده اما این طریق مسدود است مثل اذ هب زید عمر ایست یعنی
فانما تخلفه این خواهی است ۱۲ له قوله لا یجوز تعدیة هم از زید که مصدر هنگام عمل تقدیر فعل است با حرف مصدری و حرف مصدری حرف موصول است معمول
مصدود تحقیق معمول فعلیست که صله حرف است معمول صله موصول مقدم نماید در طرف و وصف تا عمل می نماید زیرا که در طرف مطلق فعل کافی بود ۱۲ مثل

۱۲ له قوله الی الفاعل - مع ذکر المفعول مضموطا و ترک الاول نحو کتبت الحمد و الشافی مثل کتبت ضرب زید ۱۲ له قوله
معروف باشد بزبان هندی و آخر فاعل لفظی بر آید اکثر متعدی باشد مثل ضرب زید یعنی ما را زید است و در لازم مستثنی
از لازم خواه بحرف جزو باشد یا تصحیف بین خواه بجزه متعدی شده اما این طریق مسدود است مثل اذ هب زید عمر ایست یعنی
فانما تخلفه این خواهی است ۱۲ له قوله لا یجوز تعدیة هم از زید که مصدر هنگام عمل تقدیر فعل است با حرف مصدری و حرف مصدری حرف موصول است معمول
مصدود تحقیق معمول فعلیست که صله حرف است معمول صله موصول مقدم نماید در طرف و وصف تا عمل می نماید زیرا که در طرف مطلق فعل کافی بود ۱۲ مثل

له قوله مشتق. از این قید این جا آید بنده هم جوید خارج شده ۱۲ له قوله من فعل لیدل آه گفت من فعل و نجفت من مصدر لرائی اشارت
 جریان اصطلاح بقول این که اشتقاق صفات از مصدر بواسطه فعل بود ۱۲ له قوله قام به الخ احتر ازست از اسم مفعول که بر من وقع علیه
 الفعل دلالت می نماید له قوله یعنی الخ اے حال کون ذلک الاسم کائناً یعنی الحدوث ۱۲ له قوله الحدوث - این قول احتر ازست
 از صفت مشبیه زیر که مراد از حدوث تجد و وجود حدث برائے ذات و قیام آن (۷۶) حدث بان است مقید بیکه از از من سرگاز است

Website: NewMadarsa.blogspot.com

الذی قبله نحو ضربت ضرباً کمرراً و افعرو و منصوب بضربت

فصل اسم الفاعل اسم مشتق من فعل لیدل علی من

قام به الفعل بمعنى الحدوث و صیغته من الثلاثی المجرى علی

وزن فاعل کضارب و ناصر و من غیره علی صیغۃ الضم

من ذلک الفعل بمیه مضموم مکان حرف المضارعة و کسر

ما قبل الخ کمدخل مستخرج و هو یعمل عمل فعل المعلوم

ان کان بمعنی الحال و الاستقبال و معتدلاً علی المبتدأ نحو

زید قائم ابوه او ذی الحال نحو جاءنی زید ضارباً ابوه عمر

او موصول نحو مرتب بالضارب ابوه عمرو او موصول نحو

رجل ضارب ابوه عمرو او همنزة الاستفهام نحو اقام زید او

حرف النفی نحو ما قام زید فان کان بمعنی الماضی و جیت الضافة

یعنی ضرب مفعلاً در زمانه قائم هدایت
 زید بود و در وقت دیگر منفک گردید من
 بعد بسبب تجد و باز قائم شد بخلاف
 صفت مشبیه که در ان قیام فعل است
 یعنی ثبوت بود پس معنی زید حسن و کرم
 آن که برای زید خوبی و بزرگی ثابت است
 است چنان نیست که وقت باشد و
 وقت نباشد و در طاق و حاضر و غایب
 ثبوت وضعی نیست بلکه بسبب استعمال
 حاضر شده و در خالق از ازی و دیگر صفا
 باری ثبوت حقیقی نیست بلکه باعتبار
 موصوف قدیم منزله از تغیر و حدوث
 واقعی است ۱۲ در ایه مؤنهل له قوله
 و صیغته آه اے صیغه مشهوره کثیر
 الاستعمال و رنه فاعل و فعل و فعل
 و غیره نیز از صیغهای اسم فاعل است ۱۲
 در ایه که قوله و من غیره خواه ثلاثی
 مزید باشد خواه رباعی مجرد و مزید فیه ۱۲
 منهل ۵ له قوله و مستخرج و مثال
 آورد یک مخالف صیغه مضارع یعنی
 دووم بکرت میم نیز چون بر دورا
 جمع نمایند مثال ثالث پیدا می شود
 مثل متفاضل لهذا تعرض بدان ننمود
 له قوله یعنی الحال الخ یعنی حال و
 استقبال خواه تحقیقاً باشد یا بر سبب
 حکایت تا اشکال وارد نشود و میسر
 کلامه با سطر اخیر بالوصفیه
 با سطر دیگر بجای معنی ماضی است لکن مراد
 حکایت حال است ۱۲ در ایه له قوله
 و جیت الضافة یعنی الکریم فاعل

بعضی ماضی باشد بجهت ثبوت شرطاً اضافه فعلی که اضافه صفت سوئی معمول باشد اضافه معنوی واجب گردد و در بین مسأله خلاف است هر کسائی را چه او
 در تمام هم به حسب مفعول هتالی است و بکرم و کلهم با سطر ذرا عی بالوصفیه اعین تسک میکند و حال آن که بنا بر قول مختصری در نهان
 المعاصره که ان فعل ماضی در حالت تکلم واقع است چنانکه در آیه کریمه قوله نقلون انیساً بالله من قول و ان توبین نیشود و در زبان ماضی مستغرب گویا تو زبان
 ماضی را حاضر می گویند و این مخالفتش میسازد تا تعجب شود و اکنون اصل کسائی که بر موصوف بجهت مفعول بها قاطب سطر ۱۲ منهل مع زیاده ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲

له چرا که اسم فاعل و تحقیق فعل مسقط بجهت زحمت و اطمینان شان دخول لام را بر فعل سوئی صیغه اسم فاعل بر آمده ۱۲ رضی ۱۵ ازین قید
 اسم فاعل و صفت مطبوعه و اسم تفضیل که برائے مفعول باشد خارج شد مثل اشهر و اعذر ۱۲ درایه ۱۵ قوله علی وزن مفعول قیاس اسم مفعول
 از ثلاثی مجرد بر وزن مفعول بر صیغه مضارع مجهول بود لیکن برائے رفع القیاس رباهی و او زیاده نمودند و ما قبل او را بجهت مناسبت هم
 و او بر و سیم را فخر تا نقل و ادرا معادل شود ۱۲ درایه ۱۵ قوله بالشرط المذكورة الخ باید دانست که برائے عمل اسم مفعول

معنی نخزید ضارب عمرو و امس هذا اذا كان منكرًا

لما اذا كان معرّفًا باللام يستوی فیہ جمیع الازمنة
 ای بلام موصول زیرا که لام تعریف از شرط العمل بی نیاز نیست ۱۲ رضی

نخزید بالضارب ابوه عمرو والآن او غدا و امس

فصل اسم المفعول سه مشتق من فعل متعل
 ثامن ۱۲

لیدل علی من وقع علیه الفعل وصیغته من مجرد

الثلاثی علی وزن مفعول لفظاً که مضروب او تقدیراً

که مفعول و مرئی و من غیره که اسم الفاعل بفتح ما قبل الآخر

که مدخل و مستخرج و یعمل عمل فعله المجهول بالشرائط

الذکورة فی اسم الفاعل نخزید مضروب غلامه الآن

او غدا و امس فصل الصفة المشبهة اسم مشتق

من فعل لازم لیدل علی من قام به الفعل بمعنى الثبوت

شرط حال و استتقبال در کلام قد ما
 یافته نشد لیکن ابو علی و پسینان او
 از متاخرین مثل اسم فاعل شرط ساخته
 اند ۱۲ درایه ۱۵ قوله من فعل لازم الخ
 لازم خواه بالا صالت باشد خواه
 بنقل سوسے لازم زیرا که گاهی فعل
 متعدی را لازم میگردانند سوئی فعل
 بعزم عین نقل نمایند و او صفت
 مشبیه میسازد مثل رب و سید و حیم و غیر
 و عمیره ۱۲ درایه ۱۵ قوله علی من قام به
 الخ از قید دلالت بر من قام به اسمائے
 زمان و مکان و آل خارج شد و بقید
 الثبوت از اسم فاعل و مفعول و تفضیل
 مشتق از فعل لازم استر از شد که
 قوله یعنی الثبوت الخ یعنی دال بر صفت
 ثابت باشد عادت پس معنی نذیر کریم برای
 زید کریم ثابت است و برائے او کریم نذیر
 شده معنی او نیست در دلالت صفت
 مشبیه بر معنی ثبوت رضی را معنی نشده
 بلکه رضائے کلام او اینک صفت مشبیه
 معنی حدوث دلالت نمیکند این که
 بر عدم حدوث یا بر استمرار دوام دلالت
 میکند پس معنی حسن بحسب وضع صاحب
 حسن بود عام است از یک و بعضی از من
 باشد یا جمیع از من در تحقیق دلالت
 او بر قدر مشترک است میان هر دو که
 حدوث ثبوت است و آن انصاف
 بحسن است - متشبه و از دلالت بر
 ذاتی که با و فعل قائم است بعضی
 ثبوت بحسب اصل وضع بعضی ثبوت

مراد است پس بر همان لغت و معنی
 صفت و تعریف صفت مطبوعه صادق نخواهد بود زیرا که این هود بافتها اصل وضع برائے صفت باشد و ثبوت عارضی است که از استعمال
 عارضی صفت زیرا که طاق زنی را گویند که اول در کماح بوده من بعد مطلقه گردید و همین تقریر را در تعریف اسم فاعل مذکوریم و دو لفظ
 مذکور معنی خواهد بود عهد الرمن

لہ قول علی خلاف آہ و این تصریح کردہ جہاں تیسست و ابن مالک م مخالفت نموده و گفته که اوزان صفت مشبہ بر وزن اسم فاعل قلیل اندر این
 کہ مصدر اند و شعر عدی بن زید لیلی را کہ در بحر مدید سنت تائید آورده شعر من صدیق ادائی ثقتہ + او عدو شاحط دارا ۴ من صدیق
 تعلیق ہما قبل دارد ترجمہ از بار یا صاحب اعتماد یا دشمن دور از روی سر او گفته کہ شاحط
 یعنی پاک نفس و عامل اللون و سابع الامم یعنی متغیر رنگ و متغیر روی نیز بالاتفاق ۷۸ صفت مشبہ است ۱۲ منہل ۷۵ قولہ انما
 صغ خبر بعد خبر و خبر ثانی متضمن بود خبر

Website: MadarseWale.blogspot.com

۱۱۱ صیغتها علی خلاف صیغۃ اسو الفاعل والمفعول

انہا تعرفت بالسماء کحسین و صعّب و ظریف و هوی

تعمل عمل فعلها مطلقا بشرط الاعتماد المذکور و

مسائلها ثمانية عشر ان الصفة اما باللام او مجردة

عنها و معمول كل واحد منهما اما مضاف او باللام

او مجردة عنها فہذا سبب و معمول كل منهما اما

مرفوع او منصوب او مجرور فنك ثمانية عشر

وتفصيلها نحو جاءني زيد الحسن وجهه ثلثة

وجه و كن لك الحسن الوجه و الحسن وجه و

حسن وجه و حسن الوجه و حسن وجه و هي على

خسبة اقسام منها ممتنع الحسن وجه و الحسن وجه

ازول است یعنی صیغہ صفت مشبہ
 بر خلاف صیغہ اسم فاعل و مفعول است
 زیرا کہ صیغہ صفت سماعی است و
 صیغہ اسم فاعل یا مفعول است
 قولہ انما تعرفت بالسماء - گویا شعر
 کرده میشود کہ صفت مشبہ از الوان و
 عیوب ظاہرہ بر وزن افعال از روی
 قیاس بی آید مثل: بین مسود و اعور
 و اع ۱۲ منہل کہ قولہ ہی فعل الج
 بدان کہ عمل صفت مشبہ نسبت فعل
 اوزان دست یعنی صفت مشبہ شبہ
 مفعول را نصب کند نہ فعل ۱۲ در آید
 ۷۵ قولہ بشرط الاعتماد آہ سوائے
 اقتران بحال و استقبال زیر الکر صفت
 دلالت نمی کند و چیزے کہ بر عدت
 دل نباشد تعلیق بزمانه نخواهد داشت
 همچنین اعتماد بر موصول ہم سبب عدم
 امکان شرط نیست ۱۲ قولہ
 باللام مثل الحسن والحسن و المنصوب
 منہل کہ قولہ ثمانية عشر - حاصلتہ
 من ضرب الستة فی الثلثة الذي ہو
 مرفوع و منصوب و مجرور ۱۲ قولہ
 ثلثة او جاء در مثال صفت معرف
 باللام و معمول مضاف یا مرفوع است
 یا منصوب یا مجرور و همچنین معمول
 محلی بلام نیز رفع یا نصب یا جر خواهد بود
 ہمین طریق در معمول مجرور لازم است
 همان سرکہ و جہاں است پس مجموعہ
 مذکورہ قولہ حسن وجه و مثال

صفت مجرور لازم و معمول مضاف با غراب سرگازہ و معمول معرف بلام نیز اعراب سرگازہ و نیز اعراب سرگازہ انہم نہ ضرر و ہر گاہ اینہا باطل
 ضم کنند نیز نہ خواہند شد ۱۲ قولہ ہی - ای مسائل صفت مشبہ باعتبار الاحسنیۃ و حسن و القبح والانتساع والاختلاف ۱۲ شش ۷۵ قولہ
 منہا صغ آہ انتساع اول یعنی صفت معرف بلام یا معمول مجرور و لازم و اضافت بجهت تعریف مضاف و تنکیر مضاف الیہ و ثانی یعنی صفت معرف
 بلام یا معمول مضاف مجرور و سبب عدم تخفیف کہ از اضافت لفظیہ مطلوب است زیرا کہ تخفیف یا محذوف تنویحی باشد یا بسقو ما نون تنویح و جمع از

له قول مختلف فيه حسن وجهه يعني در صفت مجرد از لام و اضافت او بجان مسمول مضاف اختلاف است نزد ابن بابشاد ممنون است تو هم
 اين که اين از باب اضافه الی نفس است زیرا که مصدر اقی وجه و حسن یک است و بعضی گفتند که صحیح است چون حسن از وجه عام است
 اضافه الی نفس لازم نمی آید پس سبب
 و جمیع بصیرت در ضرورت شعر بقیع جائز دارند و وجه استقبات این که اضافه برای تخفیف
 پس بایستی که در کلمه هر قدر که تخفیف عند الاضافة
 ۷۹ ممکن بود تخفیف نماید و چون اینجا با وصف امکان حذف ضمیر که قسی غایت تخفیف
 است بر حذف تنوین که اهون تخفیف
 است کفایت نمودند و قبیح باشد و کوفیه بد
 قبح بنظر تخفیف فی الجملة یعنی حذف تنوین
 در شعر جائز داشته اند ۱۲ له قوله
 ان کان فیه بحصول المقصود مع قلته
 الاعتبار و خیر الکلام ما قل ددل ۱۲
 له قوله ضمیر واحد خواه در صفت
 باشد خواه در مسمول ادا اول هفت قسم
 باشد الحسن الوجه بنصب مسمول و جرادو
 حسن الوجه بنصب مسمول جرادو الحسن
 وجهها و حسن وجهها و حسن وجهها مسمول
 و ثانی در دو قسم بود الحسن وجهه و حسن
 وجهه بر رفع مسمول ۱۲ له قوله و حسن
 بسبب یافته شدن محتاج الیه عدم
 احسنیت بجهت یافته شدن زمانه از
 محتاج الیه ۱۲ متوسط ۱۲ له قوله ان
 کان فیه ضمیر ان سبک و صفت دیگری
 در مسمول و این در دو قسم بود مثل حسن
 وجهه و حسن وجهه بنصب مسمول ۱۲
 له قوله و قبیح ان لم یکن آه و این
 در چهار قسم باشد الحسن الوجه و حسن الوجه
 و حسن وجهه و الحسن وجهه بر رفع مسمول
 ۱۲ له قوله النسبیه - علی التثنییه
 بالمفعول فی المعرفة و التمییز فی النكرة
 ۱۳ له قوله ضمیر الموصوف لا احتیاج
 الصفة الی الفاعل ۱۲ له قوله لیدل
 علی الموصوف - و نکت علی من
 تمام بر یا وقع علیه تا تعریف هر دو
 قسم اسم تفضیل را که برای فاعل و
 مفعول باشد مثل اضرب و اشهر
 فعل مشتق منه مرادست پس
 مفضل لانه کامل لادست نخواهد شد زیرا که زیادت و کمال بر غیر مشتق منه ازینها مراد نیست بلکه در امر دیگر ۱۲ در این ۱۲ له قوله لافعل - و غیره و در
 مانده که اصل هر دو اخیر و اشهرست الله قوله لیس بلون ولا عیب - زیرا که فعل که از لون و عیب می آید صفت مشبه باشد مثل اسود و بیض علی
 ۱۳ له قوله لافعل و فعل مشتق از ثلاثی غیر موصوفه و از اینها فاعل و مفعول مشتق از عیوب باشد مست ۱۲ منبیل

و مختلف فيه حسن وجهه والبواقي احسن ان كان فيه
 ضمير واحد وحسن ان كان فيه ضميران وقبيح ان
 لو يكن في ضمير والضابطة انك متى رفعت بهما معمولة بها
 فلا ضمير في لصفة ومتى نصبت او جرت ففیه با ضمير
 الموصوف نحو زيد حسن وجهه فصل اسم التفضيل اسم مشتق
 من فعل ليدل على الموصوف بزيادة على غيره وصيغته
 افعال فلا يبنى الا من الثلاثي المجرد الذي ليس بلون و
 لا عيب نحو زيد افضل الناس فان كان زائدا على الثلاثي
 او كان لونا او عيبا يجب ان يبنى افعال من ثلاثي مجرد
 ليدل على مبالغته وشدة وكثرة تميزه بعد مصدر ذلك
 الفعل منصوبا على التمييز كما تقول هو أشد استخراجا
 بانه مفعول على وجه ممكن ۱۲

عط
 ان كان فیه بحصول المقصود مع قلته
 الاعتبار و خیر الکلام ما قل ددل ۱۲
 له قوله ضمیر واحد خواه در صفت
 باشد خواه در مسمول ادا اول هفت قسم
 باشد الحسن الوجه بنصب مسمول و جرادو
 حسن الوجه بنصب مسمول جرادو الحسن
 وجهها و حسن وجهها و حسن وجهها مسمول
 و ثانی در دو قسم بود الحسن وجهه و حسن
 وجهه بر رفع مسمول ۱۲ له قوله و حسن
 بسبب یافته شدن محتاج الیه عدم
 احسنیت بجهت یافته شدن زمانه از
 محتاج الیه ۱۲ متوسط ۱۲ له قوله ان
 کان فیه ضمیر ان سبک و صفت دیگری
 در مسمول و این در دو قسم بود مثل حسن
 وجهه و حسن وجهه بنصب مسمول ۱۲
 له قوله و قبیح ان لم یکن آه و این
 در چهار قسم باشد الحسن الوجه و حسن الوجه
 و حسن وجهه و الحسن وجهه بر رفع مسمول
 ۱۲ له قوله النسبیه - علی التثنییه
 بالمفعول فی المعرفة و التمییز فی النكرة
 ۱۳ له قوله ضمیر الموصوف لا احتیاج
 الصفة الی الفاعل ۱۲ له قوله لیدل
 علی الموصوف - و نکت علی من
 تمام بر یا وقع علیه تا تعریف هر دو
 قسم اسم تفضیل را که برای فاعل و
 مفعول باشد مثل اضرب و اشهر
 فعل مشتق منه مرادست پس
 مفضل لانه کامل لادست نخواهد شد زیرا که زیادت و کمال بر غیر مشتق منه ازینها مراد نیست بلکه در امر دیگر ۱۲ در این ۱۲ له قوله لافعل - و غیره و در
 مانده که اصل هر دو اخیر و اشهرست الله قوله لیس بلون ولا عیب - زیرا که فعل که از لون و عیب می آید صفت مشبه باشد مثل اسود و بیض علی
 ۱۳ له قوله لافعل و فعل مشتق از ثلاثی غیر موصوفه و از اینها فاعل و مفعول مشتق از عیوب باشد مست ۱۲ منبیل

شامل مانند اسمائے نمان و مکان و آله خارج شده و از قول او بزیاده علی غیره مراد از زیادت بر غیر در همان فعل مشتق منه مرادست پس
 مفضل لانه کامل لادست نخواهد شد زیرا که زیادت و کمال بر غیر مشتق منه ازینها مراد نیست بلکه در امر دیگر ۱۲ در این ۱۲ له قوله لافعل - و غیره و در
 مانده که اصل هر دو اخیر و اشهرست الله قوله لیس بلون ولا عیب - زیرا که فعل که از لون و عیب می آید صفت مشبه باشد مثل اسود و بیض علی
 ۱۳ له قوله لافعل و فعل مشتق از ثلاثی غیر موصوفه و از اینها فاعل و مفعول مشتق از عیوب باشد مست ۱۲ منبیل

۱۳ قولہ مشترک بین الحال آہ یعنی حال واسقبال ہر دو معنی حقیقی ادست و بعضی گفتند کہ معنی حقیقی ادحال است و مجازی استقبال و ہمینا آہستہ
 است زیرا کہ مضارع ہر گاہ مجرد از قرآن بود و ہمز بر حال محمول نمی گردد و در استقبال بدون ہمز ممتنع نیست و بعضی گفتند حقیقتہً برای استقبال است و ہمز
 برائے حال بسبب خفائے حال و بسبب ہمین خفا در حال اختلاف کردند و حکم گفتند کہ حال زمانہ موجود نیست بلکہ آن میان دو زمانہ فصل است و
 حال نزد خالسا سوائے آنے نیست کہ در زمانہ بود و اختلاف واقع است بلکہ آن **۸۲** زمانہ مع آن است کہ درین آن ہمز ہمین است

دُخُولِ لِهْمِ التَّأْكِيدِ فِي أَوْلِيهَا تَقْوِيلُ أَنْ زَيْدًا يَقُومُ

ولام ابتدائی نام دارد ۲

كَمَا تَقْوِيلُ أَنْ زَيْدًا الْقَائِمُ وَفِي تَسَاوِيهِمَا فِي عَدَدِ

الْحُرُوفِ وَمَعْنَى فِي أَنْ كَيْ مَشْتَرِكٌ بَيْنَ الْحَالِ وَالْ

الاسْتِقْبَالِ كَأَسْمِ الْفَاعِلِ وَلِذَلِكَ سَمَّوْهُ

ای لامل المشابهة المذكورة ۱۳

مُضَارِعًا وَالسَّبِينُ وَسَوْفَ تُخَصِّصُكَ بِالِاسْتِقْبَالِ

زیرکہ از مضارعت مشتق است و آن مشابهت باشد ۱۴ اذا دخلت عليه ۱۳

نَحْوِ سَيُضْرَبُ وَسَوْفَ يَضْرَبُ وَاللَّامُ الْمَفْتُوحَةُ

تخصیصاً ۱۲

بِالْحَالِ نَحْوِ كَيْضَرِبُ وَحُرُوفُ الْمُضَارِعَةِ مَضمومَةٌ

التي يعبر بها عن المزيدة تاتي اوله مضارعا ۱۳

فِي الرَّبَاعِيِّ نَحْوِ يُدْخَرُ وَيُخْرَجُ لِأَنَّ أَصْلَهُ يَا خَرَجُ

وَمَفْتُوحَةٌ فِي مَا عَدَاهُ كَيْضَرِبُ وَيَسْتَخْرَجُ وَإِنَّمَا

أَعْرَبُوهُ مَعَ أَنَّ أَصْلَ لِفَعْلِ الْبِنَاءِ لَهُ مُضَارِعَتُهُ

۱۱ ہمز پر ہمز ۱۲ کہ اصل مضارع ۱۳

لَمْ شَبَّهَتْهُ إِلَّا سَوْفَ فَمَا عَرَفَتْ أَصْلَ الْأَعْرَابِ مِنْ ذَلِكَ

من وجه المشابهة باسم الفاعل ۱۲

عام است آن آن ازینکہ زمانہ باشد
 یا حد مشترک میان دو زمانہ بود ۱۲ رضی
 ۱۳ قولہ بین الحال و الاستقبال و در
 آمدن صفت مکرر مثل اسم فاعل چنانکہ مررت
 بر مثل یضرب بجای مضارب و در عوم و
 خصوص مانند اسم جنس یعنی چنانکہ اسم
 جنس بلا م عید خاص شود و ہمچنین مضارع
 بسین و سوف خاص برای استقبال گردد
 و در اصل مشترک مثل لفظ عین ۱۲ در ایہ
 ۱۳ قولہ بالحال سوال اللام فعل
 مضارع را خاص برائے حال می ساخت
 بجهت مناقات با سوف جمع نمیشد و
 حال آنکہ در آیت کریمہ و لسوف یطيق
 رَبُّكَ و لسوف اخرج حیثا لام با سوف
 فراہم آمد پس معلوم شد کہ برای تخصیص
 حال نیست جواب لام برای تاکید و
 حال ہر دو باشد و در ہر دو کہیر برای تاکید
 است فقط ۱۲ اد ۱۳ قولہ مضمومہ فی
 الرباعی آہ افعال باعتبار اصل بر دو نوع
 است ثلاثی و رباعی - و ہمز مفتوح بودن
 حرف مضارع در ثلاثی این کہ فتحہ
 بسبب خفت خود اصل است پس برای
 ثلاثی اصل اولی شد و رباعی چونکہ اقل
 است لهذا محمل اقل کہ ضمیر باشد خواہر
 بود و کسره لاترک کردند زیرا کہ بریک از حرف
 مضارعت است کسره نقل میدانند و
 کسره حرف مضارع سوائی یاد مضارع
 ماضی مکسور العین لغت حجازی است
 و یا از انیز کسره میدہند ہر گاہ پس او
 یائے دیگر آید و چون در رباعی اصلی ضمیر

اد اندر رباعی مزید فیر را بر عمل نمودند مثل یفعل و یفعل و غیر رباعی بر اصل فتحہ بر خفت خود بانی ماند و لیکن اہراق ہمز برقی و اسطرح
 بسطیع رباعی است کلاہرین ہمز حرف بر خلاف قیاس زیادہ شدہ اند چنانکہ در تعریف خواہد آمد ۱۲ رضی ۱۳ یعنی در چهار حرفی خواہد ہمز ہمز اصل ہمز
 خواہ بعضی اصلی و بعضی زیادہ ۱۳ قولہ یا خرج - برای اطراف باب ہمزہ محذوف شد و بہجت آتباع دو ہمزہ اس وقت و اما کن ہمزہ استفہام و لاخرین شکلم و ہمزہ
 کہ قولہ مع ان الخ و زیرا کہ فعل فاعلیت و معلولیت و اضافت کہ خواہندہ اعراب باشند یا نمانندہ شدہ خارج کنندہ از برای اصل یعنی مشابهت تا منصف
 ۱۲ و ۱۳

اذا لم يتصل به نون توكيد النون جمع الموثق و اعراب مثلثة

انواع رفع و نصب و جزم نحو هو يضرب و لن يضرب لم يضرب

فصل في اصناف اعراب لفظ هي اربعة الاول نون

الرفع بالضمة والنصب بالفتحة والجزم بالسكون ويختص

بالمفرد الصحيح غير المخاطبة تقول هو يضرب و لن يضرب

ولم يضرب والثاني ان يكون الرفع بثبوت النون والنصب

والجزم مجزئ فها ويختص بالتثنية و جمع المذكر والمفردة

المخاطبة صحيحا كان وغيره تقول هم يفعلون وهم يفعلون

وانت تفعلين ولن يفعلوا ولن يفعلوا ولن تفعلوا

ولم تفعلوا ولم تفعلوا والثالث ان يكون الرفع بتقدير الضمة

والنصب بالفتحة لفظا والجزم مجزئ واللام ويختص بالناقص

له قوله اذا لم يتصل به نون توكيد النون... نفس نون ما معرب... جوم خاص... اعراب كلام... حروف علت... ساكن مانده... نون را بدل... واورد زغنه... اين بدل... باشد اين... صورت خسار... يائے تفعلين... داد باشد... وقوع علامت... كه الف و... اول جزو... حالت جزم... رفع بود... رفع در حالت... اين كه در... رفع زائل... او آمد... شد و بدل... رضی بر الرضى... وگا به اين... مثل شعر... لم تكن... حمس را هم... القلب يسكن... الكنفك تغرب... تساوى ويسلو... قوله والنصب...

فقد وضعت ساكن هم يشود شعر ما فقد را الله ان يكدني على الخط... حلاية باللمعان اسموبله و كلاب... حركة رانماخت حرف ما حذف ساخت... العربايتك والابتاء تسمى بما لاقت لبون بنى زياح شاهر لم يجهو لم ياتيك باقاعى داد و يا با جازم ۱۲

او کہ رفع باشد یا واداد و برین هر دو مذہب عامل فعل مضارع معنوی سے سوال در آمدن بجائے اسم فعل ماضی نیز ہا مضارع شریک سے جواب ماضی جہی الاصل سے عامل در و اثر سے خواہد کہ و نزد کسی رفع او از حرف زوائد سے کہ در اول او دست نہ رکھ بعد دخول اینہد رفع پیدا شد ہر اصل مضارع یا ماضی سے ویامسند و در ہر دو رفع ہووے بنا برین مذہب سال رفع نقلی باشد نہ معنوی ۱۲ سے قولہ ان۔ فان بسبب مشابہت اہا ان ۸۴ مختلفہ از مشکلہ از روئے معنی و لفظ بہمت

Website: MadarseWale.blogspot.com

اليائي والواوي غير تثنية و جمع و مخاطبة تقول هو رمي يغزو
 اجتزازت عن ان تعص الا لشيء و مكة بجي ۱۲

ولن يرغمي و يغزو و ليرغم و يغزو الرابع ان يكون الرفع بتقدير
 في النسب ۱۲ في الجزم ۱۲ في المنصف ۱۲

الضمة والنصب بتقدير الفتح والجر مجز في الامر ويختص
 لعدم قبول الالف المتحركة ۱۲

بالناقص لا كفي غير تثنية و جمع و مخاطبة نحو هو يسع ولن
 يسع ولو يسع فصل المرفوع عامله معنوي وهو تجرده

عن الناصب الجازم نحو هو يضرب و يرغمي و يسعي

فصل المنصوب عامله خمسة احرف ان و لن و كي و اذن

و ان المقدر نحو اريد ان تحسن الي و ان الـ اضربك

التي تقدر في سبعة مواضع ۱۲

ان کہ ہر دو مذہب عامل فعل مضارع معنوی سے سوال در آمدن بجائے اسم فعل ماضی نیز ہا مضارع شریک سے جواب ماضی جہی الاصل سے عامل در و اثر سے خواہد کہ و نزد کسی رفع او از حرف زوائد سے کہ در اول او دست نہ رکھ بعد دخول اینہد رفع پیدا شد ہر اصل مضارع یا ماضی سے ویامسند و در ہر دو رفع ہووے بنا برین مذہب سال رفع نقلی باشد نہ معنوی ۱۲ سے قولہ ان۔ فان بسبب مشابہت اہا ان ۸۴ مختلفہ از مشکلہ از روئے معنی و لفظ بہمت

کہہ است آن را ابو عبیدہ لحياني ۱۲
 درايہ مع زيادۃ كہ قولہ لن بمعنى
 او نفی مستقبل باشد بنفي مؤكده يتبوء
 گفته حرف بر اسم است برای ادای
 نیست کہ از و تغير نموده باشد و
 فرما گفته کہ اصل اول است الف از
 نون بدل گردید غلیل گفته کہ اصل
 اولان باشد بحذف الف و ہمزہ بہمت
 کثرت استعمال قصر نمودند مثل این
 دراتی فنی و علماء در علی المار ۱۲
 قولہ كسے از سمیت قبل او دست برای طبع
 لود یعنی گفته اند کہ کے حبارہ است
 ناصب بتقدير ان باشد ۱۲
 قولہ اذن وقتیکہ ما بعد او بعد ما قبل
 او اعتماد و تکدر فعل مستقبل باشد
 فعل مضارع را بنصب کنند و ان
 جواب و جز باشد نزد سیمویہ حرف
 بر اسم است و نزد بعضی از ظر نہیں
 است مضاف الیہ محذوف شد
 و تون موصوف او در آمد و فتح ذال
 برای این کہ بر صورت حرف منصوب

نمود و فرمود المرفوع الخ این نزد کوفیہ است لیکن
 نزد بصریہ عامل رفع فعل مضارع آمدن او
 بجائے اسم است چنانکہ در زید يضرب ای ضارب
 و رأيت رجلاً يضرب اے ضارباً و مررت بر رجل
 يضرب اے ضارب چون فعل مضارع مشابہ
 اسم شد لهذا اسبق اعراب اسم و اقوالے

لہ قولہ و الجزم بحذف اللام۔ بعلت فقدان
 حرکت گاسے این الف ثابت می ماند شعری
 اذا الجوز عصمت فطلق ولا ترضنها ولا
 تملق۔ شاہد لا ترضنها بابقائے الف ۱۲ سے قولہ
 المرفوع عامله معنوي آہ بعد فرغ از ایمان اقسام
 اعراب فعل مضارع در بیان عوامل او شروع

باشد اصحابہ کہ قولہ ایمان تحسن الی و گاسے بسبب محمول بودن او برای کہ مصدر یہ مہل می شود یعنی نصب نمیکند شعری اذا کان امر
 الناس عند عجزہم فلا یربان یلقون کل ثوبہم شامان یلقون ہا ثبات نون یا ان ناصب ۱۲ نہیں ۱۲ لہ و ان الـ اضربک۔ و در صورت
 جزم ہا دجا لیس شعری لن یجب الآن من وجدك من جرتك من دون بابك الخ لقاہ ۱۲ نہیں

کہ قولہ کذک۔ اے مثل الفاہ الواقیۃ فی جواب تلک الموضع ۱۲ کہ قولہ الے آخرہ۔ ای الے آخرہ ذکرنا من لاطنہ
 فی الفاہ بالاولیٰ الفاہ بالاولیٰ ۱۲ اور یہ کہ قولہ کذک۔ وسبب تقدیر ان ۸۶ درین مقام ایہ کہ تا عطف جملہ یوسف

هذه المواضع كذلك نحو أسلم وتسلم إلى أخيه وبعده
 بمعنى إلى أن أو إلا أن نحو أحسنتك أو تعطيني حقي وروا
 العطف إذا كان المعطوف عليه اسما صريحا نحو أعجبني
 قيامك وتخرج ويحوز أظهار أن مع أفر كي نحو أسلمت
 لأن أدخل الجنة ومع و أو العطف نحو أعجبني قيامك
 وأن تخرج ويجب أظهار أن في أفر كي إذا اتصلت بلا
 النافية نحو لئلا يعلم وأعلم أن إن الواقعة بعد العلم ليست
 هي الناصبة للفعل المضارع وإنما هي المخففة من
 المتقلبة نحو علمت أن سيقوم قال الله تعالى علم أن
 سيكون منكم مرضى وإن الواقعة بعد الظن جازية
 الوجهان النصب بها وإن تجعلها كالواقعة بعد العلم

لازم نیاید بلکه عطف مفرد
 بر مفرد باشد ۱۲ کہ قولہ
 مع لام کے۔ برای فرق
 فیما بین لام کے و لام
 محمود و بالعکس نشانی کہ
 لام محمود زائد است لام کہ
 غیر زائدہ ۱۲ متوسط ہے
 قولہ اذا اتصلت الخ یعنی
 وقتیکہ لام کے قبل لا
 باشد یعنی اجتناب جمع
 دو لام و لام کے چون
 صدارت انخواہ پس ازا
 بالائے لایید ۱۲ غایۃ ہے
 قولہ بعد العلم یعنی پس
 لفظیکہ یقین دلالت کند
 خواہ لفظ علم باشد خواہ
 غیر او مثل رویت و
 وجدان یقین و یقین و
 تحقیق و انکشاف و ظہور
 و صدارت و غیرہ ۱۲ در ایہ
 کہ قولہ من المتقلبة۔
 المتقلبة العلم و ما بعناہ
 فی تحقیق خلاف
 للفراء و ابن الانباری۔
 بخلاف الناصب فانہا
 لمراد ما لم یکن ناصب
 العلم ۱۲ شرح ہاں کہ
 قولہ بعد الظن سانچہ پس
 زہد و طبع و خشیت و خوف
 و حکم و ہم و عجب آید

مصدوبہ باشد یعنی از مطلقہ مثل رویت ان لقول و علمت ان تقعد و خشیت ان تخرج و علی ہذا القیاس ۱۲ در ایہ کہ قولہ بعد العلم
 کی کوہنہا من المتقلبة من الشقۃ فترجح الفعل ۱۲ کہ قولہ مع و او العطف۔ بہکست زشت و اطمن نحو بیان عطف فعل بر اسم

مهموم الصلوات لكونه يوفون بالشاهد ان ۱۲ له قوله لم تقلب الرعي لم ماضى لامضاهى ع ميگواند بافتها نشان اين طهيب جهوت
 ودرهيب قوسه ك بعضه از انها جزولى است اين كه لم و مجبين لما لفظ ماضى مستقبل ميگرداند اول صحيح است كه بائى اعدكلام عرب نظير بيت وآن وقوع
 مضاهى بعد و ثمانى نظير سه نداد ۱۲ بيكه قوله ولما
 چنانكه در قد و در ايجاب ماضى يعنى در لما وقع ثبوت منفى است بعد نشان مكم مثل لبتا
 ۸۷

فَوَظَنْتُ أَنْ سَيَقُومُ قِصَلُ الْجَزْمِ عَامِلَةٌ لَمْ وَلَمَّا

أَمَّا الْأَمْرُ لِأَنِّي النَّهْيُ وَكَلِمَةُ الْجَزَاةِ وَهِيَ أَنْ وَمَا إِذْ مَا
 وَحَيْثُمَا أَيْنَ وَمَتَى وَمَا وَمَنْ وَأَيُّ وَأَيُّ وَإِنَّ الْمَقْدُورَةَ نَحْوُ

لَمْ يُضْرَبْ وَلَمَّا يُضْرَبْ وَيُضْرَبُ وَلَا تُضْرَبُ إِنْ تَضْرَبُ أَضْرَبُ
 أَوْ عَلِمَ أَنْ لَمْ تَقْلِبْ الْمَضَارِعَ مَاضِيًا مَنفِيًّا وَمَا كُنَّا لِكَ

إِلَّا أَنْ فِيهَا تَوْقِعًا بَعْدَهُ وَدُوَامًا قَبْلَهُ نَحْوَ قَامَ الْأَمِيرُ لَمَّا
 يَرْكَبُ وَإِضًا يَجُوزُ حَذْفُ الْفِعْلِ بَعْدَ لَمَّا خَاصَّةً تَقُولُ نَدِمْتُ

زَيْدٌ وَلَمَّا أَيُّ لِمَا يَنْفَعُهُ النَّدَمُ وَلَا تَقُولُ نَدِمْتُ زَيْدٌ وَلَمْ
 وَأَمَّا كَلِمَةُ الْجَزَاةِ حُرُوفًا كَانَتْ أَوْ اسْمًا فَمَنْ فِي تَدَخُّلِ عَلَى

بين وقواعداً اب معنی آنی که ایشان تا
 این دم عذاب من پشیده اندکن توقع
 چشمیدن وارتدوم آن که در معنی دوام
 است ای دوام نفی قبل زمان تکم پس لم
 مختص باستخراق مستای در استمرار نفی تا
 زمان حال و تالش همان کریمه لسا
 بین وقواعده باشد یعنی در هیچ از منهایه تا
 حال عذاب من پشیده ندر در بعضی نسخ
 توقع اما بعد و دو اما قبل بنظر ظاهر
 خطا ظم ناسخ باشد نوم حذف فعل بعد زمان
 بعد لم و گلبه در غیر توقع هم مستعمل می شود
 و تالش ندم زید ولما آه باشد چهارم
 نیادن ادوات شرط بر و پس گفته خواهد شد
 ان لما یضرب و من لما یضرب بخلاف لم ۱۲
 یوسفیه مع زیاده قائمه بدان کلمه میان
 اسمیت و حرفیت مشترک است و قتیکه
 حرف بود خاص بضمایع باشد و جینیکه
 اسم باشد یعنی ظرف بود درین هنگام
 پس او ماضی خواهد بود لفظاً یا معنی و
 جواب لونی و مجنبن باشد خواه جمله اسمیه
 مقرون باذات مجازی مثل قوله تعالی فلما
 کذب علیکم القاتل اذا فریق منهم
 یا فاگاسه ماضی مقرون بظهور و گلبه
 مضان ۱۲ له قوله توقع بعده - اے
 بنفیه بها فعل مترقب متوقع غالباً نحو قام
 الخ وقد استعمل فی غیر المتوقع ایضاً نحو ندم
 زید الخ ۱۲ ادویه له قوله دوام او دوامی
 ثبوت منفیست قبل زمان تکم یعنی مستغراق
 است ۱۲ له قوله بعد لما خاصه در دوام
 زیرا بر هر اصل لم لم ما که در زمانه است
 ۱۲ له قوله و لا تقبل المضارع ماضياً منفياً و ما کُنَّا لِكَ
 الا ان فیها توقعا بعده و دواماً قبله نحو قام الامیر لَمَّا
 ۱۲ له قوله لم و لَمَّا این هر چهار یک فعل را جزوم و بند
 در بعضی عطف چیزی او متعده باشد ۱۲ له قوله لام
 لامر اضاف لامر لانها مکره صاخره لا اضافه ۱۲ له
 قوله ولانی اتی است از است نشان که در معنی نفی
 مستعمل شود و از ان که در چیزه عمل نه شود مثل لا اقسام

۱۲ له قوله لم و لَمَّا این هر چهار یک فعل را جزوم و بند
 در بعضی عطف چیزی او متعده باشد ۱۲ له قوله لام
 لامر اضاف لامر لانها مکره صاخره لا اضافه ۱۲ له
 قوله ولانی اتی است از است نشان که در معنی نفی
 مستعمل شود و از ان که در چیزه عمل نه شود مثل لا اقسام

۱۲ له قوله لم و لَمَّا این هر چهار یک فعل را جزوم و بند
 در بعضی عطف چیزی او متعده باشد ۱۲ له قوله لام
 لامر اضاف لامر لانها مکره صاخره لا اضافه ۱۲ له
 قوله ولانی اتی است از است نشان که در معنی نفی
 مستعمل شود و از ان که در چیزه عمل نه شود مثل لا اقسام

۱۲ له قوله لم و لَمَّا این هر چهار یک فعل را جزوم و بند
 در بعضی عطف چیزی او متعده باشد ۱۲ له قوله لام
 لامر اضاف لامر لانها مکره صاخره لا اضافه ۱۲ له
 قوله ولانی اتی است از است نشان که در معنی نفی
 مستعمل شود و از ان که در چیزه عمل نه شود مثل لا اقسام

اسے قولہ الا اولیٰ سبب الثانیۃ آہ یعنی مضمون جملہ اولیٰ سبب مضمون جملہ ثانیۃ باشد مثل ان جئتنی اگر متک کہ مجی مخاطب سبب
 اکرام متک سے در تخی گفتہ کہ شرط نزد سخاۃ ملزوم سے و جزا لازم خواہ شرط سبب باشد مثل لو کانت الشمس طالبت
 لکان النهار موجوداً یا شرط شرط بود چنانکہ لو کان لی مالاً لکس جبتاً **۸۸** یا شرط بود سبب لکان زیبا لی لکنک

Website: NewMadarsa.blogspot.com

الجملتین لیتدل علی انّ الاوّلی سببٌ للثانیۃ و تسبیحاً
 شرطاً و الثانیۃ جزاء ثم ان کان الشرط و الجزاء مضارعین
 یجب الجزم فیہما لفظاً نحو ان تکرمتنی اگر متک وان کانا
 ماضیین لم تعمل فیہما لفظاً نحو ان ضربت ضربت وان
 کان الجزاء وحده ماضیاً یجب الجزم فی الشرط نحو ان تضربنی
 ضربتک وان کان الشرط وحده ماضیاً جاز فی الجزاء
 الوجهان نحو ان جئتنی اگر متک و اعلم انه اذا کان الجزاء
 ماضیاً بغیر قد لم یجز الفاء فیہ نحو ان اگر متک قال
 اللہ تعالیٰ و من دخلہ کان امناً وان کان مضارعاً مثبتاً
 او منفیاً بلا جاز فیہ الوجهان نحو ان تضربنی ضربتک او
 فاضربک وان تشمتنی لا اضربک او فلا اضربک وان

ابنہ ۱۲ اسے قولہ سبب
 الثانیۃ و سبب حقیقہ باشد یا باعتبار
 حکم و اخبار پس حاصل و ما بکم
 من نعمۃ فی اللہ و ما بکم من
 نعمۃ فی حکم و یجب رہا
 من اللہ ۱۲ اسے قولہ یجب
 الجزم لوجود الجازم و لکان
 المضارع تلیلاً للجزم بحکم
 الجازاة و عن سیویہ ان
 الجزاء مجزوم بہا و بالشرط
 جمیعاً ۱۲ اسے قولہ لم تعمل الخ
 لان الماضی بینی فلا یظهر فیہ
 اثر الحال ۱۲ اسے قولہ یجب
 الجزم فی الشرط سبب قریب
 بودن عامل و قابل بودن
 مہار ۱۲ اسے قولہ جاز
 فی الجزاء الخ رفع سبب این کہ
 ہر گاہ در شرط کہ اقرب اوست
 بچمت بودن ادا معنی عمل نہ کرد
 در جزا کہ بعید از دست بتابعیت
 شرط چگونہ عمل خواہد کرد ۱۲ متوسط
 کہ قولہ اعلم انه اذا کان آہ
 یعنی ہر گاہ جزا معنی فعل متصرف
 ملفوظ باشد یا مقدر بغیر اس
 و قد اوردن خابرو جاز نہ باشد
 زیرا کہ بسبب تاثیر حرف شرط
 در معنی یعنی گردانیدن ماضی
 را بجمع مستقبل احتیاج بجانب
 قائم را بطبیعت ۱۲ اسے
 قولاً ماضیاً لفظاً و تقدیراً مثل
 ان کنت لم اتم ۱۲ اسے قولہ او منفیاً بلا استراحت از معنی بلم کہ آن در ماضی معنی مندرج سے و از مضارع بلن نیز کہ حکمش ہے آید ۱۲ اسے
 قولہ جاز فیہ الوجهان آمدن فاد ترک او زیرا کہ حرف شرط در تغیر معنی تاثیر قوی نہ کردہ چنانکہ در ماضی نمودہ بود پس فآوردہ خواہ شد
 دون در معنی اثر نہ کلمہ نمودہ کہ معنی را خاص بمعنی مستقبل گردانیدہ اگر چہ تاثیر قوی نیست پس حاجت فآوردہ افتاد ۱۲
 در این شرح ہمایہ الخوہ

ان کنت لم اتم ۱۲ اسے قولہ او منفیاً بلا استراحت از معنی بلم کہ آن در ماضی معنی مندرج سے و از مضارع بلن نیز کہ حکمش ہے آید ۱۲ اسے
 قولہ جاز فیہ الوجهان آمدن فاد ترک او زیرا کہ حرف شرط در تغیر معنی تاثیر قوی نہ کردہ چنانکہ در ماضی نمودہ بود پس فآوردہ خواہ شد
 دون در معنی اثر نہ کلمہ نمودہ کہ معنی را خاص بمعنی مستقبل گردانیدہ اگر چہ تاثیر قوی نیست پس حاجت فآوردہ افتاد ۱۲
 در این شرح ہمایہ الخوہ

له قول فوجب الفاء فيه - زیرا که حرف شرط را نه تاثیر لفظی است یعنی جزم مذکوره و نه معنوی اگر بیستقبل مجرد انید - ضابطه اینکه حرف شرط آورد جزا
 مؤخر خواهد بود در آمدن فاجاز نخواهد شد و اگر تاثیر قطعا نخواهد شد و اگر تاثیر عدم تاثیر هر دو محتمل باشد در آن دو وجه جائز
 خواهد بود ۱۲ در آیه که قول و ذلك فی اربع صور آه ۸۹ فی المشهور و نه حصر درین چهار نیست چنانکه از کلام مصنف مستفاد میشود که چون جز فعل
 مضارع مثبت مصدر مجرد و تفسیر باشد

ماضی بغیر قد مفعول و مقدر باشد مفعول
 او بر مقدم آید فابرمفعول واجب گردد
 چنانکه در کریمه فمن ابصر فلنفسه فمن
 آساء فعليه صاحب کشف تفسیر کرده
 که من البصرا حتى وان فلنفسه البصرا یا یا
 نفع ومن عی فعلی نفسه عی و یا یا حاضر
 بالعمی - و در قول عبد الرحمن بن حسان
 نشعر من يفعل الحسنات الله يشكرها
 والشر بالشر عننا الله مثلان الله
 يشكر باحلا اسمیه با وجود آن که جز اواع
 است بسبب ضرورت شعری فاینجا ۱۲
 منهل آه او معنی مثل ان كان
 قميصة قد من قبل قصدت
 ای فقد صدقت ۱۲ که قول بغیر لا -
 یعنی ما و لن زیرا که حال لا سابق معلوم
 شد ۱۲ که قول جمله اسمیه لیکن عطف
 بر و بجزم درست است مثل قول تعلق من
 تضليل الله فلا هادي له ولا ينظرهم
 قرأت جزم و بعضی مرفوع خواندند بنا بر
 حل بر ظاهر جمله ۱۲ که قول و لا البقان
 کیون الخ و همچنین هر گاه دعا و استفهام و
 تمنی و عرض و افعال مقابله و افعال
 مع و ذم جز آید آوردن فاجاب گردد
 و همین است حال لیس زیرا که سوائی انشا
 زمانه نیست تا با استقبال بدل شود پس
 درین مواضع مذکوره حرف شرط را در شرط
 و جزا تاثیر نیست لهذا بجانب فائ
 رابطه احتیاج خواهد افتاد ۱۲ منهل که
 قول و اما نبیا الخ و اما استفهاما مثل ان
 ترکنا فمن رحمتنا و اما دعا و نحو ان اکرمتنا

لو يكن الجزء احد القسمين المذكورين فيجب الفاء فيه و
 ذلك في اربع صور الاولى ان يكون الجزء ماضيا مع
 قد كقوله تعالى ان يسرق فقد سرق اخر له من قبل
 والثانية ان يكون مضارعا منقيا بغيرا كقوله تعالى
 ومن يتبع غير الاسلام ديننا فلن يقبل منه والثالث ان
 يكون جملة اسمية كقوله تعالى من جاء بالحسنة فله عشر
 امثالها والرابع ان يكون جملة انشائية اما امر كقوله تعالى
 قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني واما نهيا كقوله
 تعالى فان علمتموهن مومنات فلا ترجعوهن الى
 الكفار وقد يقع اذامع الجملة الاسمية موضع الفاء
 كقوله تعالى وان تصبهم سيبة بما قد مت ايهم

فیر حکم الله ۱۲ که قول و قد يقع اذا یعنی کاسه اذا فجزایه بجائے فآید چرا که او هم مثل فایر تعقیب مابعد برای ما قبل بغیر مبهلت و تراخی دلالت میکند بر ماند
 فلا تبد با و نیز مفتح است جز از ضروریات است که هر چیزی مقدم آید تا مابعد با و دل فایر بعد و شرط است که جز با حلا اسمیه یا خبر که اذا شرطیة اختصاص جملة فعلیه در کس
 این از برای فرقی جملة اسمیه خاص خود آن جملة اسمیه باید که طلبیه نباشد زیرا که اذا فجزایه برای مفاعلت حکم علیه عی موضوع است این در کس خبری باشد در غیر اد
 و اما فیه و قد مطلق اشارت است باین که آمدن فاکثر است و قی انا کثر و از لفظا موضع الفا اشارت است بدینکه اذا با قاصح نشود ۱۲ منهل و د و ۴

۱۲

له قوله وانا نقدر آراء مذہب طلیل این کہ جزا باین اشیا مجزوم میشود نہ بان مقدر و مذہب غیر او این کہ این جان مع شرط مقدر است و این اشیا
 بر شرط مقدر مذکور دالت دارند و مصنف بنا بر مذہب غیر طلیل گفته کہ ان ای ان مع شرط بعدا شیا کے پنجگانہ مقدر میباشد مثل نظم مع تقدیر
 تعلم ان تعلم مع ۳۳ ص ۱۱۱ و الا تنزل بنا الخ ای ان تنزل بنا لقصہ خیر آذیر کہ کلمہ عرض کہ ہمزہ استفہام با سطر ہر گاہ بر حرف
 نفی در آراء فائدہ اثبات بخشد ہذا اشراط مثبت مقدر نموده شد باین کہ معنی ۹۰ است بر اثبات دالت نمیکند ۱۲ ص ۱۱۱

Website: MadarseWale.blogspot.com

اِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ وَاِنَّمَا تُقَدَّرُ اَنْ بَعْدَ الْاَفْعَالِ الْخَمْسَةِ
 تاملان ایشان و امیدے شوند ۱۲ مع الشرط ۱۲ شاید کہ لفظ افعال کجا آید از اول تا آخر ہر گاہ
 التی ہی الامر نحو تعلم تنج و النبی نحو لا تکذب بیکن خیرا
 لك و الاستفہام نحو هل تزورنا نکریمک و التمنن نحو لیتک
 عندی اخید مک و العرض نحو الا تنزل بنا لقصہ خیرا
 و بعد النفی فی بعض المواضع نحو لا تفعل شررا بیکن خیرا
 لك و ذلك اذا قصد ان الاول سبب للثانی كما رایت
 فی الامثلة فان معنی قولنا تعلم تنج هو ان تتعلم تنج و
 كن لك البواقی فلذلك امتنع قولك لا تكفرتدخُل النار
 لامتناع السببیة اذ لا یصح ان یقال ان لا تكفرتدخُل
 النار و الثالث الامر هو صیغۃ یطلب بها الفعل من الافعال
 المخاطب بان تحذف من المضارع حرف المضارعة ثم تنظر

قوله و بعد النفی الخ ہد ان کہ درین عبارت خط محض است زیرا کہ اگر از بعض مواضع موضع مراد است کہ در نفی فعل سبب مضارع باشد پس حال تقدیر ان بعد نفی ہم بچنین خواہد بود کہ تقدیر تخصیص نفی ببعض مواضع دانی نہیں دعوی بلا دلیل و ترجیح بلا مرجع است و اگر از بعض مواضع غیر این موضع مذکور مراد است پس جزا باین نہ کرد علاوہ ان ان این کہ شارح دانی تصریح کرده کہ ان بعد نفی مقدر نمی باشد زیرا کہ او خبر محض است و در و طلب نیست و بہین جہت صاحب دانی ذکر نہ کرده ۱۲ ص ۱۱۱ و ذلک الخ و ہر گاہ سببیت مقصود نہ باشد پس مضارع کہ بعد این اشیا مذکورہ آید واجب الرفع خواہد بود بنا بر این کہ حال واقع می شود مثل ہم در ہمزہ و فی ضمیم یلعبون ای ذہم فی حالہ کو ہم علی ہذہ الصغۃ یا نعت آید اگر صلاحیت و صفت داخلہ باشد مثل فہم بی من لکنک و لکنک فی قرابت رخ ای ولیا و اثنا یا منانہ آید مثل لا تنجبت ہم تغلب علیہا بنی ارفع بنا بر امتیاز است نہ بنا بر حالیت و نعتیت زیرا کہ ہر گاہ ہمزہ مخاطب اذ باب نفی کردہ شد گویا مخاطب سبب بہر سید پس در جواب او گفته شد تغلب علیہ ۱۲ ص ۱۱۱ و ہمزہ کہ عدم کفر سبب دخول نار نیست بلکہ کفر سبب است ۱۲ ص ۱۱۱

قوله الامر لفظ الامر در اصطلاح نحویان اطلاق کردہ می شود بر مطلق امر حاضر باشد یا فاعل معروف باشد یا مجهول لیکن امر حاضر معلوم را امر بعینہ گویند و ہائی را امر بحرف کہ لام باشد و از لفظ امر حاضر معلوم متباہر میشود و این تعریف امر حاضر معروف را است ۱۲ ترجمہ شد رفیہ کے قولہ ان تحذف الخ ازین قول یکل لك فلتفجروا در قرائت شاذہ و اما تعزب زید اضر از شد زیرا کہ درینہا حرف مضارع محذوف نہ شد و اسمائے افعال مثل صد و مرد و بدو و نزال و غیرہ از مضموم کہ فعل باشد خود خارج ہستند حاجت با خروج آنها نیست و رزہ اخراج خارج لازم آید ۱۲ ص ۱۱۱

مضموع معروف باب مغالطت و ما ضعی مجهول باب مغالطت

مضموع معروف باب مغالطت و ما ضعی مجهول باب مغالطت
له قوله زدت همزة الوصل ای در اول امر بعد حذف حرف مضارع
خاص باشد آنست که خارج است ۱۲ در اول کسره و مضارع
بسوئی ضمیر بر تقدیر کسره همزه لازم نیاید ۱۳
مجهول مضارع مفتوح العین بر تقدیر ضمیر همزه
و بماضی معروف اکرم بر تقدیر فتح همزه در حالت دقت و باحر اکرم در مضارع
کسور العین بر تقدیر فتح همزه بماضی
مجهول اکرم در حالت دقت تم تقدیر ضمیر
همزه ۱۳ در کسره و همزه زاید ای امر نزدیک
بهر وقت حذف زیادت یعنی ست زید که
مضارع بسبب همین زیادت مشابه اسم
بوده که سبب اعراب است و هر گاه این
سبب مفقود شد اعراب بهم که سبب باشد
متغی خواهد شد و کوفیه و مخفی گفتند که
امر یعنی نیست بلکه مجزوم بلام طلب است
چرا که اصل تم واقعه و تقدیر باشد لا
برای تحفیف و حرف مضارع بسبب
مشابهت لام محذوف شد و این هشام
هم اورا اختیار ساخته ۱۳ هه قوله کا ضرب
و اغزاه و سقوط حرف العله فی الناقص
الوادى والیائی والالفی نحو اغزاه ۱۳
له قوله حذف فاعله این تعریف
مطردست نزدیک و برید همب کسانى
مطردست زیرا که بر زیاد در فعل مضربی و
ضمیرت زیداد باب تنانع بر تقدیر حذف
فاعل فعل اول صادق می آید اولی از
انفس در کتاب شعر حکایت کرده که ابواس
حذف فاعل جائز در خلاف است مر
سیبویه او از این جا است که چون تعریف
صاحب کافی حاجب مدعا بود پس
مصنف لفظا فیم المفعول مقامه افز
۱۳ کسره و الفی المفعول مقامه
سوال مفعول مالم یسم فاعله از روی
معنی مفعول است باید که بجای فاعل
نیاید و رفع قبول کند جواب برای
فعل دو طرف است طرف صدور و این
مضموع معروف باب مغالطت و ما ضعی مجهول باب مغالطت

فَانْ كَانَ مَابَعْدَ حَرْفِ الْمَضَارِعِ تَسَاكِينًا زِدْتَ هَمْزَةً الْوَصْلِ

مضمومةً اِنْ اَنْضَمَّ كَالشُّخْرِ اَنْضُرُ وَمَكْسُورًا اِنْ فَتَحَ اَوْ

اِنْ كَسَرَ كَالْعُرْبِ اَوْ اِخْرَجَ وَاِنْ كَانَ مَتَحَرِّكَ فَلا حَاجَةَ لِي

الهمزة نحو عد وحاسب والامر من باب ال افعال من القسم

الثاني وهو مبتدئ على علاقة الجوف كا ضرب واغزاه وسع

واضربوا واضربوا اضربى فصل فاعل مالم يسم فاعله

هو فاعل حذف فاعله واقيم المفعول مقامه ويختص

بالمتعدي وعلامة في الماضي ان يكون اوله مضمومًا

فقط وما قبل آخره مكسور في الابواب التي ليست في

اوائلها همزة وصل و لا تأخر اثنان نحو ضرب ودحرج واكرم

وان يكون اوله وثانيه مضمومًا وما قبل آخره كذلك

مضموع معروف باب مغالطت و ما ضعی مجهول باب مغالطت
فَاعِلٌ سَدُّ وَطَرٍ وَذَوْعٌ وَاِنْ مَفْعُولٌ سَبَبٌ مِشَابَهَةٌ دَرِظْفِيْتٌ اَمْدَنْ مَفْعُولٌ بِنِجَائِهِ فَاعِلٌ وَرَفْعٌ كَحَرْفِ اَوْ مِصْحَجٍ شَدَّ ۱۲ اِيَّاهُ ۵۸ زَبَرَ الْاَكْرَمَ
لَا زَمَّ بَرَأَيْ مَفْعُولٌ سَاخِطٌ شُوِدُ وَذَكَرَ فَاعِلٌ لَمْ يَأْمَنْ بِأَنْ تُرَدَّ أَيْ مَسْنَدٌ إِلَيْهِ فَعِلٌ بَاقِي مَا نَدَّ وَاَنْ دَرِ سَتٌ نَيْسَتٌ ۱۲ اِدَّ ۵۹ قَوْلُهُ وِعَلَامَةٌ فِي الْمَاضِي آهْ بَرَأَيْ
تَغْيِيرٌ مَعْرُوفٌ اِنْ مَجْهُولٌ تَغْيِيرٌ مُرَدَّةٌ شَدَّ وَاصْتِخَاصٌ مَجْهُولٌ بِمَعْنَى اِيْنِ كَالْمَجْهُولِ فَرَعٌ سَتٌ مَعْرُوفٌ رَاوِدٌ وَاصْتِخَارٌ اِيْنِ تَغْيِيرٌ بَعْضِي مِمُّ اَوَّلٌ وَكَسْرٌ مَابَعْلٍ اَخْرَجَ
تَغْيِيرٌ مَجْهُولٌ كَبْرِي اِيْنِ كَبْرِي مَعْنَى فَعِلٌ مَالَمْ يَسْمِ فَاعِلُهُ اِيْنِ اسْنَادٌ فِعْلٌ بِنِجَائِهِ فَاعِلٌ مَلَّ سَتٌ اِلْبَدَّ اِلْبَرَأَيْ وَارِضَانٌ ۴

قوله وان يكون اوله ثالثة، انما زيرك در افعاے که اول آنها همزه وصل است اگر ثالث ماضی ماضی که در اول و کسر ما قبل آخر اقتضای
 می و در زید در حالت وقف آخر فعل ماضی و سقوط همزه وصل در درج کلام با امر این ابواب ملتبس می شده مثل ثم استخرج کذا فی الرضی ۱۲ **قوله** تتبع
 المضموم. و حرف محسور اما معنی باشد زیرا که برین تفکر خروج از کسر سوسه علمه لازم آید که حرف ساکن را اعتبار نمیست که در علم
 میست و آن نسبت عکس خود فاعل ترست ۱۲ **قوله** و فی المضارع آه **۹۲** اول مضارع بسبب بل او بر ماضی مضموم شد

Website: NewMadarsa.blogspot.com

فیمافی اوله تا عرائد فخر تفضل و تضویب وان یكون اوله

وثالثه مضمومًا وما قبل آخره كذا في ما في اول همزة

وَصِيلِ نَحْوِ اسْتَجْرَجَ وَاقْتَدِرَ وَالْهَمْزَةُ تَتَّبِعُ الْمَضْمُومَ

لَمَّا دَرَجَ وَفِي الْمَضَارِعِ أَنْ يَكُونَ حَرْفُ الْمَضَارِعِ مَضْمُومًا

وَمَا قَبْلَ خَرِّهِ مَفْتُوحًا نَحْوِ يُضْرَبُ وَيُسْتَجْرَجُ إِلَّا فِي بَابِ

الْمَفَاعَلَةِ وَالْإِفْعَالِ وَالتَّفْعِيلِ وَالفِعْلَةِ وَمُلْحَقَاتِهَا

الثَّانِيَةِ فَإِنَّ الْعَلَامَةَ فِيهَا فَتَمَّ مَا قَبْلَ الْخَرِّ نَحْوِ يُجَاسِبُ

وَيُدْحَرُجُ وَفِي الْجَوْفِ مَا ضِيْقِيلُ بِعِجْرٍ بِالْشَّامِ قِيلُ

بِعِجْرٍ وَالْوَقُولُ وَبِعِجْرٍ وَكَذَلِكَ بَابُ اخْتِيَرُ وَأَنْقِدُ وَنَ

أَسْتَجِيرُ وَأَقِيمُ لَفَعْلُ فَعِلٌ فِيهَا وَفِي مَضَارِعِهِ تَقْلَبُ

الْعَيْنُ الْفَاخِرِيْقَالُ وَيُبَاعُ كَمَا عَرَفْتَ فِي التَّضَرُّعِ مُسْتَقَصَّ

و چون مضارع نسبت ماضی بسبب
 زیادتی در اول کتب بود لهذا ما قبل آخر
 مفتوح گردید تا مثل مضارع که جهت
 ضم فرمادی در اول عارض شده است
 بسبب نغبت فخر ما قبل آخر امتثال
 پذیرد ۱۲ رضی **قوله** الثمانية بجائی
 ثمانية لفظ سبعة واجب بود زیرا که کلمات
 فاعله هفت هستند و آن جلبت و
 کفست و دو تب و سه ت و شریف
 و قی باشد هشت مگر شاید زیادتی از
 قلم ناسخ باشد ۱۳ **قوله** ما قبل الآخر
 زیرا که ضم حرف مضارعت مشترک است
 میان معرف و مجهول ۱۲ **قوله** فی
 الاجوف ای اجزائی که بین او الف بیل
 شده باشد پس هر دو صیر نقطه از نخواهد
 شد متصل عین الاجوف ازان گویند که
 در میان او از حرف صحیح خالی است ۱۳ اولی
 که اصل هر دو قول و بیج کسر و او
 و یا بعد حذف حرکت بخلاف اول در قول
 او در اینجا بدل گردید قبل و بیج شد ۱۲
قوله وبالاشام - اشام عبارت
 است از بویانیدن حرف را کسر یا ضم
 بر و شیک کشیده نشود درین چهار است
 از قصد کردن ضم از کسر قائمی فعل یا
 بر گردانیدن کسر فاعل فعل بجای
 ضم پس بایست ساکن که بعد دست بجای
 در اول قیل خواهد گردید که یائی مذکور
 تابع حرکت ما قبل خودست و درین موضع
 از اشام شخافه و قرأ، عین معنی مراد گردید
 بخرض و اشام آگاه کردن سبب انا در

امر که علاوه این حرف ضم اصلی است ۱۲ رضی **قوله** دون استخیر و ایتم - یعنی در بابها الفعل و استقل مدخل العين بجز کسر و فاعل و اشام
 نه آید زیرا که سبب ضم و اشام و اشامی مجرد و اختیار و انقیاد ضم ما قبل حرف فاعله بوده و درین حالت فعل یعنی ضم ما قبل فاعله و دست پس درین حالت
 است که حرکت فاعل فاعل کرده بخلاف آنکه در غیر این مقام است مثل قول و بیج و بیج ۱۲ رضی **قوله** كما عرفت فی التضرع ای اشارت
 است باینکه بیان کیفیت مجهول اللفظ لعل لعل است از علم خود این که بیان شد استطراد و صفت ۱۲ در او ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

له قوله اما متعد چون مجهول در متعدی باشد لهذا بیان متعدی پس بیان مجهول ضروری شد - دو وجه تسمیه مع تعریف و طریق شناخت او با سهیل و وجه
 در عاشره صفحه هفتاد و نهم گذشت از ان جایا دکن ۱۲هـ قوله کضرب که معنی آن بدون مضروب تمام نمیشود و همچنین اعرض عنه و رغب الیه که اعرض
 و رغبته بدون معرض عنه و مرغوب الیه متصور نمیشود
 و این هر دو متعدی بوساطه هستند ۱۲هـ قوله و المتعدی الخ اسباب تعدیه هفت
 است همزه مثل اذ هبت زید اضعیف عین ۹۳ مثل فرحت زیدا الق مفاعله مثل ناشیته سنین استفعال مثل استخرجت ای صیرت
 خارجا ساقن بر عین ضمیر برای افادت
 غلبه مثل کرمت زیدا تعین مثل حب
 بمعنی وسع اسقاط حرف جر مثل ذهبت
 زیدا و متعدی ابون النعال و تاسع
 تفعل لازم گردانند مثل انقطع و تقطع ۱۲
 معنی اللبیب مع زیاده ۱۲هـ قوله الی
 مفعولین - لا اقتضاء معناه ایا هما کون
 ثانیا اما غیر الاول کا عطف الخ او عین
 الاول کلمت عمر افاضلا ۱۲هـ قوله
 بخلاف باب علمت که چون در ان ثانیا
 عین اول است بسبب صدق او بر ان
 لهذا اقتصار بر یک جائز نیست مگر حذف
 هر دو معاد دست در و راست مثل قول
 کیت از قصیده که در ان مع اهل بیت
 می نماید شمس بائی کتاب ابریا
 سینه ترجمه جعفر اعلی و تحسب
 اے تحسب عازا علی ۱۲هـ قوله الی
 ثلثه آه یعنی فعل کاسه متعدی بجانب
 مفعول میشود که اول آنها مفاعله
 بود زیرا که عمل اول بر دو اخیر بود
 جائز نیست چرا که هر گاه علمت زید
 منطوقا گوئی خبر دادن از زید بهر سبب
 مباحثت هر دو صحیح نه خواهد بود و همچنین
 خبر دادن از زید بمنطوقا نیز صحیح نیست
 زیرا که درین خبر دادن از عمر و بمنطوقا
 مقصود است پس خبر از عمر او که زید باشد
 چگونه خواهد بود که او درین ترکیب خلاف
 مقصود است منتهی که قوله معالی
 آه ای از قسم علم ارنی است که یعنی
 چینیست ازینها با وضع مثل علمت
 علمت

فصل الفعل اما متعدی وهو ما يتوقف فهمه على

متعلق غیر الفاعل کضرب و اما لا زید وهو ما بخلافه
 کقعد وقام و المتعدی قد یكون الی مفعول واحد
 کضرب زید عمرو و الی مفعولین کا عطف زید عمرو و ادرها
 و يجوز فيه الاقتصار على احد مفعولین کا عطف زید او
 اعطيت درهما بخلاف باب علمت و الی ثلثه مفاعیل
 نحو اعلم الله زید عمرو و افاضلا و من ارنی و انبا و نبا و اخبرو
 خبر و حدث و هذه السبعة مفعولها الاول مع الخیرین
 کفعلی اعطيت فی جواز الاقتصار على احد هما تقول اعلم
 الله زیدا و الثانی مع الثالث کفعلی علمت فی عدم جواز
 الاقتصار على احد هما فلا تقول اعلمت زیدا خیر الناس

چون مجهول در متعدی باشد لهذا بیان متعدی پس بیان مجهول ضروری شد ۱۲
 که ثانی آنها غیر اول است ۱۲
 سوارا اقتصار علی الاول کا عطف الخ ۱۲
 فاذا ذکر فیها احد هما وجب ذکر الآخر ۱۲

چون مجهول در متعدی باشد لهذا بیان متعدی پس بیان مجهول ضروری شد ۱۲
 که ثانی آنها غیر اول است ۱۲
 سوارا اقتصار علی الاول کا عطف الخ ۱۲
 فاذا ذکر فیها احد هما وجب ذکر الآخر ۱۲

چون مجهول در متعدی باشد لهذا بیان متعدی پس بیان مجهول ضروری شد ۱۲
 که ثانی آنها غیر اول است ۱۲
 سوارا اقتصار علی الاول کا عطف الخ ۱۲
 فاذا ذکر فیها احد هما وجب ذکر الآخر ۱۲

چون مجهول در متعدی باشد لهذا بیان متعدی پس بیان مجهول ضروری شد ۱۲
 که ثانی آنها غیر اول است ۱۲
 سوارا اقتصار علی الاول کا عطف الخ ۱۲
 فاذا ذکر فیها احد هما وجب ذکر الآخر ۱۲

چون مجهول در متعدی باشد لهذا بیان متعدی پس بیان مجهول ضروری شد ۱۲
 که ثانی آنها غیر اول است ۱۲
 سوارا اقتصار علی الاول کا عطف الخ ۱۲
 فاذا ذکر فیها احد هما وجب ذکر الآخر ۱۲

چون مجهول در متعدی باشد لهذا بیان متعدی پس بیان مجهول ضروری شد ۱۲
 که ثانی آنها غیر اول است ۱۲
 سوارا اقتصار علی الاول کا عطف الخ ۱۲
 فاذا ذکر فیها احد هما وجب ذکر الآخر ۱۲

چون مجهول در متعدی باشد لهذا بیان متعدی پس بیان مجهول ضروری شد ۱۲
 که ثانی آنها غیر اول است ۱۲
 سوارا اقتصار علی الاول کا عطف الخ ۱۲
 فاذا ذکر فیها احد هما وجب ذکر الآخر ۱۲

چون مجهول در متعدی باشد لهذا بیان متعدی پس بیان مجهول ضروری شد ۱۲
 که ثانی آنها غیر اول است ۱۲
 سوارا اقتصار علی الاول کا عطف الخ ۱۲
 فاذا ذکر فیها احد هما وجب ذکر الآخر ۱۲

چون مجهول در متعدی باشد لهذا بیان متعدی پس بیان مجهول ضروری شد ۱۲
 که ثانی آنها غیر اول است ۱۲
 سوارا اقتصار علی الاول کا عطف الخ ۱۲
 فاذا ذکر فیها احد هما وجب ذکر الآخر ۱۲

چون مجهول در متعدی باشد لهذا بیان متعدی پس بیان مجهول ضروری شد ۱۲
 که ثانی آنها غیر اول است ۱۲
 سوارا اقتصار علی الاول کا عطف الخ ۱۲
 فاذا ذکر فیها احد هما وجب ذکر الآخر ۱۲

چون مجهول در متعدی باشد لهذا بیان متعدی پس بیان مجهول ضروری شد ۱۲
 که ثانی آنها غیر اول است ۱۲
 سوارا اقتصار علی الاول کا عطف الخ ۱۲
 فاذا ذکر فیها احد هما وجب ذکر الآخر ۱۲

چون مجهول در متعدی باشد لهذا بیان متعدی پس بیان مجهول ضروری شد ۱۲
 که ثانی آنها غیر اول است ۱۲
 سوارا اقتصار علی الاول کا عطف الخ ۱۲
 فاذا ذکر فیها احد هما وجب ذکر الآخر ۱۲

له قوله عمداً الخ يذكر الثاني مع الثالث لان المفعول الثاني والثالث من بنه الافعال هما مفعولان باب علمت في الحقيقة ١٢ له قوله افعال القلوب اي سبعة بمعنى افعال قلوب بضم استقرائي نه عطفى هفت ست در نه عرفت واعتمدت وادرت نیز از افعال قلوب هستند ومتعدى به مفعول مستعمل واحكام افعال قلوب در نه جارزى نهى شونند ووجه تسميه بافعال قلوب اين كه اينها در صدر خود يا محتاج بحواجج وادعائى ظاهرى نيستند بلکه قوائى باطنى كفايت ميكنند زيرا كه بعضى از آنها بر اى شك هستند

٩٢

وازين جاست كه اينها افعال شك يعين نیز تمام دارند و شك در لغت بمعنى خلاف يعين است آن كه گفته كويما از شك عن اراده كردن ورنه كذاى فعل از نهيا بلائى شك كه تساوى طرفين عبارت از دست نيست لغت ابا اصطلاح اهل ميزان خلط نموده ١٢ له قوله علمت آه عرض از تغيير اين افعال بصيغه ماضى اخبار بلفظ ماضى خاص نيست بلکه اخبار مطلق فعل خواه مضارع باشد خواه موكلمه در تغيير اين افعال بصيغه ماضى مستكم سوائى ديگر افعال اينكه هر شخص بافعال قلب خود زياده عرف ميشناسد افعال قلب غير خود ١٢ له قوله علمت از خيول از باب علم اصل ادخيلت بكسر يا بعد سلب حركت فاكسره يا بخائى مجر داده ياد السبب اجتماع ساكنين اكلند ١٢ شرح آبروميه هه قولنوس جمع خاصه بمعنى امره كه مختص بان شى باشد در ديگرى يافته نشود ودر بعضى از شرح خصائص ديده شد وآن جمع خصيصه باشد بمعنى خاصه ١٢ له قوله جواز الالغاء سببان كه اين افعال وقت الغايع معنى مصدرى واقع ميشوند كطرف ميشابدين معنى نيز ظننت قائم مثلاً زيد قائم فى ظنى باشد ١٢ ادويه كه قول الالغاء جمهور بر آنند كه درين هنگام بطلان عمل جائز نيست زيرا كه فعل عامل قوى مستعمل بر جواز الالغاء عمل اين كه هر دو جزو كلام مستقل مستعجاب بفعال ندارد و در نتجا مال بسبب توسط يا تاخر از هر دو يا يك ضعيف مشدس از تاثير باز خواهد بود كذا فى شرح الشرح لسانه مال ١٢ له افعال در اهل لفظى اعمال معنوى بزين معلوله يعنى مفقوده الزوج مشابيهت اده شدند درين كه چنانكه زن مذكوره صاحب شوهر است نه فاعل از و همچنين اين افعال نه عامل كليته هستند و نه اهل ١٢ ادويه هه وجه تعلق درين صورسه گانه اين كه هر سه صدارت كلام ميخواهد و وقت عمل لفظى اين افعال صدارت كلام هر سه جزو فاعل خواهند پس اين افعال از روستى لفظه اهل خواهند شد و از روى معنى حال خواهند بود يعنى مغال اول علمت احد بها يعينه و مثال ثانى علمت زيد ليس فى الدار و مثال

بل تقول اعلمت زيدا عمرا واخيرا التاس فصل افعال

القلوب علمت وظننت وحسبت و تخلت ورأيت و وجدت وزعمت وهي افعال تدخل على المبتدأ والخبر

فتنصبها على المفعولية نحو علمت زيدا عالم واعلم ان لهذه الافعال خواص منها ان لا تقتصر على احد مفعوليهما بخلاف باب اعطيت فلا تقول علمت زيدا ومنها جواز الالغاء اذا توسطت نحو زيد ظننت قائم او تاخرت نحو زيد قائم ظننت ومنها انما تعلق اذا وقعت قبل الاستفهام نحو علمت زيدا عندك ام عمرو و قبل النفي نحو علمت ما زيد فى الدار و قبل ادر الابداء نحو علمت لزيد منطلق

و قنيتك اينها قبل اهل آيند زرد بعض نجاه لفظى نهى شونند اين ظهور نيست كذا فى التيسر ١٢

در نتجا مال بسبب توسط يا تاخر از هر دو يا يك ضعيف مشدس از تاثير باز خواهد بود كذا فى شرح الشرح لسانه مال ١٢ له افعال در اهل لفظى اعمال معنوى بزين معلوله يعنى مفقوده الزوج مشابيهت اده شدند درين كه چنانكه زن مذكوره صاحب شوهر است نه فاعل از و همچنين اين افعال نه عامل كليته هستند و نه اهل ١٢ ادويه هه وجه تعلق درين صورسه گانه اين كه هر سه صدارت كلام ميخواهد و وقت عمل لفظى اين افعال صدارت كلام هر سه جزو فاعل خواهند پس اين افعال از روستى لفظه اهل خواهند شد و از روى معنى حال خواهند بود يعنى مغال اول علمت احد بها يعينه و مثال ثانى علمت زيد ليس فى الدار و مثال

له قوله يجوز ان يكون آه زير كذا مفعول اين باب در حقيقت مفعول دوم است و اول توطيه و تهديد ثانی است چرا كه تاثير اينها در ثانی با همند اول پس در اين باب اتحاد فاعل و مفعول لازم نيابد بخلاف افعال دیگر كه مفعول و شكنجی گفته خواهد شد بلكه مفعول نفسی و شكنجی نفسی گفته میشود و غرضی و فاعلی با اين كه از افعال قلوب نيستند ليكن بر وجهی كه لقيض هر دو است از افعال قلوب است محمول است مثل عمل لقيض بر يقين ۱۲ در آيه ۱۲ قوله و لعلهم يبين اي متصلين زير كذا كبري ازان هر دو منفصل ۹۵ باشد اين اجتماع با اينها خاص نبود مثل اياك كلمت ۱۲ در آيه ۱۲ قوله قد يكون

ظننت آه از ظننت بكنظاي مجرمة معنی
 شمت بر وزن همزت اسهلش و همت
 او و تبادل شد و از دست آيت كرميه و ما
 هو كذا القيت يمينين بر قرآتے و در جواب
 است كه اتهم كرد ايند چيزے مقام
 گمان يد و اين معنی از ظن كه از افعال
 قلوب است قريب است ۱۲ عبد الحكيم
 ۱۲ قوله بمعنی عرفت آه عرب معرفت
 را با دراك نفس شے خاص كرده اند لغير حكيم
 چيزے بر و بكون جهت مفعول واحد
 نصبے دهد و علم اد علم بنفس چيزے و
 بودن آن چيز بر صفة يعنی با حكم چيز و دیگر
 بر استعمال نموده اند لهذا مفعول واحد
 و مفعول نصبے دهد و اين فرق میان
 حقيقت علم و حقيقت معرفت فرق
 معنوی نيست يعنی كه معنی علمت ان
 زيد قائم و معرفت ان زيد قائم واحد است
 بلكه اين محول با اختيار ايشان است
 هر كرا خواهد ايندازنيك دو متساوي را بكنه
 خاص گردانند ۱۲ قوله بمعنی البصر
 يعنی البصر الريحه يعنی استعمال بصره از
 افعال جوارح است مستعمل میشود مگر از
 علمت بالبصر نزديك است بايد دانست
 اين افعال مذكوره را سواي معنی مزبوره
 معانی ديگر هم هست چون آن معانی
 از معانی علم و ظن قريب نبود مثل حسبت
 بخصه صرت فا حسب دخلت بمعنی صرت
 و افعال و علمت بخصه كلمت لهذا مصنف
 ازان تعرض نمود ۱۲ عبد الحكيم ۱۲ قوله
 الافعال الناقصة و غير مية بناقصه اين كه

ومنها انها يجوز ان يكون فاعلها ومفعولها ضميرين لشئ
 واحد نحو علمتني منطلقاً و ظننتك فاضلاً و اعلم
 انه قد يكون ظننت بمعنی اتهمت و علمت بمعنی عرفت
 و رأيت بمعنی ابصرت و وجدت بمعنی اصبت الضالة
 فت نصب مفعول واحد فقط فلا تكون حينئذ من
 افعال القلوب فصل الأفعال الناقصة هي افعال
 و صفت لتقدير الفاعل على صفة غير صفة مصدرها وهي
 كان صار وظل بات الى اخرها تدخل على الجملة الاسمية
 لافاد نسبة با حكم معناها فترفع الاول تنصب الثاني
 فتقول كان زيد قائماً وكان على ثلاثة اقسام ناقصة هي
 تدل على ثبوت خبرها لفاعلها في الماضي ماداً دائماً نحو

ام مثلثة التاء و در آخر مزبوره و ماد نیز از افعال ناقصه باشد مثل ما فتى و ما دلت و ما رام از رام بر يمين نيز ۱۲ عبد الحكيم ۱۲ قوله و انما
 بر مرفوع تمام نشود بلكه استياج منصوب ارند و غير مثل افعال تامه بر حدث و دلالت معنی فاعله ۱۲ متوسط ۱۲ قوله غير صفة الجملة ازان قيد از افعال
 حذاز شد زير كذا معانی ثابت كردن مرفاعل را بر صفت مصدر ميباشند ۱۲ در آيه ۱۲ قوله دي كان و صار آه ميبوي سواي كان و صار و ما دام و ليس ذكر كره بعد
 و گفته كه چيزے كه مثل اين بهر با همددين كه از خبر استخفا نشد ترا شد و ظاهر اين است كه غير تصورند از كلام مصنف هم چون مستفاد ميشود زير كه اگر محمول بود ب
 شماري كودے و الا افعال ناقصه مراد قاصي صار هم در افعال ناقصه معدودند مثل آل و حج و حال و مال و جاه و ارتداد و احوال و تحول و موقوفات ما فتى كه م

لہ قولہ زائدہ - اسے درلفظ و معنی ہر دو کا ہے درلفظ فقط مثل زید کان قائم کان درین مثال دلالت میکند برین کہ قیام زید در زمان ماضی
 بودہ و تمامہ و زائدہ اگرچہ ناقص نیست لیکن برائی استیفائے جمیع استعمالات مذکور شدہ و آئین زیادت خاص سے بلفظ کان و
 مشتقات او بخلاف ہر دو قسم اول کہ در تمام مشتقات او نیز جاری است اورا یہ ۹۶ ۷۷ قولہ جیاد ابنی آہ جیاد جمع جید یعنی

Website: NewMadarsa.blogspot.com

كَانَ اللهُ عَلِيمًا حَكِيمًا وَمَنْقَطْعًا نَحْوُكَانَ زَيْدٌ شَاكِرًا وَتَافِعًا
 ہست خدا دانای صاحب حکمت بحسب القرینۃ

بمعنی ثبت و حصل نحو کان القتال ای حصل القتال

وزائدہ لا یتغیر یا سقاطہ بمعنی الجملۃ کقول الشاعر
 پس عدم و دو جزو برابر باشد ۱۲

جِيَادُ ابْنِي أَبِي بَكْرٍ تَسَاهِي عَلَى كَانِ الْمَسُومَةِ الْعَرَابِ

ای علی المسومه و صار للانتقال نحو صار زید غنیاً واصبح
 اے کلمتہ ۱۲ من حال اے حال ۱۲

وَأَمْسَى وَأَضْحَى تَدُلُّ عَلَى اقْتِرَانِ مَضْمُونِ الْجُمْلَةِ بِتِلْكَ الْأَوْقَاتِ
 اے القریۃ و من خالدا لے بکر ۱۲ در ایہ

نَحْوُ أَحْبَبَ زَيْدٌ ذَكَرَ أَي كَانِ خِرَافِي قِيَتِ الصَّبِيهِ وَمَعْنَى صَارَ
 دقت علی ہذا سے اور واضح ۱۲

نَحْوُ أَحْبَبَ زَيْدٌ غَنِيًّا وَتَامَةً بِمَعْنَى دَخَلَ فِي الصَّبَاحِ وَالضُّحَى
 اے کلمتہ ۱۲

وَالْمَسَاوِظُ وَبَاتَ يَدُ الرَّانِ عَلَى اقْتِرَانِ مَضْمُونِ الْجُمْلَةِ

بِوَقْتِيهَا نَحْوُ ظَلَّ زَيْدٌ كَاتِبًا وَمَعْنَى صَارَ وَمَا زَالَ وَمَا فَتَى وَ
 وہاں بہار و اللیل ۱۲ اے حصل کثرت فی النهار ۱۲ یونان ۱۲

مَا بَرِحَ وَمَا نَفَكَ تَدُلُّ عَلَى اسْتِمْرَانِ تَبْوِخِهَا لِغَايِلِهَا مَذْقِيهَا

اسپ نیکور و وسر یج السیر تسامی
 یعنی ترفع و علو و مسومہ اسپہا کہ برو
 علامت گذارند و عرب بکسر تازی - و
 جیاد و بتدا مضاف بجانب ابنی و
 ابی بکر بدل از دو تسامی خبر او و
 تخی کان المسومہ متعلق بتسامی
 و العرب صفت المسومہ ترجمہ اسپان
 نیکور و وسر یج السیر پس من کہ
 ابی بکر ست بلند و مرتفع ست بر اسپان
 تازی کہ برو علامت و نشان تیز روی
 و نیکوروی گذارند از شرح ۷۷ قولہ
 لا انتقل ای انتقال افعال بجا لے و
 گاہی بر لے انتقال از مکانے بکان دیگر
 و از ذاتے بذات دیگرے آید درین ہنگام
 متعدی بانی باشد مثل صار زیدین قریۃ
 اے قریۃ و من خالدا لے بکر ۱۲ در ایہ
 ۷۷ قولہ بتلك الاوقات - اے
 الاوقات التي تدل ہذا الافعال علیہا
 ہی الصباح و المساء و الضحی ۱۲
 قولہ بمعنی صار - اگرچہ این ہر دو فعل در
 دلالت بر اقتران مضمون جملہ باوقات
 خود یا بولدن یعنی صار باہر سے فعل
 سابق اشتراک دارند اما چون تمامہ
 بر سبیل قلت سے آئند مثل ظلمات
 بکان نظیف و برت مہیبتاً طیباً لہذا
 اینہا را جدا گانہ ذکر ساختہ ۱۲ در ایہ
 ۷۷ قولہ مذقبہ - مذاظروف نامان
 است برائی ابتدائی مدت باشد
 قبل فعل ماضی معروف از سمع مصدر
 قبول بالفتح یعنی پیش آمدن پذیرفتن
 و زمانہ کہ بسوئے فعل مضاف سے محذوف آن خبر بولد پس بنا بر معنی اول حاصل کلام ای کہ ابتدائے مدت استمرار ثبوت خبر برائے
 فاعل زمان پیش آمدن اسم ست بر خبر و بنا بر معنی ثانی این کہ ابتدائے مدت استمرار زمان پذیرفتن اسم ست من خبر ۱۲ شرح الشرح
 ہلالت مال - اسی مذبل لفاعل ذلک الخبر یعنی ان ذلک الخبر ثابت للفاعل علی وہ الاستمرار کا ذلک الفاعل قابل ذلک و صالحاً لذلک فی المعتاد لہذا

و زمانہ کہ بسوئے فعل مضاف سے محذوف آن خبر بولد پس بنا بر معنی اول حاصل کلام ای کہ ابتدائے مدت استمرار ثبوت خبر برائے
 فاعل زمان پیش آمدن اسم ست بر خبر و بنا بر معنی ثانی این کہ ابتدائے مدت استمرار زمان پذیرفتن اسم ست من خبر ۱۲ شرح الشرح
 ہلالت مال - اسی مذبل لفاعل ذلک الخبر یعنی ان ذلک الخبر ثابت للفاعل علی وہ الاستمرار کا ذلک الفاعل قابل ذلک و صالحاً لذلک فی المعتاد لہذا

ماترابع اود شد چنانکه لیس طلق اللہ مثلہ دسامی واکویم یاتیکم لیس مصروف فاعلهم در مستقبل وہیور شاعہ بر آنند کہ لیس برائے نفی حال است
 واندسی گفته یقین میدا تم کہ نما بین هر دو قول تناقض نیست زیرا کہ خبر لیس ہر گاہ مقید بکدامی زمانہ نباشد معمول بر حال خواهد بود چنانکہ ایجاب بر و
 معمول می شد و ہر گاہ مقید ہیچک از زمانہ سرگانه بود بر **ہاں مقید معمول میشود کذا فی الرضی و اصل لیس لیس بکسر یا برائی تخفیف کسر یا الفکنند**
 چنانکہ در نم بکسر یں نم بکسر فاد سکون یں گویند **۹۷** ویا با لف بدل نہ شد تا بر عدم تصرف و مفارقت او از برادران خود دلالت کند و دلیل بر

فعلیت او کجوق تائے تائیت ساکنہ و
 ضمائر متصلہ بارزہ در آخر اوست ذکو فیہ
 گفتند کہ حرف سبت و عدم تصرف تید
 اوست و بعضی گفتند اصل اوست بمعنی
 لا موجود پس تخفیف کردہ شد و مستعمل
 لائے تہرہ گردید ۱۲ عید کیم کے از جواز
 تقدیم اخبار بر اسما در ہمراہ و نفس فعل
 در وہ اول و تا جاز بودن اود در فعالہ کہ
 مصدر ہما ہستند و خلاف لیس ہے
 برای لزوم تکرار تحصیل حاصل او فی چنان
 بود کہ مصنف در تجاؤ کہینمودے چنانکہ
 صاحب کافیہ وانی و مفصل نمودہ اندیش
 ہے قولہ افعال المقاربتہ و بعضی گفتند
 کہ انہما افعال ناقصہ اند چہ بر مفعول تمام
 نمیشوند لیکن چون احکام مخصوصہ باشند
 ہذا ظنیہ مذکور شد نہ نزد من ناقصہ
 نیستند چہ مجرد تمام شدن بر مفعول ناقصہ
 بودن آنہا را می خواہند نہ لازم می آید کہ سایر
 افعال نسبتیہ بلکہ تعدیہ تاقصہ شوند آراے
 اینہا را باناقصہ مشابہت و اتصال نیست
 و بہین جہت در باب گفتہ کہ متصل بالافعال
 التاقصۃ الافعال المقاربتہ علی حکم ہے
 ذکر انہما پس افعال ناقصہ بہت خواستند
 بر دو خبر انکہ اینکہ خبرش خاص یعنی فعل
 مضارع میباشند **۱۰** قولہ الاول للرجاء

فَمَا زَالَ زَيْدٌ أَمِيرًا وَيُلْزِمُهَا حَرْفُ النِّفْيِ وَمَا دَامَ يَدُلُّ
عَلَى تَوْقِيتِ أَمْرِ بِيَدِهِ ثَبُوتِ خَبَرِهَا لِفَاعِلِهَا خَوْقَوْمُ
مَا دَامَ الْأَمِيرُ جَالِسًا وَ لَيْسَ يَدُلُّ عَلَى نَفْيِ مَعْنَى الْجُمْلَةِ
حَالًا وَقِيلَ مُطْلَقًا وَقَدْ عُرِفَتْ بَيِّنَةٌ أَحْكَامُهَا فِي الْقِسْمِ
الْأَوَّلِ فَلَا نَعْبُدُهَا فَفَصِلْ أفعالُ المِقَارِبَةِ هِيَ أفعالُ
وَضِعَتْ لِلدَّلَالَةِ عَلَى دُنُو الْخَبَرِ لِفَاعِلِهَا وَ هِيَ ثَلَاثَةٌ
أقسامُ الْأَوَّلِ لِلرَّجَاءِ وَ هُوَ عَسَى وَ هُوَ فَعْلٌ جَامِدٌ لَا يَسْتَعْمَلُ
مِنْهُ غَيْرُ الْمَاضِي وَ هُوَ فِي الْعَمَلِ مِثْلُ كَادَ إِلَّا أَنْ خَبَرُهُ
فِعْلٌ مُضارعٌ مَعَّانٌ نَحْوَ عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَقُومَ وَ يَجُوزُ تَقْدِيمُ

مضارع میباشند **۱۰** قولہ الاول للرجاء
 بدان کلایں مالک تہسبیل گنہتہ کہ بعضی از
 افعال مقاربتہ برائی شروع است مفعول مطلق
 و جعل اخذ و علی و انشاء بہت و قام و
 بعضی برای مقاربتہ ہم با خبر مطلق کاد
 کرب اوشک اوسے لایعنے برائی رجائش

۱۰ قولہ فَمَا زَالَ زَيْدٌ أَمِيرًا - ازین مفعول بودن زید
 امیر وقت خود سال بودن او ہمچہ ہی شود بلکہ امیر
 ہویش وقت صلاحیت او برائی امارت بفرم می آید ۱۲
 دایہ **۱۰** قولہ ویلز مہا حرف النفی - پس بلاسترا خبر
 برائی فاعل خود دلالت خواہند نمود زیرا کہ معانی این

Website: MadarseWale.blogspot.com

معی حری و اطلاق و تشریح تہسبیل گنہتہ کہ چون بعضی ازینہا برای مقاربتہ است ہذا مجموعہ را از قبیل تہسبیل کل باسم جز نام نمودند ۱۲ عید کیم **۱۰** قولہ و یجوز تَقْدِيمُ
 ای غیر تصرف بگرداند ماضی معمول مضارع و ماضی و غیرہ می آید و ہم عدم تصرف دیکہ عسی بسبب تہسبیل او انشائی طبع در جامل محل است انشادات اکثر انشائی حروف
 میباشند و حرف التام غیر معروف آیتہ الشرح جای **۱۰** قولہ عسی زید ان یقوم - رفع زید بنا بر اسمیت عسی ان یقوم در محل نصب بنا بر خبر است او برینہا سبب اکثر نحویان و ذوق
 کوفیان یقوم فعل محل بدل از زید بدل استمال کہ درین اجمال و تفصیل است مشرطان رجعت برائی ثابت کردن معنی ترحی است زیرا کہ ترحی جز در مستقبل نمی باشد ۱۲ اد

۱۰
۱۲
۱۳

۲ تقول و شك ان يكون نفع التيسر وهي لغة مدية ۲ صرح له قوله مثل على وكاد يعني كما هو در مرد و همی مستعمل شود ای خبر را خواهد و از و مستغنی هم شود و قدیمه اسم او مضارع بان باشد مثل او شك زید ان یقوم و او شك ان یقوم زید و گاسه مثل كاد آم و خبر لعل مضارع بغير ان خواهد مثل او شك زید یقوم ۱۲ در این كه قولہ تعجب . و هو انفعال النفس عند ادراك ما حذى سببه خرج من نظائره مصنف تعریف را ترك نمود زیرا كه تعریف بر اے نے انضباط جریات باشد و هر گاه معرفت منحصر فی فرد یا فردین باشد حاجت تعریف ۹۸ نیست ۱۲ و ۱۳ قولہ ما وضع آه الدن قول

Website: NewMadarsa.blogspot.com

بجسٹ و تعجبت خارج شد زیرا که برای اخبار از تعجب است نه برای انشاء تعجب از مثل نشه دره و سبحان الله ان المؤمن لا يخس من امره ان شاء الله فعل نیست سوال مثل تعجب باید که از انحاء تعجب باشد زیرا که برای انشاء تعجب است جواب مراد از انشاء تعجب این که مضمون باشد برای پیدا کردن و احداث نمودن تعجب کسیکه تلفظ بان فعل می نماید و لفظ تعجب مضمون برای چنین انشاء نیست ۱۲ ۱۳ قولہ صیغتان - و هر دو متصرف نیستند یعنی مضارع و امر و نهی و تثنیه صحیح ندارد بجهت مشابهت هر دو با لروف بسبب انشاک صلتش از حروف است متوسطه قولہ نحو ما سن آه ساکنه است یعنی نشه و مبتدا و جمله فعلی که بعد دست یابا خبریت محلا مرفوع و زود خطه موصول است و جملها بعد و صلح علی از اعراب ندارد و خبر و جوبا محذوف است تقدیرش الذی احسن زید ای شیء عظیم بقول اول جزم نمودند و احتشاج جزم کرد و جملها داشت و از فراد و این در صورتی است که استقامت است ما بعد و خبر او و رضی گفته که بر حسب معنی همین قوی است زیرا که حکم گو یا از سبب حسن زید عیال است از مخاطب استفهام نمودن از استفهام مع تعجب مستفاد نشود مثل و ما اذراك ما یومر الیین ۱۲ قولہ فعل به - هر قائل است نزد مسیوبیه و حذفه و در

الخبر علی سیم نحو عسوان یقوم زید و قد یجن ان نحو عسوان زید یقوم و الثانی للحصول هو کاد و خبر مضارع دون ان نحو کاد زید یقوم و قد تدخل نحو کاد زید ان یقوم و الثالث للخذ الشر فی الفعل وهو طفق جعل و کرب و لخذ و استعالمها مثل کاد نحو طفق زید یکتب او شك و استعالمها مثل عسوان و کاد فصل فعلا التعجب ما وضع انشاء التعجب و له صیغتان ما فعله نحو ما احسن زید ای ای شیء احسن زید و فی احسن ضمیر و هو فاعله و افعل به نحو احسن بزید

۱. برین تقدیر احتیاج خبر باشد و عسوان برین استعمال تامه باشد و در استعمال اول ناقصه ۱۳ قولہ قد یوزف و منه قول الشاعر شعری الکرب الذی امسیت فیة یکون و راده فرج قریب ۱۲ در این ۱۳ قولہ هو کاد - و سایر متصرفات او درین حکم شریک هستند لیکن چون حرف نفی بر کاد و کاد بر در آن سه نهیب است یک حرف نفی انذارت نفی کند چنانکه در افعال دیگر ماضی باشد چون

اسمع بهم و ابعمر منانی فاعلیت او نیست نه هر گاه برای فاعل لسان فضل پوشید بر هو از حذف قالم مقام او گوید و امر معنی ماضی است پس احسن یعنی صادر از احسن باشد چون و امر حکیم است و تعظیم با معنی تعجب مناسب است در وجه الفظ ماضی بجانیه امر متغیر شد و چون امر میخیزد ماضی است مثل احسن که ضمیر بارز آورده اند و هر تزد انطش مفعول است و امر بر حقیقت خود بانی است یعنی ماضی نیست چنانکه مسیوبیه گفته و با برای تعدیه باشد یا از امر مفعول بر چنانکه در کریمه و کلمه ایابا یکم الی التملک و از ضمیر و احد ذکر مثل امر چهارم نیست و الحال این هر دو برای انشاء تعجب است و قبل ازین برای تعجب نبود ۱۲ و ۱۳

له قوله الاملاهي منه الخ يعني ان ثلثاني مجردة ودر معنی لون و عیب نباشد و تفاوت در فعل بر حسب زیاده و نقصان نیز در و واجب است و بهین جهت
این صیغه تعجب از مثل مات و منی جائز نیست زیرا که این هر دو فعل زیادت و نقصان را قبول نمی کنند و این شرطیست که اختصاص با این باب ندارد بلکه
هم تقضیل با هم مشارک است اگر چه مصنف را اینجا تصریح نکرده و همچنین نقل فعل وقت بنائے صیغه تعجب بجانب باب طابع و واجب است اگر
فعل باعتبار اصل و وضع برای او نباشد و ازین **۹۹** جااست که بنائے فعل تعجب سبب فعل نعم عین نمی باشد خواه فعل باعتبار اصل وضع بود
مثل کرم و خواه بنقل مغل مغرب لغم که

منقول است از ضرب بفتح را و سبب این
اشتراک این که فعل تعجب دلالت کند
برین که متعجب بمنه مثل عزه زت و طبیعت
شده زیرا که فعل نعم عین موضوع برائے
بهین معنی است ۱۲ له قوله فی الممتنع
اس الذی یتنوع بها فعل التعجب منزه من
رباعی اول ثلثانی مزید فی اول ثلثانی مجرد فی
لون او عیب ۱۲ له قوله بتقدیم آه
سوال ذکر تاخیر پس ذکر تقدیم لغو در
است زیرا که هر یک مستلزم است هر دیکرے
را جواب هر یک از دیگری منتقل میشود در
قصد نه در تحقق و مصنف در اینجا ارادت و قصد
اعتبار کرده یا اینکه گفته شود ذکر او برای تاکید است
۱۲ له قوله المازنی اجازة بلکه جاست
هم معین برین معنی اند که هر جا ظرف بفعل تعجب
متعلق باشد فصل با وجاز است بن مالک
گفته که سبب ثبوت او در نظم و شعر بهین صحیح
است ۱۲ له قوله واقع ازین قول
از مثل کرم زید و شرف عمر و وقع بکر و
نور خالد و در حدیث و ذممت احمر از شد زید
اینها برای مدح و ذم موضوع نیستند لا اد
له قوله اذم - ای عاین لا خصوصیت
فیها فانک اذا قلت نعم الرجل زید فقد
مدحت مطلقا من غیر تعیین خصلة بجهت
المدح و کذا بنس مذهب که قوله معروف
باللام از لام لام ذمینی مراد است زیرا که مجرور
او غیر معین باشد ابتدا پس ازان بذکر
مخصوص معین گردد و کلام بر اجمال و تفصیل
شامل میشود که وقعت در نفس زیاده تر

وَالْبَيِّنَاتِ الصَّامِيَتِي مِنْهُ اَفْعَلُ التَّفْضِيلِ وَيَتَوَصَّلُ فِي
الْمَتْنِ بِمِثْلِ مَا اشَدَّ اسْتِخْرَاجًا فِي اَوَّلِ اشْدَّ بِاسْتِخْرَاجٍ
فِي الثَّانِي كَمَا عَرَفْتَ فِي اسْمِ التَّفْضِيلِ لِاِيْجَازِ التَّصْرِيفِ فِيهَا
بِتَقْدِيمِ وَاِتَّخَاذِ وَاِفْصَالِ الْمَازِنِي اِجَازِ الْفَصْلِ بِالظَّرِّ
نَحْوَمَا احْسَنَ الْيَوْمَ زَيْدًا فَفَصْلُ فَعَالِ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ
مَأْوِضِعَ لِانْشَاءِ مَدْحٍ اَوْ ذَمٍّ اَمَّا الْمَدْحُ فَلَهُ فِعْلَانِ نَعْمُ وَا
فَاعِلُهُ اسْمُ مَعْرِفٍ بِاللَّامِ نَحْوُ نَعْمِ الرَّجُلِ زَيْدٌ اَوْ مَضَافٌ
اِلَى الْمَعْرِفِ بِاللَّامِ نَحْوُ نَعْمِ غُلَامِ الرَّجُلِ زَيْدٌ وَقَدْ يَكُونُ فَاعِلُهُ
مُضْمَرًا وَيَجِبُ تَمْيِيزُهُ بِمَكْرَمَةٍ مَنصُوبَةٍ نَحْوُ نَعْمِ رَجُلًا زَيْدٌ
اَوْ بِنَاخِ قَوْلِهِ تَعَالَى فَنِعْمَ سَاهِي اِي نَعْمَ شَيْءًا هِي زَيْدٌ يَسْمَى
الْمَخْصُوصَ بِالْمَدْحِ وَحَيْثُ اِنْحَوَّ جَزَاءُ زَيْدٌ حَبَّ فَعَلِ الْمَدْحِ

هم معنی است که متعجب بمنه مثل ذممت احمر و ذممت احمر و ذممت احمر و ذممت احمر
۱۲ له قوله اذم - ای عاین لا خصوصیت فیها فانک اذا قلت نعم الرجل زید فقد
مدحت مطلقا من غیر تعیین خصلة بجهت المدح و کذا بنس مذهب که قوله معروف
باللام از لام لام ذمینی مراد است زیرا که مجرور او غیر معین باشد ابتدا پس ازان بذکر
مخصوص معین گردد و کلام بر اجمال و تفصیل شامل میشود که وقعت در نفس زیاده تر
۱۲ له قوله اذم - ای عاین لا خصوصیت فیها فانک اذا قلت نعم الرجل زید فقد
مدحت مطلقا من غیر تعیین خصلة بجهت المدح و کذا بنس مذهب که قوله معروف
باللام از لام لام ذمینی مراد است زیرا که مجرور او غیر معین باشد ابتدا پس ازان بذکر
مخصوص معین گردد و کلام بر اجمال و تفصیل شامل میشود که وقعت در نفس زیاده تر

لہ قولہ و فاعلہ ذاء۔ و ہماے غرض ابہام از معنی اشارت مجرور کردند پس حبت لاضد بعضے حسب الشئ و لزد مبرودا بن سراج این کہ ترکیب حسب باذاعلیت حسب را زائل کردہ زیرا کہ اسم اتوے است پس حبتا متہد است و مخصوص خبر او ای المحبوب زید و بعضے گفتند کہ ترکیب اسی است ذاء را زائل کردہ زیرا کہ فعل مقدم است پس غلبہ بر اے اوست فاعل ۱۰۰

Website: NewMadarsa.blogspot.com

و فاعلہ ذاء و المخصوص بالذی زید یجوز ان یقع قبل مخصوص

۱۲

او بعد کہ تمیز نحو حبتا رجل زید و حبتا زید رجلا او حال نحو

حبتا راکبا زید و حبتا زید راکبا و اما الذم فاعلان ایضاً بئس

فحوبئس الرجل عمر و بئس غلام الرجل عمر و بئس رجلاً

عمر و و ساء نحو ساء الرجل زید و ساء غلام الرجل زید و ساء

رجلاً زید و ساء مثل بئس سائر الاقسام القسم الثالث فی

الحروف و قد مضی تعریف و اقسام سبعة عشر حروف الجرو

الحروف المشبہة بالفعل و حروف العطف و حروف التنبیح و حروف

النداء و حروف الایجاب و حروف الزیادہ و حروف التفسیر و حروف

المصد و حروف التحضیض و حروف التوقیع و حروف الاستفہام و

حروف الشرط و حروف الردع و تاء التانیث الساکنہ و التنوین و نون

است و مخصوص فاعل اوست و بگاہ
ظاہر حبتا در آید بر حسب معنی موافق
بئس زید و اولے این کہ در اعراب
مخصوص حبتا گفته شود کہ او مثل
اعراب مخصوص نعم است یعنی یا
ببتدا است یا خبر است مریدارا
کہ ظاہر نے شود و بعضے گفتند کہ
مخصوص بعد حبتا عطف بیان
برائے ذاء است و اگر در مخصوص نعم
و بئس زمین ادعا کردہ شود متروک
است مگر دخول نواسخ منع میکند
در بعضی گفته کہ ذاء اذ است چنانکہ
در ماذا صنعت و مخصوص فاعل
۱۲ رضی لہ قولہ یجوز ان یقع آہ
و جسم جو از تقدیم تمیز درین جا
نہ نہ نعم و بئس از مخصوص این کہ
درین جا تمیز از اسم ظاہر کہ ذاء
باشد آمدہ است بخلاف
فحس و بئس کہ در این جا تمیز از
مستکن آید و نیز تمیز از ضمیر
واجب باشد و اذ جا جزیرائے
الجب افضل ظاہر بر ضمیر و بعضے
گفتند کہ اگر تمیز در نعم و بئس
نمودے در بعض مواضع مخصوص
بفاعل بئس گر دیدے مثل نعم
السلطان بخلاف حبتا کہ فاعلیت
ذارد و ظاہر است و گاہے مخصوص
درین جا محذوف میشود چنانکہ در نعم و
گاہے حسب از استفہامی آید درین
ہنگام نقل ضمیرین باو بجانب فاجائز

باشد چنانکہ حرف و باہر است و تمیز ہر چه بر وزن فعل بضم عین باشد و مراد از و ذم بود ۱۲ رضی لہ قولہ تمیز مطابق مخصوص را افراد
و تشبیہ و جمع و تذکیر و تانیث بجهت بودن فاعل او بہم بخلاف نعم کہ در ان جا تمیز واجب باشد و قتیکہ فاعل او مضموم بود چنانکہ گذشت ۱۲
عالی در حال حسب و ذاء ذوالحال دزدیکہ مخصوص بالمدح است ۱۲ اے فاعل اسم معرف بلام و مضاف بہ حرف بلام و ضمیر میز بکرہ منصوبہ ۱۲

قوله لا فضاء للفعل الاول ان يقال لا فضاء لها لعل بمعنى المصلا لان الافضاء هو الوصول واذا اعتدى بالها كان معناها الاصل الـ ١٢ قوله او معنى
 اللفظ بصفتها من معنى فعل انجر او بمعنى فعل استنهاط كقوله واكثر تركيب فعل نها شد مثل ظرف وها وجرور وحروف ندا وحروف تنبيه واسما على اشارات واسما على
 افعال وقني وترجي وتشبيه وغيره كبر معنى فعل دلالت نما بغير اعادة نموده واز شبه فعل چیزی که عمل فعل نماید واز تركيب او باشد مثل اسم فاعل آهم مفعول
 به ودر صفت مشبه وفعل تفضيل لهذا آوردن ١٠ لفظ شريف جزو افتاد و اگر این لفظ معنی الفعل چنانکه در بحث حال کفایت کرده

بسته بنویسد ١٢ قوله الی تالییه - الولی
 نزدیک شدن کذا فی الاصرار یعنی حرف
 جر حروف اند که موضوع هستند بر آن
 رسانیدن فعل یا معنی فعل بجانب چیزی
 که نزدیک شده است آن چیز را حروف جر
 یعنی حروف جر را در اول شده است و
 آن چیز خواه اسم صریح بود چنانکه در مررت
 بنزید وانا ما بنزید خواه در تاویل اسم مثل
 وضاعت علیکم الکرص بجا رحبت
 ای بر جها ١٢ هه قوله ابتداء الغایه -
 غایت پایان هر چیز از زمان مکان کذا
 فی الصراح و مسافت و دوری و قربانوس
 که الغایه بعدوان مختص بر مکان نیست چنانکه
 بعضی و هم کوه نزه و برین ارد میشو داین که
 تفسیر غایت بمسافت اجب میکند که
 استعمال و در زمان مجازا باشد و این غلایه
 تصریح کوفیه و اخفش و میردوان درست
 است که گفتند و فی الزمان ایضا و گفتند
 مالک که همین صحیح است بدلیل من اول
 یوم و در حدیث ارد مست مظر ناس الجمعة
 الی الجمعة و شما بیدر و بسیار است لهذا حسن
 این که گویند مراد از غایت نهایت باشد
 یعنی من برای ابتدای چیزی باشد که
 برای او نهایت است نه برای ابتدای امر
 ابدیه و استعمال من برای ابتدای قریب
 غالب است تا این که قوسه ادعا نمودند که
 سائر معانی او راجع بسومی ابتدای غایت
 بسته ١٢ قوله فی مقابله الانتباه
 در سائر نسخ موجوده همین عبارت است
 مگر در نسخه فی مقابله الی الانتباه دیده شد

التاکید فصل حروف الجر حروف و وضعت لافضاء الفعل و
 اول
 شبه او معنی الفعل الی تالییه نحو مررت بنزید و انا ما بنزید هذانی
 ضمیر فاعل را حج مجرد ١٢ مثال افغانی فعل ١٢
 الدار ابوک ای اشیر الی رفیها و هم تسعة عشر حرفا من هه ابتداء الغایه
 اولها ١٢
 و علامته ان یصح فی مقابله الانتباه كما تقول سیرت من البصر
 لے علامتوں میں لابتداء الغایه ١٢
 ای علامتوں میں لابتداء الغایه ١٢
 الی لکوفه و للتبیین علامته ان یصح وضع لفظ الذی مکان کقول
 اے الاظهار المقصود من التزییم ای علامتوں میں التبیین ١٢
 او تصاریح علی حد المقطوف ١٢
 تعالی فاجتنبوا الرجس من الاوثان و لتبعیض علامته ان
 اے الرجس الذی هو الوثن ١٢
 کوہن التبعیض ای علامه ١٢
 یصح لفظ بعض مکان فواخذت من الدرهم زائده و علامته
 اے بعض الدرهم ١٢
 ان لا یختل المعنی باسقاطها نحو ما جاءنی من احد الاثراد من
 بل بقی المعنی علی حاله ١٢

له قوله حروف الجر آه و این حروف چون جر
 سے کنند لهذا حرف جر نام شد و گفته اند که بسبب جر
 او یعنی کشیدن در رسانیدن او معنی فعل یا شد و در
 بجاتب اسم نام ایشان حرف جر شد چنانکه از قول
 مصنف که لا فضاء للفعل آه باشد ظاهر است و اصل
 این است که افعالیکه از رسیدن تا اسما قاصر بودند بسبب
 این حروف اعانت یافتند و این جاست که زائده
 مراد از الی الی من کوه الجبله و بعضی باصل یکنظر و من طرفه حقیقی و بعضی بدل مستقل
 و این نسبت اول نهایت میا سبب عبارت کتب این فن نیز مؤید قاتی یعنی نشان من ابتدایه آن که ایراد الی که برای انتباه است یا چیزی که فاعلهالی بخشودر
 مقابله او صحیح باشد اول بقره سرت کا ظاهرونانی از فعل اعوذ بالله من غیطان الرجیم باهر زریکه در اینجا معنی الی را مفید است هر معنی محو بلقی الیه باشد در صراح
 است لجا بعضی پناه گرفتن يقال لجات التهامت الیه عدت به لجات الیه و نکته در تقدیم الی بر من درین مثال این که پناه بجانب حافظ حقیقی از شیطان
 درین بی اسان اجملت با هر ١٢ کله اولی همان که قبول صحت من یوم الجمعة است و کلمه اوله و لاتراد من الی و معنی فی آید مستقل ٣

ص علیہ السلام میں برای بعضی باشد و آیت ثانیہ خطاب بامو محمد صلعم و از امر زحل تمامی گناہ امت محمدیہ صلعم عفو ساز معاصی امت نوح لازم نیست لایزال
 ۱۰۲
 Website: NewMadarsa.blogspot.com

فی الكلام الموجب خلاف الكوفيين و اما قوله قد كان من
 ای کلامیکہ در ذہبی و نسبی کہ استنہام نباشد ۱۲

مطر و شبهه فتاؤل والی وھی انشاء الغایة كما صر و
 ای ثانیہ ۱۲

بمعنی مع قبیلہ کقولہ تعالی فاغسلوا وجوهکم و ایدیکم
 پس بشوئید روہائے خود را و دست ہائے خود را

الی المرافق و حتی وھی مثل الی نحو نمت البارحة حتی
 ای ثالثہ ۱۲ تا آرخ ۱۲

الصباح و بمعنی مع کثیرا نحو قدم الحاج حتى المشاة و اذ دخل
 اشادت ست بیکر بچھے الے اکثر آید ۱۲

الاعلی الظاهر فلا يقال حثاه خلاف للسب و قول الشاعر شعر
 کہا یقال الہ ۱۲ بسنا ۱۲

فلا والله لا یبقی اناس فقی حثاک یا ابن ابی زیاد

شاذ و فی وھی للظرفیة نحو زید فی الدار و الماء فی لکوز و بمعنی
 دلایقاس علیہ غیر ہا ۱۲ اما حقیقہ ۱۲

علی قلیلا نحو قولہ تعالی واصلبکم فی جذوع النخل الباء
 البتہ بدر خواہم کشیدہ شمارا بر شاخہائے درخت خرما ۱۲ آئے انعامتہ ۱۲

وھی للالصاق نحو مررت بزید ای التصق مرورہ موضع یقرا
 حقیقہ مثل تمسکت بزید او مجازا نحو آہ ۱۲

لہ قولہ و شہرہ یعنی چیزے کہ از تو ہم شود زیا و فی
 این کہ در آیت اولی کہ خطاب سے ہمت حضرت نوح علیہ السلام

تو در آید یقرا فی اقواہہو ای الی اقواہہم ۱۲ دلہ قولہ الباء آہ ضابطہ اگر معر عنہ یک حرفی باشد با ہم خود تعبیرے یا بد چون باد تا د کاف و
 لامہ اگر معر عنہ در حرفی باشد یا زائد ہا ایمان خود مذکورے گرد چون من و فی والے والین جا و دم قول سخات ظاہر شد کہ در حضرت تا فاعل ست
 گویند ت مال حرف تعریف ست تالف و لام ۱۲ اللہ قولہ للالصاق - اسے برائی افادت چھپیدن چیزے بسد خول خود و آن بر دم
 ہونے مثل مسکت بزید ہر گاہ ہر پنج گیری ہم را و مجازی مثل مررت بزید لاصق حرکت آن کسرہ است و ابواللح از بعضی خوابان قح حکایت کردہ ۱۲

اشہی الی من الرجوع السلسل ای اشہی
 عندی ۱۲ مسالک ہبہ ۱۲ قولہ قلیلا
 ای حال کو نہ قلیلا او مجبیا قلیلا او زمانا
 قلیلا ۱۲ تمسکا بقول الشاعر الذی
 نقلہ المصنف فی کتاب داجہ علی انہ
 تادرسا ذوالماکان قول الجہور مختارا
 عند المصنف حکم علیہ بشذوذہ قال قول
 آہ ۱۲ کہ قولہ فلا والشرآہ لفظا زائدہ
 است چنانکہ رلا قسم و اناس لغت ست
 ورناس بمعنی مردم و فی بمعنی جوان یا
 فاعل مفعی ست بواسطہ عاطف محذوف
 یا بدل ست از وہر حال معنی آن سوگند
 بحد کہ مردم بر زمین باقی و موجود نہ ہمانند
 جوان یا جوان بغير حرف عطف تا این کہ تو
 اسے پسہلی زیاد کہ بر جہتی تو در مغرور و متکبر
 ہستی و پنداری کہ ہمیں منوال مدام خرم
 و خوش حال خواہم بود ۱۲ ۱۵
 توسعا و اعتبارا نحو نظرت فی اللتان النہا
 فی الصدق ۱۲ قولہ و بمعنی علی الخ
 ضابطہ این کہ آنچہ در فی معنی استقرار باشد
 آن موضع فی است و چیزے کہ در و معنی
 استعمال است آن مقام علی است ہر جہ
 در و معنی ہر دو باشند آن جائے ہر دو
 مثل جلست علی الارض و فی الارض
 و فی بمعنی مع آید مثل ادخلوا فی
 امیر ای مع اہم و برای تعلیل نیز مثل
 لمت کون فی ما آخذتم عن اب
 عظیمی لما اخذتم و برای مقابله
 معن فاما متاع الحیوۃ الدنیانی
 الاخری الا قلیل و بمعنی الی مثل
 تو در آید یقرا فی اقواہہو ای الی اقواہہم ۱۲

سہ قولہ ولا استعانة في التاج الاستعانة ياري كرتوا استن اي ياري كرتوا استن فاعل از مجرور با در صدور فعل داين با بر الة اهل مي شود و بہمين
جہت ہائے آں نام دوست و ہائی ادا ت وصلہ فعل و مکملہ فعل نیز نام دارد و گاہے ہائے استعانت نادر معنی ہائے سہیت داخل می سازند و آں
را بہتر سبب می گردانند ۱۲ شرح شرح لما نواعال و معہ بالاسلم لان العفل لا يتا تے علی وہم اکل الایہا ۱۲ قولہ وللصاحبة آہ برائی ہای مصفا
و وعلامت ست یکے آن کہ بجائی اولفظ مع ۱۰۳ حسنے دارد دیگر آن کہ از دوازده مصحوب او حال مستغنی سازد مغل قد جاء کلم الرسول
یا الحق من تری کلمہ ای مع الحق او معقاد

من زید ولا استعانة فحوکتبت بالقلم وقد يكون للتعليل كقول
ای بیان طاعت ہمزہ ۱۲

تعالی انکم ظلمتم انفسکم بائخاذکم العجل وللمصاحبة كخ
تحقیق شاکم کردہای بر جانہائی خود سبب ساختن گو ساء ۱۲ کلم العزیز و بہائیل مع آید ۱۲

زید بعشیرت وللقابلہ کبعت هذا یذک وللتعلیل یکن ہیت
ای مع قبیلہ ۱۲

بزید وللظرفیة کجلست بالمسجد زائد قیاسا فی خبر النفی
خبری با صبا عطف بالمصاحی ۱۲

زید بقائم وفي الاستفهام فحوهل زید بقائم فسماعا فی المرفوع
ولیس عمر و بقاعد ۱۲ خبر ۱۲

فحو حبسک زیدای حبسک زید و کفی باللہ شهیدا ای کفی اللہ
بتدا ہائے نامہ ۱۲ بن سہ تازیانہ سیم و چہ ہیسہ لکھہ ۱۲ قولہ اللہ سہ تہ ۱۲ سہ تہ ۱۲ سہ تہ ۱۲ سہ تہ ۱۲

وفي المنصون نحو القی بیذہ ای القی یذہ والامروہی للاختصاص
اسے نفسہ کہ قولہ تعالی ولا تقوا ابا یحیم الی التبتکے ای انفسکم

فحو اجل للفرس المال لزید للتعلیل کضربت للتأدیہ و زائد
اولد مالکۃ کرجعت لکما ذکک ۱۲

کقول تعالی رد فکم ای رد فکم و بمعنی عن اذا استعمل مع
لے معنی ۱۲

القول کقول تعالی قال الذین کفرو الذین امنوا لو کان خیرا
گفتہ کا فرق در حق مؤمنان اگر این دین بہتر بودے سہمت خود ندے مؤمنان

ما سبقونا الیہ و فیہ نظر و بمعنی لو او فی القسم للتحب کقول الہزلی
ای ہمزہ کن ۱۲ کلم الرحمن یعنی فی الاستدلال بقولہ تعالی ۱۲

م تعلیل سے و بعضی گنتہ کلام معلوم ست و آن لایست کہ اسم سا مع قول را با اجماع معنی قول باشد جرمیکند ۱۲ قولہ
الستما بالفتا و بعضی علی مغل و و ہمزہ کن ان تاھنہ بفتار کتو ذم الیک و گاہے برائے تجربہ آید مغل رأیت زید یا العلم ای خالیجا
من اعلم ۱۲ قولہ للاختصاص س ای لا اثنائہ شئی و انھی عن غیرہ و آن یا ملکیت باشد مثل المال لزید یا بغیر ملکیت مثل الاجل للفرس ۱۲
۱۲ قولہ و بمعنی عن آہ و آن لایست کہ براسی مغل می شود کہ آن اسم حقیقہ یا حکما از قائل قولے کہ آن لام تعلق ہاں قول دارد غائب باشد مغل لام
کہ ہر الذین امنوا اذل ست و آن الکفار کہ قائل قول لو کان خیرا ہا غائب ست و آن لام تعلق بقال دارد و این مالک و غیرہ گنتہ کہ این لام

Website: MadarseWale.blogspot.com

و وقت قیام فعل ہا فاعل مصحوب ہا را
چسپیدگی با صاحب لازم نیست چہ تک
در مثال شرح زید بعشیرتہ مصاحبت قبیلہ
واشتر اک و ہا زید در خروج ضروری ست
لیکن وقت خروج چسپیدگی قبیلہ با زید
ضروریست ہا الصاق مستلزم مصاحبت
ست مصاحبت بالصاق مستلزم ندادن
۱۲ قولہ للقابلہ یعنی برای افا ت
آمدن مجرور و در مقابلہ شے دیگر مثل
ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون
و این مالک گنتہ کہ ہا ی کہ ہا یں معنی باشد
برائمان و اعراض دوش میشود و بہین
جہت ہا ی مقابلہ لا بائی بدل و ہائے
عوض نیز نام می ہند ۱۲ قولہ وللعدۃ
یعنی برای گردانیدن فعل لازم را متعدی
بسبب فعل معنی تغییر اجہت قولی ہا
فاعل او چہ کہ معنی ذہب زید ذہاب از
زید صادر شد و معنی ذہبت برید گردانیدم
ادرا ذہب و تعدیہ ہا یں معنی خاص ہا
است و در تعدیہ بحسب ایصال معنی فعل
بجانب محمول او بواسطہ حرف جر ساثر
حروف جر مسادی ہستند ۱۲ قولہ
قیاسا مفعول مطلق یا خبر کیوں محذوف
یا نصب ہنزہ غافض و ہمچنین در قول
آئندہ سمانا ۱۲ قولہ فی المرفوع
مرفوع نوزہ فخر باشد مثل حبسک بہید خواہ
۱۲ مثالش در کتاب ۱۲ کہ قولہ الی
بہیدہ - و بمعنی عن آید مثل سال سالی
بجذاب و بمعنی من مثل و یومہ تفتل
الستما بالفتا و بعضی علی مغل و و ہمزہ کن ان تاھنہ بفتار کتو ذم الیک و گاہے برائے تجربہ آید مغل رأیت زید یا العلم ای خالیجا
من اعلم ۱۲ قولہ للاختصاص س ای لا اثنائہ شئی و انھی عن غیرہ و آن یا ملکیت باشد مثل المال لزید یا بغیر ملکیت مثل الاجل للفرس ۱۲
۱۲ قولہ و بمعنی عن آہ و آن لایست کہ براسی مغل می شود کہ آن اسم حقیقہ یا حکما از قائل قولے کہ آن لام تعلق ہاں قول دارد غائب باشد مغل لام
کہ ہر الذین امنوا اذل ست و آن الکفار کہ قائل قول لو کان خیرا ہا غائب ست و آن لام تعلق بقال دارد و این مالک و غیرہ گنتہ کہ این لام

له قوله لست بقبيح الخلام برأى فهم ويعني بتقدير حرف هي بمعنى اللبني وعلى الايام بمذات مضاف اي على مرور الايام وحيد بالفتح كره شامخ كوزن و
 بزكوهي ومخرب بشين وخائلي بمجتمون وراي على موله ووزن مطين كوه بلند وقلبان للفتح ظالمه تشديد تحتها نير يا سمن كوشى واس دوشع اور دو باي لمبشخو يعني
 في وجله مذات مشخرف معني ان كسوكه سخدا سخا به مانده بر مرور الايام در دنيا كدامي صاحب شامخ كره داركه در كوه بلند استقر اردركه در ان خطيان واس
 است ۱۲ له قول رب ذرني شانزده لغت ست ضم نوا وتشديد بارب مضم را و ۱۰۲ تخفيف بارب فتح را وتشديد بارب فتح را وتخفيف

شعر **لِلَّهِ يَتَّقِي عَلَىٰ آيَاتٍ وَجِيدَةٍ** بِمُتَخَيَّرٍ بِهِ الظَّيَّانُ وَالْأَسْرُ

وَرَبِّ وَهِيَ لِلتَّقِيلِ كَمَا أَنَّ كَرَّ الْخَبْرِيَّةِ لِلتَّكْثِيرِ وَتَسْتَحِقُّ صَدْرَ

الْكَلَامِ وَتَدْخُلُ أَعْلَىٰ نَكْرَةٍ مَوْصُوفَةٍ تَخُورُ بِرَجُلٍ كَرِيمٍ

لَقِيَتْهُ أَوْ مَضَىٰ مِنْهُ مَفْرُودٌ مَذْكَرٌ أَيْدٍ مَبْدِيَّةٍ نَكْرَةٍ مَنصُوبَةٍ تَخُورُ بِهِ

رَجُلًا وَرَبِّهِ رَجُلَيْنِ وَرَبِّهِ رَجَالًا وَرَبِّهِ امْرَأَةً كَذَلِكَ وَعِنْدَ

الْكُوفِيِّينَ يَجِبُ الْمَطَابَقَةُ تَخُورُ بِهِنَّ رَجُلَيْنِ رَجُلًا وَرَبِّهَا

امْرَأَةً وَقَدْ تَلَحُّقُ بِهَا مَا الْكَافُ فَتَدْخُلُ عَلَى الْجَمْعَيْنِ تَخُورُ بِهِنَّ قَائِمَةٌ

وَرَبِّهَا زَيْدٌ قَائِمٌ وَرَأَيْدٌ لَهَا مِنْ فِعْلِ مَاضٍ لِأَنَّ رَبَّ لِلتَّقِيلِ

الْمُحَقِّقِ وَهُوَ لَا يَتَحَقَّقُ إِلَيْهِ وَيُجْذَفُ ذَلِكَ الْفِعْلُ غَالِبًا كَقَوْلِكَ

رَبِّ رَجُلٍ كَرَمِيٍّ فِي جَوَابِ مَنْ قَالَ هَلْ لَقَيْتَ مَنْ أَرَاكَ

رَبِّ رَجُلٍ كَرَمِيٍّ لَقَيْتَهُ فَأَكْرَمِيٍّ صِفَةُ الرَّجُلِ لَقَيْتَ فَعَلَهَا

وَأَجِبَ بِأَشَدِّ زَيْدٌ كَرَمِيٍّ بِرَأْيِي مَذْكَورٌ سَابِقِي ۱۲ قَوْلُهُ وَلَمَّا تَمَّ مَا نَكَفَتْهُ - أَيْ هَا زَائِدَةٌ أَدْعَىٰ وَإِيْنِ مَامُوصُولٌ نُوْشْتَةُ شُودُ بِخِلَافِ أَقْسَامٍ وَكُرْدٌ بِمَعْنِي

بِأَيْضِ فِي مَا زَائِدَةٌ بِسَبِيلِ قَسَمٍ لِيْرَاحَتِ مَيْشُودِ ۱۲ هُنَّ فِي قَوْلِهِ مِنْ فِعْلِ مَاضٍ - وَأَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَىٰ رَبِّهَا أَيُّودُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْوَكَا أَوْ أَوْ

بَارِبِ فَمِ رَاو تشديد بارب تائي ساكنه نيش
 مَرُوتِ مضم راو تخفيف بابائاي مذكور ريش
 فتح راو تشديد بابائاي مذكور ريش فتح
 راو تخفيف بابائاي مرقوم ريش مضم راو
 تشديد بابائاي تانيت معمر ك ريش مضم راو
 و تخفيف بابائاي مسطور ريش فتح راو
 تشديد بابائاي موصوف ريش فتح راو
 تخفيف بابائاي لكتوب ريش مضم راو
 بسكون بارب فتح راو بسكون بارب مضم
 راو باضم باي مشدده ريش مضم راو باضم
 باي مخففة ريش مضم راو قوله للتقيل
 اء لانشاء التقليل في التاج لتقيل
 يانده كے نمودن يعني ريش اي احداث
 اين كے معكم مدخول رب را كم كے شمارد
 اگر چه در واقع كيش يا شد در رب براي
 تقيل باشد اما واين مذهب اكثر
 است و ابن درستويه گفته كے رب اي كيش
 باشد اما واين مالك گفته كے رب
 اي كيش است واين مذهب سيبويه است و
 گفته كے ريش اي جيت در جائے كے رب
 آيد كم هم صلاحيت دارد مگر نادانان
 كے قوله على نكرة الخ لان مجرور هانے
 معني التمييز وهو لا يكون الا نكرة ۱۲ هه
 قولا و مضم ميم - يعني از ضمير معين قصد
 نے گفته تا اجاب اور جوع نسايد بلکہ
 معبود ذہنی مراد كے بدواں ضمير اما
 مفرد مذكر باشد اگر چه ضمير او مؤنث و
 شے و مجموع آيد واين مذهب حسنة
 است ۱۲ له قوله كذا لك ساي مثل رب
 ر علي يد رب حال او اي كشت بارب تائي

Website: MadarseWale.blogspot.com

لہ قولہ واورب یعنی واورب پس اورب اکثر مقدر میباشد واین داد برائے فرستے از رب بر زمین آید و عمل برائے رب منبر باشند برائے داد و بین صحیح است و داد و نکر برای عطف باشد و نزد کوفیہ و سمر و جر بنفس داد باشند بر بہ ہنرمندین ہنگام این داد برائے عطف نخواہد بود - و افتتاح و ابتدا سے قصائد بود مذکور تحت ایشان
 عطف کرہ باشد کہ در پس اوست و نیاید اول
 ۱۰۵

بلکہ سائر حرف عطف چنانکہ بر او قدم
 سے آئند بر ہم سے آید مثل دو اللہ ثم و
 اللہ و ضمرا رب بعد فادیل کسر است ۱۲
 منہل لہ قولہ و ہی الخ و گفت داد
 رب فی حکمہا تا حق مانے کافر متوہم نشو
 ۱۲ لہ قولہ فی اول الکلام الخ و لا تمزج
 علی کفره موصوفہ بختاج الی الفعل ماضی و
 یخذف غالباً ۱۲ لہ قولہ کقول الشاعر
 رب پس داد مقدر و جار مجر و متعلق و طیب
 واقع در بیت سابق بیافز جمع یعفور یعنی
 آہو بچہ نخست زادہ یا نخست برقرار آمدہ یا
 از تو سنے مادہ انچگان گریختہ یا بچہ کا و
 وحشی یا آہوان پیش رو گلہ و عیس
 واحد عیس شتران سفید مو - سب نام
 یعنی عامر بن عمارت جلالت خود میگوید
 کہ اکثر مواضع طے کردم کہ دران بحسن
 بیافز و عیس اینست و دیگر نو د ۱۲
 قولہ فلا یقال - برائے کم کردن درجہ او
 از درجہ اصل کہ ہائے قسمیہ باشد ۱۲
 قولہ و ہی تختص - زیر کہ ہر گاہ تا بدل داد
 آید درجہ او از درجہ داد کم باشد ۱۲
 قولہ و جدا - ای منفرد و دون غیرہ
 من الاسماء الظاہرہ و المضمرة ۱۲
 قولہ و باء القسم آہ یعنی با از حرف قسم
 سائر احکام عام است مگر گاہ در استعمال اکثر
 ہائے قسم از محذوف سازند و نسبت مجرور
 مقسم بہ گذارند مثل اللہ لا فعلن کذا و کذا ہے
 جزا جواز باقی دارند و این اختصاص با تم
 اللہ دارد مثل اللہ لا فعلن کذا لہجر اللہ در
 ترکیب کہ ہائے تنبیہ و انہا استفہام و قطع
 ہمزہ اول نائب حرف قسم آید باشد حرف قسم
 لا تو من بیوزہ استفہام و اول ہمزہ اللہ ہمزہ استفہام
 لیکن ہمزہ اللہ مقطوع است و جز ہمزہ این
 است آہل لہ قولہ و جب دخول اول چون جملہ اسمیہ
 فعلیہ مقسم علیہا ہر یک مستقل است کہ یک از
 کلام ان و اول ہا باشد بود و واجب شد ۱۲
 دایہ سے و منف قولہ آہل ان سعیکم لسنفی فی
 جواب و الیل اذا یغشی ۱۲

هو محذوف و واورب وھی الواو التي تبدلها في اول الكلام
 و انما حذف فعلها بقية السؤال ۱۲
 كقول الشاعر شعره بلدة ليس بها انيس
 الاستثناء انيس ۱۲
 العيس و واورب وھی تختص بالظاہر نحو واللہ الرحمن
 و ان اسم اللہ باشد یا غیر او ۱۲
 اضربن فلا یقال وک و تاء القسم وھی تختص باللہ و حله
 العاشرة ۱۲
 فلا یقال تالرحمن و قولہم ترب الکعب شاذ و بقاء القسم
 الی اسم اللہ ۱۲
 وھی تدخل علی الظاہر و المضمرة باللہ وبالرحمن و بک
 ای اسم اللہ کان او غیرہ ۱۲
 وابد القسمین الجواب وھی جملة تسمى المقسم علیہا فان كانت
 تانیة البتة او باعتبار الخیر و جملة صفت جملة ۱۲
 موجبة یجب دخول الای فی الاسمیت و الفعلیة نحو واللہ
 الی شہیدہ ۱۲
 لزید قائم و واللہ لا فعلن کن اولان فی الاسمیت نحو واللہ ان
 و منه تالہ لاکیدان اصنامکم ۱۲ اللسورة ۱۲ دون الفعلیة ۱۲
 زید قائم و ان كانت منفیة و جب دخول ما و نحو واللہ
 ما زید بقاء و واللہ لا یقوم زید و اعلم انہ قد یخذف

بہمزہ اول نائب حرف قسم آید باشد حرف قسم
 لا تو من بیوزہ استفہام و اول ہمزہ اللہ ہمزہ استفہام
 لیکن ہمزہ اللہ مقطوع است و جز ہمزہ این
 است آہل لہ قولہ و جب دخول اول چون جملہ اسمیہ
 فعلیہ مقسم علیہا ہر یک مستقل است کہ یک از
 کلام ان و اول ہا باشد بود و واجب شد ۱۲
 دایہ سے و منف قولہ آہل ان سعیکم لسنفی فی
 جواب و الیل اذا یغشی ۱۲

م معاً یبرای مجازت مثلش درین مذکورست برای بدل مثل و انفقوا ایوماً لا یجوزی نفس عن نفس شیئاً سے بدل نفس و استغلاً نحواً فأنما یجزل
 عن نفسه و تغلیل مثل و ما نحن بتاریکی الیهتنا عن قواک اے لاجل قواک و استعانت غور بیست عن القوس ای بہا و بعدل لکن کتب طبعاً
 طبقاً اے حالہ بعد حالہ و من مثل و هو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ اے من عبادہ و زادہ مثل مصرع فہلما التی عن بین جنبیک
 تدفم اصل او فہلما تدفم عن التی بین جنبیک ۱۲ لہ قولہ عن اللجاجة ای برائی دوری چیزے از مجرور عن و آن یا زوال زشتہ

۱۰۶

م م ہر گاہ کہ از اول صلہ عن را لغت نمایند و در آخرش زیادہ کنند

حرف النفی لزوال اللبس كقوله تعالى تفتوتن کر

لے اذا كان النفی مفارماً ۱۲ ہنہل اے عند عدم التباس النفی بالثبت ۱۲

یوسف ای التفتو و یجف جواب القسم ان تقد مرما

بجہت تقدم وال برسم یا توسط ۱۲ د

یدل علیہ خوزید قائم واللہ او توسط القسم خوزید

وقام زید والشر ۱۲ بین جزئہ الجملہ القسمیہ ۱۲

واللہ قائم وعن اللجاجة خوزید السهم عن القوس الی

وقام فالشر زید ۱۲ الثانیہ عشرہ ۱۲

الصید و علی للاستعداد خوزید علی السطح وقد یكون عن

الثانیہ عشرہ ۱۲ حقیقہ کان نحو الخ ۱۲ او علی نحو علیہ دین ۱۲

و علی اسمین اذا دخل علیہ ما من کما تقول جلست من

لما ہمارہ ۱۲

عن یمینہ و نزلت من علی الفرس و کاف للتشبیخ خوزید

اے جانب یمینہ ۱۲ اے من فوق الفرس ۱۲ الرابعہ عشرہ ۱۲ مانند کردن ۱۲

کعبیر و زائدہ كقوله تعالى لیس کبیلہ شیء وقد تكون اسماء

۱۱ و سبہ ۱۱

كقول الشاعر یضحک عن کالبرد المنہر و من و من

و ان عجاج ہا ۱۲ خبر از ہمیں نکلے کہ در مصرع اول واقع ست ۱۲ الحامسہ عشرہ ۱۲

للزمان اما لا ابتداء فی الماضي کما تقول فی شعاع ما آیتہ

شہر ۱۲

لہ قولہ اے لا تفتو زید کہ مضارع مثبت ضرورت شد کہ منفی ست و حرف نفی محذوف ست ۱۲ و ایہ کہ مقرر بلام باشد و آن این جاستنی ست پس معلوم

مہدا حکیم لہ قولہ وقد تكون السماء ای یعنی مثل اذا دخل علیہا حرف الجوزہ و سبویہ و محققون کاف اسمی آید بر صورت چنانکہ درین مصرعہ یضحک عن کاف
 اول او بیضی نلشہ کیعاج ججو بیضی صفت نسائ محذوف و آن جمع بیضی است یعنی زمان سپید و نواع بروزن کتاب جمع نجر بیضی اول مانہ گا و
 وحشی و بسا است کہ در غوی گرون و کلانی چشم زنان اہا و تشبیہ بعد و جم تشبیہ میم جمع جم یعنی گو سپند بے شاخ و شکب دندان سپید کردن و کاف یعنی مثل
 و موصوف محذوف کہ آن اسنان باشد یعنی دندان و بر و ذالہ و ہم میم مشدہہ انانہام لباختہ شدہ و معنی ہمہ این کہ سہ زنان سپید روی کہ در لطافت

ثانی دو صول بجانب ثالث مثل
 مثال تن و ریابو صول بجانب ثانی مثل
 بدون زوال از ثانی مثل اخذت عنہ
 لعلم و ریابو صول محض مثل اذیت عنہ
 لدرین ۱۲ فایضیایہ لہ قولہ و علی
 للاستعداد و درائی مصاحبت آید مثل
 الحمد لله الذی و ہب لی علی الکبر
 اسمعیل و برای تغلیل مثل لتکبروا
 الله علی ما هذیکم و برای ظرفیت مثل
 علی ملک سلیمان و بعضیہا مثل حقیق
 علی ان لا اقول علی اللہ الا الحق ۱۲
 و رایہ لہ قولہ وقد یكون عن علی آہ
 درین ہنگام عن یعنی جانب باشد و
 علی یعنی فوق دہر دو بینی خواہند بود
 زیرا کہ بر صورت حرف اند و مناسبت با
 حرف دائرہ و عن لازم الاضافہ باشد
 بخلاف علی و بین تقدیر بغیر من مستعمل
 خواہند شد گویا من علامت اسمیت عن
 و علی است ۱۲ بعد کیم لہ قولہ الکاف
 للتشبیہ و للتعلیل نحو اذ کبرہ کما
 ہذیکم و قال اللہ قد یجب یعنی علی
 القول یعنی العرب کثیر فی حجاب من
 قال کیف اصحت ۱۲ و کھ قولہ زائدہ
 الخ اکثر نجات گفتند کہ اگر زائد فرض نموند
 معنی آن نیست مثل مثل شی خواہد بود و این
 مستلزم محال ست کہ اشیا مثل باشد
 و این کاف برائے تاکید نفی مثل زیادہ
 کردہ شد زیرا کہ زیادت حرف بمنز لافا
 جملہ را در یگر باشد با جنی کہین صحیح کردہ و
 جماعتی بجانب عدم زیادت اور فتند ۱۲

م م ہر گاہ کہ از اول صلہ عن را لغت نمایند و در آخرش زیادہ کنند

لہ قولاً للظرفیۃ۔ ہدی گفتمہ کہ اگر مدخول مذومند جارہ ابتدا سے زمان ماضی وانتهائے اوانادہ کردہ شود برای ابتدا در زمان ماضی باشد و اگر زمان حال بدین تعرض ابتدا وانتهام را گرفتہ شود ہر دو برائے ظرفیت بمعنی ہا ہستند ۱۲ لہ قولہ فی الحاضر۔ اسے فی زمان الحال دیر مستقبل ہی آئندہ زیر کہ برای ماضی و حال موضح ہستند ۱۲ لہ قولہ وحاشا للاستثناء۔ یعنی این ہر سہ برائے استثناء ہا ہستند ہر گاہ ہا بین ہر سہ مدخول ہر سہ از ہر دو حروف ہا ہستند و مصنف ازین جہت ۱۰۷

Website: NewMadarsa.blogspot.com

ہا ہستند و گاہ ہے افعال و موضح سابق اینہا معنی عن علی و کاف مذومند گاہ ہے حروف ہا ہستند و گاہ ہے اسم و یا ذوق سابق موضح مذکور ہر سہ حروف ہا ہستند و بس قائدہ در استعمال شاذ لعل برای ترقی از حروف جارہ است دان لغت عقیل ست و نزد سیدویہ لوائتنامہ یا ضمیر مجرور نیز از حروف جارہ است ولات با ظرف زمان نزد عیسے بن عمرو کی دیکھ ہم از حروف ہر سہ دان کے کھیلے است کہ برائے استثناء میرا آمدہ آئی مذہب لہر ہے است و کوفیہ عمومی کردہ اند کہ کے از حروف جارہ ہر گز نہ باشد و قول حاتم کے را از حروف جارہ معین بیسازد شعر و اوقاف تارخی کی لیبصر ضوہا، و اخرجت کلبی ہونی البیت - اخلہ زیر کہ لام جرمیان فعل و ناصب او فصل نمیکند کذا فی المنہل ۱۲ لہ قولہ بالفعل - یعنی تشبیہ دادہ شدہ اند بالفعل متعدی در اقتضائے دو اسم در انقسام بسبب ثلاثی در باعی مثل فعل و درین کہ یعنی بر فتح ہستند ۱۲ دھہ قولہ تکلفنا زیر کہ ماے کافیا نشان را از مشابہت فعل کہ خواستہ دو اسم ہا ہستند بیرون ساخت و نیز بچہت ضعف عمل از قائل بودن ما حال در ہر دو اسم خواہ ہستند شد ۱۲ در ایہ لہ قولہ علی الافعال آہ لان ما لکافہ تمنہما عن العمل و عن د خوب د خوبا علی الاسم ۱۲ نتیجہ قولہ

مَدْرَجِبَ اَوِ الظَّرْفِيَةِ فِي الْحَاضِرِ نَحْوَمَا اَيْتُهُ مَدَّ شَهْرًا وَمَدَّنَا
 يَوْمَنَا فِي شَهْرِنَا وَفِي يَوْمِنَا وَخَلَا وَعَدَا وَتَشَابَهَا لِاَلِاسْتِنَاءِ
 نَحْوَمَا اَيْ الْقَوْمِ خَلَا زَيْدٌ حَاشَا عَمْرٍ و وَعَدَا اَيْ كَرَفِصِلِ
 الْحُرُوفِ الْمَشْبَهَةِ بِالْفِعْلِ سِتَّةٌ اَنْ وَاَنْ وَاَنَّ وَاَنَّ وَاَنَّ وَاَنَّ
 وَاَيْتَ وَاَلْعَلَّ هَذِهِ الْحُرُوفُ تَدْخُلُ عَلٰى الْجُمْلَةِ اَلِاسْمِيَةِ تَنْصِبُ
 اَلِاسْمَ وَتَرْفَعُ اَلْخَبْرَ كَمَا عَرَفْتَ نَحْوَانَ زَيْدًا قَائِمًا وَقَدْ يَلْحَقُ بِهَا
 مَا اَلْكَافَةُ فَتَكْفُهُا عَنِ الْعَمَلِ وَحِينَئِذٍ تَدْخُلُ عَلٰى اَفْعَالِ
 تَقُولُ اِنَّهَا قَامَ زَيْدٌ وَاَعْلَمَنَّ اَنَّ اِنَّ اَلْمَكْسُوْرَةَ اَلْمَهْمَلَةَ
 اَلْتَّغْيِيْرُ مَعْنٰى الْجُمْلَةِ بَلْ تُوَكِّدُهَا وَاَنَّ اَلْمَفْتُوحَةَ اَلْمَهْمَلَةَ
 مَعَ مَا بَعْدَهَا مِنْ اَلِاسْمِ وَاَلْخَبْرِ فِي حِكْمِ الْمَقْرُوْرِ وَلِذٰلِكَ
 يَجِبُ الْكَسْرُ اِذَا كَانَ فِي اَبْتِدَاءِ الْكَلِمِ نَحْوَانَ زَيْدًا قَائِمًا
 اى كسر بزوان ۳ ماكتب بصورة ان ۳ لكونه موضح اجمله ۱۲

تو کہ ہا۔ و لقر رہا قانک اذا قلت ان زیداً قائم اذت بما اذت بقولک زید قائم مع زیاده التوکید و المبالغۃ ۱۲ در ایہ کہ تا نیت ضمیر یا بسبب خود او بسبب لہ جملہ یا بسبب معنی باعتبار مصنف الیہ ۱۲ لہ جملہ لا یستعمل علی استناد تام لصح السکوت علیہ و طریقہ جعل الجملہ الی بعد ہا فی حکم المنفرد عمل مصدر الیہ مصنف اے الاسم ۱۲ لہ قولہ فی ابتداء الکلام۔ عام مستأزین کہ اول کلام متکلم ہا ہستند مثل مثال مذکور در متن زیاد و وسط کلام متکلم آید لیکن ہا و ابتدا کے کلام دیگر بنا یزید مثل اکرم زیدانہ فعل انہ فعل کلام مستأنف است کہ تعلیل ما تقدم دایق ست ۱۲ منہل ۱۲

له قوله وبعد الموصول يعني بعد الموصول در اول صله پس ایراد نحو اینند مثل جاء الذي عندي انه فاضل باين که بعد موصول ان مفتوحه است زیرا که در اول صله نیست بلکه مع اسم و محب و مبتدا است و در جواب قسم نیز مکتور آید مثل والله ان زيدا قائم و بعد انیر مثل یا بنی ان الله اصطفی لکم الذین و چون این قسم در ابتدا مثل است لهذا مصنف ذکر نمود و بعد حتم که برای ابتدا باشد مثل مرض فلان حتی انهم لا یخرجون و بعد و او حال مثل کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقاهن المؤمنین لکرمون و پس حرف افتتاح ۱۰۸ مثل الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا

که در حقیقت بمسند است ۱۲

وبعد القول كقوله تعالى يقول انما بقرة وبعد الموصول
و باشتق من زید که مقوله قول جرحه نباشد ۱۲

نحو ما ربت الذی ان فی المساجد اذا کان فی خیرها الا نحو
و باشتق از کلمه ربت و در جواب قسم نیز مکتور آید مثل والله ان زيدا قائم و بعد انیر مثل یا بنی ان الله اصطفی لکم الذین و چون این قسم در ابتدا مثل است لهذا مصنف ذکر نمود و بعد حتم که برای ابتدا باشد مثل مرض فلان حتی انهم لا یخرجون و بعد و او حال مثل کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقاهن المؤمنین لکرمون و پس حرف افتتاح ۱۰۸ مثل الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا

ان زيدا قائم و يجب الفتح حيث يقع فاعلا نحو بكنغی ان زيدا
اے فتح همزه ماده ان ۱۲

قائم و حيث يقع مفعولا نحو كرهت انک قائم و حيث
اے فتح همزه ماده ان ۱۲

يقع مبتدا نحو عندي انک قائم و حيث يقع مضافا اليه
مبتدا ۱۳

نحو عجت من طول ان بکر قائم و حيث يقع مجرورا نحو
اے من طول قیام بکر ۱۱

عجت من ان بکر قائم و بعد لو نحو لو انک عندنا لکرمتک
اے کرمه از کرمه بکر قائم ۱۲

و بعد لو ان نحو لا انک حاضر لغاب زید و يجوز العطف
اے کرمه از کرمه بکر قائم ۱۲

على اسم ان المكسورة بالرفع والنصب باعتبار المحل و
ای دون المفتوحه ۱۲

اللفظ مثل ان زيدا قائم و عمر و اعلم ان ان المكسورة
یعنی لفظ اسم ان منصوب است که نصب موجود است ۱۲

هو یحونون و بعد حرف تصدیق مثل نعم انه فاضل در جواب کسیکه گوید زید فاضل یا سینه عالم در جواب کسیکه گوید ما زید بعالم و اگر تا مل کرده شود بعضی ازین صورتها در ابتدا در اول جمله امصنف ذکر طریقه نه کرد ۱۲ و قوله مضافا الیه ای الظروف غیره این قول علی الاطلاق دلالت میکند برین که آن هر گاه مضاف الیه ظرف لازم الاضافه بجانب جمله اتع شود فتح واجب گردد چنانکه در حقیقت مشهور است زیرا که اصل در مضاف الیه اینکه مفرد باشد پس در حقیقت اصل اعتبار نموده شد و بعضی گفته اند که این موضع از مواضع کسره است که مضاف الیه جمله باید و آن بدون کسره صورت نمیدهد و لیکن چون آن مضاف الیه از او آید بسبب عدم وجود نقل صریح در تعیین فتح کسره و کسره مثل بعد اذا فجا نیه هر دو جایز است ۱۲ عبد الحکیم علیه السلام قوله و بعد لو زیرا که در دخول لو بجهت بودن او حرف شرط فعل باشد لفظا یا تقدیرا پس ما بعد لو قائل بود و قائل مفردها شد غیره ۱۲ و قوله و بعد لو لخواه امتناعیه باشد خواه تحفیفیه زیرا که ما بعد لو لا امتناعیه است و ما بعد و مبتدا را مفرد بودن واجب است و ما بعد لو لا تحفیفیه مع اسم و خبر معمول فعلی بود که آمدن لو لا تحفیفیه بر او واجب است مثل لو لا انی معاذ لک نعمت الی و الا نعمت الی معاذ لک موجب فتح درین مواضع مذکوره بجهت این که هر یک از قائل و مفعول و مبتدا و مضاف الیه مجرور جز مفرود باشد فاعله بدان که فتح بموضع مذکوره خاص نیست بلکه جائز است خبر مبتدا واقع شود غیر فتح باشد مثل العجب ان الضرب ضرب عمرو بعد حتی عاطفه و جاره و بعد و منذ و بعد علم و انوات او و همچنین هر گاه معطوف بر اسم ان مکتور باشد مثل انک الا تجوع فیها و لا تعری و انک لا تنظرون فیها و لا تصیون یا بل از اسم آید مثل و اذ یعدکم الله احدی الطائفتین انتم انکم ۱۲ در این مع زیاده کثیره ۱۲ و قوله بالرفع آه بشرط ان غیر فعل قبل معطوف مذکور بود هر گاه معطوف لاقبل خبر ذکر کنند خبر جماع و دعوال لازم آید بجهت ان در ابتدا مثل ان زیدا و عمر و ذاهبان

له قوله و بعد القول یعنی قوله که حکایت جمله کسره
ادوات است با و مقصود باشد و ان قول بمعنی ظن و تقفه

نما مثل القول ان زيدا قائم ای ظن بر لغت سلیم و
مثل قلت ان زيدا قائم مضیفا ای تفوهت ۱۲

اے کرمه از کرمه بکر قائم ۱۲

۱۰۹
 لام و جوز دخول الام - زيرا که لام ابتدا برائے تاکید جملہ در آید و مکسورہ مع اسم و خبر جملہ باشد، کلمات مفتوحہ کہ بعضے مفرد باشند ۱۰۹ قوله فليز بها الام - يعني خبر او بعد تخفيف لام لازم بود حال باشد زیاد در صورت افعال برائے فرق میان مخففه و نافيه مثل ان زيد القام وان زيد قائم بعضے ما زيد بقائم در صورت افعال برائے اطراف باب ۱۲ در آید
 لام داخل است و تموين کلا عوض مضاف

زیاده نموده شده است برائے فسرق
 میان لام ان و لام لیوفینهم کہ جواب قسم محدود است برائے تاکید یعنی ان کلمہ ای جمیع المتخفین فی الکتاب و التذکرہ لیوفینهم ۱۲ قوله و جوز الغاؤها وان الترس زيرا که مشا بہت لفظیہ با فعل کہ بودنش مثلانی مفتوح الآخر باشد بسبب سکون آخر باطل شد ۱۲
 ۱۰۹ قوله کقولہ تعالیٰ وان کل الخ - مثال ان مکسورہ مخففه طغاة بتخفيف ان در رفع کل ولما تخفف مرکب از لام ان و ما کہ برائے تاکید زیادہ گردیدہ است و المعنی ان کلمہ اے الکافرون لمجوعون يوم القيامة مخفون عندنا للحساب ۱۲ قوله علی الافعال علی المبتدأ الخ وان افعال تلوب و افعال ناقصه افعال مقاربه باشند نہ غیر اینہا و اکثرین افعال ماضی باشند مثل وان كانت لکبیرة وان کادوا لیفتنونک وان وجدنا اکثرھم لفسقین و مضارع کم مثل وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک وان نظنک لمن الکن بین کذا فی المعنی و درین ہنگام لام خبر خبر خواہد آمد چنانکہ در امثلہ دریا فتی کذانی الرضی ۱۲ عند حکیم کہ قوله ضمیر شان مقدر چنانکہ اگر عمل او در ضمیر شان مقدر فرض نمی کردند در اسم ظاہر عمال نیاقتند زیادتی مکسورہ کہ تشبیہ او بفعل اضعف است بر مفتوحہ کہ اقوی است

بجوز دخول الام علی خبرها وقد تخفف فیہم اللام کقولہ تعالیٰ وان کلا لہا لیوفینہم و حینئذ یجوز الغاؤها کقولہ تعالیٰ وان کل لہا جمیع لدینا محضرون ویجوز دخولها علی الافعال علی المبتدأ والخبر نحو قوله تعالیٰ وان کنت من قبلہ لمن الغفاین وان نظنک لمن الکن بین و کذ لک ان المفتوح قد تخفف فحینئذ یجب اعمالہا فی ضمیر شان مقدر فتدخل علی الجملة اسمیہ کانت نحو بلغن ان زید قائم او فعلیہ نحو بلغنی ان قد قام زید و یجب دخول السین او سوف و قد و حرف النفی علی لفعیل کقولہ تعالیٰ علی ان سیکون منکم مضر ضی و الضمیر المستتر اسم ان الجملة خبرها و کان للتشبیہ نحو کان زید اسد و هو مرکب من

از وقت تشبیہ لازم می آید و گاہ است اسم بضرورت مذکور بود مثل نشأ عرس فلوانک فی یوم الرخاء سالتنی + طلاقک لہا بخل انیت صدیق ۱۲ مسالک بہتہ ۱۰۹ قوله او سوف مثل شعروا علم فہل المرع ینفعا + ان سوف یاتی کل عاقل ہا ۱۰۹ قوله علی الفعل لیکون کالعوض عما زال عنہا من حذف احدے زونہا ۱۲ قوله و ہو مرکب آہ و این مذہب قلیل است و مختار مصنف نزد جمہور محل کردن بر نظارش حرف بر اس است و برائی ان کہ کل عدم ترکیب است فی ہر صبح است ۱۲ ادب ۱۰۹ و ہر آئینہ بہ اختلاف کنندگان کتاب را سوگند بخدا تمام خواہد داد ایشان را ۱۲

ام اسد رکعت تدرکست مافات پس سین در برابرے طلب نیست و در اصطلاح برائے دفع تو ہم کہ از کلام سابق پیدا میشود و در عوامی ہندیہ است کہ برائی طلب در یافت سلیم دفع چیزے را کہ عنقریب متوہم میشود برین تقدیر سین برائے طلب ہاسد و برہر دو تقدیر در عرف از معنی عام بجانب خاص منقول گردید عبد الحکیم و گاستر برائے تاکسید آید مثل لوجانی زید اگر متہ لکنہ لم یکنی پس لکن اتنا ع را کہ از لومستفاد میشود تاکسید نمود ۱۲ منہل ۱۱۰ قولہ متغایرین - اے متغایرین فی الجملہ کمانی قولہ لعلی وان ربک لذ و فضل علی الناس و لکن

کاف التشبیہ ان المکسوة وانما فت لتقدم کاف علیہا

تقدیرہ ان زیداً کالاسد وقد تخفف فتلغی نحو کان زیداً

اسد و لکن للاسد الک ویتوسط بین کل امین متغایرین

فی المعنی نحو ما جاء فی لقوم لکن عمر و اجاء وغاب زید لکن

بکر حاضر و یجوز معہا الواو نحو قام زید و لکن عمر واقاعد

وقد تخفف فتلغی نحو مشی زید لکن بکر عندنا ولت للقمی

نحولیت ہندا عندنا و اجاز الفراء لیت زیداً قائماً معنی اتمنی

ولعل للترجی کقول الشاعر شعر ارجب الصالحین وکست

منہم و لعل الله یرزقنی صلاحاً و شذاً لجرہا نحو لعل زید

اکثر ہما لا یشکر و فان عدم
 اذ اللان ان لیشکر و الامتضار ان تضاد و
 حقیقیاً ۱۳ در ایہ قولہ فی المعنی -
 چون تغایر لفظی گا سے ہا شمش
 ماہیاتی الخ و گا سے ز مثل غاب الخ
 لہذا بر تغایر معنوی اقتضای نمود ۱۳ در ایہ
 قولہ یجوز معہا الواو امین و او یا
 برائے عطف جملہ بر جملہ ہا شد و یا
 اعتراضیہ و شایح رضی اخیر الخ
 گردانیدہ ۱۲ کہ قولہ الواو - فرقابین
 لکن ہذہ و بین لکن للطف لان مجول
 الحظ علیہا لا یجوز ۱۲ و قولہ فتلغی
 اے عن العمل بعدا تخفیف علی مذہب
 الاکثر زید کہ اخفش و یونس بجاز
 عمل اور فتند ۱۲ کہ قولہ ولت -
 و گا سے با حال یا با تا فادغام اور تالت
 گویند ۱۲ کہ قولہ لیت زید قائماً
 بنصب ہر دو جز تقدیر فعلی از تمنی
 چنانکہ اشارہ کرد سوسے او بقول خود
 بمعنی اتمنی داین فعل متعدی بد و
 مفعول ہا شد ۱۲ در ایہ قولہ لعلی
 اے لانشاء الترمذی و تمجیل نے آید
 و معنی ترجی توقع امر موجود این اکثر
 است یا توقع امر ترسناک ثانی
 مثل لعل الساعۃ قریب و اول
 مثل شعر کہ در کتاب ست - و
 لعل زید اخفش و کسانی برائے تعطیل
 بمعنی لام ست و زود فرا و بعضے از کوفیہ
 یا ثانی متہام و بعضے از فرا نقل کردند

لکن کلمہ نیست کہ قائمہ این معنی بخشد کہ ما بعد او
 مثل ما قبل او نیست بلکہ ما بعد او در نفسی و اثبات
 مخالف ما قبل اوست کلمہ ان مضمون ما بعد خود را
 محقق میسازد ۱۲ رضی ۱۱۰ قولہ للاسد را کہ آہ است را کہ
 در لغت و در یاقوتن چیزے کہ ذانی التاج و در صرح ست

لہ قولہ لتقدم کاف الخ و بعد تقدم الکاف الاعلام
 علی انشاء التشبیہ من اول الامر ۱۲ کہ قولہ لکن - نزد
 بصرف ہر دست و کوفیہ گفتند کہ از لادان کسورہ مصدرہ
 بکاف زائدہ مرکب ست و اصلش لا کان کسورہ ہمزہ را
 بجانب کاف نقل کردند و ہمزہ را حذف ساختند پس

کہ لعل برای شک ست و بعضے گفتند کہ بودن او برای تعطیل و شک و استہمام نزد بصرف خطاست ۱۲ شرح تسبیل ۱۱۰ کہ قول الشاعر - اے امام
 ہونیدہ ہر قول بعضے مگر نزد مصنف این قول اعتبارے نہ داشت در نہ بشاعر تعبیرے کرد معنی ان کہ دوست میدارم نیکو کاران را و حال آن
 کہ خود را ایشان نیستم داین دوست داشتن نیکیان بتوقع امر موجود است کہ شاید رزاق مطلق نیکی را روزی من گرداند ۱۲ کہ قولہ لعل الخ لعل مع
 مگر و خود در لعل رفیع ست زیرا کہ بتداسست و ما بعد شش خبر چنانکہ در الواو و بجا نسبت تقدیر عامل چنانکہ در یکسک زیداً احتیاج ہے نیست ۱۲ ۶۶

۱۱۲
 Website: MadarseWale.blogspot.co

فی المعطوف نحو مات الناس حتى الأنبياء أضعفاً نحو قدم
 الحاج حتى المشاؤون وأما امرئ التثنية للحكم أحد الامرين
 مبهما لا بعين نحو صرتُ برجلٍ وامرأةٍ وأما انما تكون حرف العطف
 اذا تقدمت متهما اما اخرى نحو العبدُ امّا زوجٌ واقفودٌ ويجوز ان يتقدم
 افا على او نحو زيدٍ افا كاتبٌ او اميٌّ وامر على قسمين متصلتين
 هي ما يسأل بها عن تعيين احد الامرين والسائل بها يعلم ثبوت
 احد مبهما بخلاف او واقفان السائل بها لا يعلم ثبوت احدهما
 اصلاً وتستعمل بثلاثة شرائط الاول ان يقع قبلها همنزة نحو
 ازید عندك امر عمر والثاني ان يليه اللفظ مثل ما يلي الامر
 اعني ان كان بعد الامر اسم فكذاك بعد الامر كما مروان كان
 بعد الهمنزة فعل فكذاك بعد هانخواق ام زياد فاعني ان كان
 بعد الهمنزة فعل فكذاك بعد هانخواق ام زياد فاعني ان كان

نست زیرا که در حرف افراد اول است
 والو علی و عبد القاهر بودن او از عطف
 منع نمودند زیرا که اما اول آمده است در
 چیزه که او معطوف بر چیزه نیست و
 دیگرے مقترن بود او عطف است پس اگر
 دو صلاحت عطف نخواهند داشت - و
 اندی گفته که اما اول با ثانی حرف عطف
 است بنا بر آگاهی برین که این امری
 یرشک است اما اول مقدم شد و او
 جامع و عطف اما ثانی است بر اما اولی یا
 این که بر و مثل حرف واحد شد پس
 بر و بعد ثانیه را بر بعد اولی معطوف
 می سازند و این عذر بهار دست و جبر زود
 عذر از تعلیق مرقوم حاشیه بایست و
 حق این که او عطف است و اما یکی از
 دو چیز را فائده می بخشند و عطف نیست
 ۱۲ رضی عه قوله و وجه برودت عذرا
 و آن بچند وجه باشد اول تقدم بعض
 عطف بر معطوف علی و تم عطف معجز
 عطف بر بعض سوم عطف حرف بر
 حرف و این همه در کلام شان موجود
 نیست و حق این که او عطف است و اما
 غیر عطفی که از دو چیز را فادت میکند
 ۱۳ رضی عه قوله اذ انقذت متهما اما اخری
 تا بر ثبوت حکم برای یکی از دو امر از اول
 آگاهی بخشند و او ای عه قوله و يجوز
 ان تقدم و عدم تقدم نیز جائز است
 مثل زید كاتب ادای ۱۲ عه قوله
 قام - انین ما تحقیق معضام و فرقی
 میان ام داد اما شروع نمود ۱۲

که قوله متصله آه چون میان هر دو جزو او یعنی ما قبل و ما بعد اتصاله واقع است که یکا زدی کے استخفاندار و لهذا استعملت نام مشدود و جهت برای کلام
 از دو جمله فادت تسوی استنباط معادله نیز نام او است مثال افادت تسویہ نحو سوار علی القمت ام قدرت مثال افادت استنباط مغل ازید قائم ام
 عمرو و تبیل عه قوله هجرة - ای هجرة الاستنباط ان الهجرة فرقیه فی الاستنباط ۱۲ عه یا تقدیراً مثل شعر فوالله ما أدري وان كنت دارياً
 پس در زمین اجرام بنام ادای السهم ۱۲ مسالک بهیه عه قوله فلا يقال - به دن لعل بعد ام و همین است مختارین صاحب و نزد سبوی ۲

۱۱۳
 اے عن تعین احد المستویین بعد توفیقہ مما عندہ ۱۲۵ قولہ فلذلک . اس بھمت این کہ سائل با
 مع ہمزہ فہوت برائے واحد غیر معین میماند از تعین سوال مے کند و سال باؤد ایا ثبوت برائے کد اس نمیداند
 ۱۳۵ قولہ اما اذا آہ مثل اجارک زید او

سوال این کہ ازان ہر دو
 یک غیر معین بخاند تو درآمد
 یا نیامد ۱۲۵ شریعت ۵۵ قولہ
 و منقطعہ آہ و ام منقطعہ
 نیز نام دار وزیر کہ مابعد
 او از ما قبل منقطع و قطع
 است پس مابعد او
 مثل ما قبل کلام مستقل
 خواہد بود ۱۲ عبد الرحمن
 ۱۳۵ قولہ بمعنی بل کے
 برائے اضراب از اول
 شک در ثانی و این اکثر
 است ۱۲ در ایہ ۵۵
 قولہ شجیاء بفتح سین کالبد
 سواد شخصے کہ از دور نظر
 آید و بسکون بانیز آمد ۱۲
 منتخب ۵۵ قولہ انہا
 تانیث الضمیر الرجح الی
 الشج باعتماد الصورة
 ۱۳۵ قولہ انہا شاة
 آہ لانک اذا قربت منها
 علمت انہا لیست باہل
 و عرضت عن الاخبار
 الاول ۱۲ در ایہ ۱۳۵ قولہ
 بل ہی شاة سوال د
 قول انہا لابل بل ہی شاة
 عطف النشار بر اخبار لازم
 مے آید و آن بالاتفاق جائز
 نیست جواب عطف
 انشار بر اخبار بتاویل قصہ

ارایت زیداً ام عمراً والثالث ان یکون احد الامرین المستویین
 محققاً وانما یکون الاستفہام عن التعین فلذلک یجب ان
 یکون جواب ام بالتعین دون نعم او فاذا قیل ان زید عندک
 ام عمر و جوابہ بتعین احدہما اما اذا سئل باو و اما فجواب نعم
 اولاً و منقطعاً وہی ما ترون بمعنی بل مع الہمزة کما رأیت شجیاء
 من بعید قلت انہا لابل علی سبیل لقطع ثم حصل لک
 شک انہا شاة فقلت ام ہی شاة تقصد اعراض عن الاخبار
 الاول الاستنیاف بسؤال خر معنابل ہی شاة و اعلم ان ام
 المنقطع لا تستعمل الا فی الخبر کما مرو فی الاستفہام نحو عند
 زید ام عمرو و سالت اولاً عن حصول زید ثم اضربت عن السؤال
 الاول واخذت فی السؤال عن حصول عمرو و اولیٰ لیکن

جائز است ۱۲ قولہ المنقطعہ آہ و گاسے برکے انکار آید مثل ام یقولون افتریہ و گاسے مجرد بمعنی بل مثل ام انما خیر
 من ہذا الذی ہو مہین و ام ہل تستوی الظلمت و النور ۱۲ عبد الحکیم ۱۳۵ قولہ کما مر اے مثالیہ و ہو قولہ انہا
 لابل ام ہی شاة ۱۳۵ قولہ ادلاً . مفعول فیہ قولہ سالت اے سالت لانا سابقاً و وقت ما ضیاً عن حصول زید ۱۲

عبارت

له قوله ای والشه و جا ای الله بحذف حرف القسم ونصب الله الا اذا كان قبله بار التبعیبه ثم مجرور لاخیر اے ہا التذذ او ہر گاہ ہا سے تنبیہ بران
نہا شد در ان سہ وجہ سہ اول حذف ید بکبت التقائے ساکنین دوم فتح یا برائے دفع اجتماع ساکنین و خفت فتح ستوم جمع میان دساکن
برائے محفظت حرف ایجاب از حذف آخر و تکریم آن ۱۲ در ای ۱۲ قوله حروف الزیادۃ چون این حروف گاہ سے زائد ہ ہم می آیند یعنی
چون خواہند کہ حرفے را در کلام نماند آرد ازین حروف بیارند بلذ اباین ہم ۱۱۶ موسوم شدند نہ این کہ عام زمانہ باشند و مخزن زمانہ

ای والله واجل و جیروان لتصدیق الخبر كما اذا قيل جابر
والایقال ای استمت بالشر

قلت اجل او جیروان ای صدقك في هذا الخبر فصل
لے فی جواب ۳

حروف الزیادۃ سبعۃ ان وان وما و لا و من و الباء و اللام فان
سکن ۱۲ ذوق بجزء ۱۲ شیخ ہزہ و نون ساکن ۱۲

تزداد مع النافیۃ نحو ما ان زید قائم ومع ما المصدر زید نحو
زیادۃ ما صلۃ مع الخ ۱۲

انظر ما ان یجلس الامیر ومع لما ان حبست حبست
۱۲ بجزا ۱۲ ہبہ ۱۲ ۱۲ سے مدۃ جلوس الامیر ۱۲ فتحاً و کسر او تلخ اشہر رضی

وان تزداد مع لما کقول تعالی فلما ان جاء البشیر و بین لو
شیخ الہزہ و سکون النون ۱۲ پس ہر گاہ آمد بشارت دہندہ و غیر دہندہ ۱۲

والقسیم المتقدم علیہا نحو والله ان لو قمت قمت وما تزداد
۱۲ بین

مع اذا ومتی وای وانی واین وان شرطیات کہا تقول
ع ۱۲

اذا ما صمت صمت وکذا البواقی وبع حروف الجر نحو قول تعالی
ع ۱۲

فبما رحمة من الله وعلما قلیل لیصبحن نادمین و صما
پس بسبب ہرمانی از خدا ۱۲ فتح بعد اندک زمانے پشیمان خواہند شد ۱۲

خطبہم اعرفوا فادخلونا ناراً و زید صدیق کما ان عمراً
کتابان خود غزنی کرده شد ایشان را پس در آورده شد ایشان را در آتش ۱۲ فتح الرحمن

بودن اینہا این کہ اصل معنی بدون ذکر
اینہا محکم نہیں ہوندا ان کہ در ذکر لیشن
لمح قائمہ نیست بلکہ در کلام عرب برای
اینہا قائمہ لفظی و معنوی ہر دو
ست قائمہ معنوی تاکید معنی باشد
چنانکہ در من استغراقیہ و حرف ما در خبر
ما ویس یا سوائے آن و قائمہ لفظی
فصاحت و تزیین لفظ و استقامت
وزن شعر و حسن سجع و غیرہ باشد و خالی
بودن اینہا از ہر دو قائمہ جائز نیست
در نہ محبت و بیکیا باشند و این در کلام
فصحی خصوصاً در کلام خالق از صرح سما
تار و اولو ۱۲ باشد ۱۲ سے قوله مع ما
انافیۃ یعنی ان مکسورہ مخففہ ہر طے
تافیۃ برائے تاکید نفی اکثر زیادہ آید بر
فعل و اسم ہر دو داخل میشود مثال ہم
و ترن مذکور مثال فعل قول حسان
شعر ما ان مدحت محمداً بمقالتی
لکن مدحت مقالتی بجملاً و آنچه
بعضی گفتند کہ ان تافیۃ است برای تاکید
مانے تافیۃ بر آورد آمدہ است ضعیف
است زیرا کہ فرایم آمدن دو حرف اصلی
را بیک معنی نحو بیان مکررہ میدانند
ازین جااست کہ ان زید اذیا الرجل
جائز میدانند ۱۲ در ای ۱۲ سے قوله مع ما
المصدریۃ - اس ظرفیۃ وان بسبب قلت
باشد و پچنین بعد مانے اسمیہ مثل و
لقد مکتنا ہم فیما ان مکتنا کو فیہ
و ہمین نوع پس لکا استغنا جیران الا
ان قام زید ۱۲ رضی ۱۲ سے قوله مع ما

یعنی پس لما زیادت ان مکسورہ نیز بزرگیل قلت باشد بلکہ زیادت ان مفتوحہ پس لما مشہور است ۱۲ سے قوله و بین لو و التسم و گاہ سے ان ہر گاہ
نماند و بشعر دو مآوا فینا بوجہ مقسمہ کان طلبیۃ تعطوا و ان اضر السلب بر تقدیر روایت جزئیہ زیر کہ بر تقدیر رفع طلبیۃ ان زائدہ
نخواہد بود بلکہ کلر کان مختلف کان شدہ است اسے کا نہا طلبیۃ سے ۱۲ سے قوله شرطیات لے حال کون ہذہ الکلمات ادوات الشرط ۱۲ سے قوله و کذا البواقی
نوعی ما خرج خارج و اما ما ان عوا فلما الاسماء الحسنیۃ و ایما محلس پس و اما تریب و اما تن ہبک بلکہ و اما تخافن ۱۲ سے قوله و

لہ لجر الفطیہ یعنی ماوان یعنی ہمزہ و مخفی نون ہر دو پر اے جملہ فعلیہ باشد کہ در فعل متصرف سوائی امر و نئی باشند زیرا کہ اگر آمدن امر و نئی صلہ حرف جائز بودے البتہ در صلہ ان مشدودہ و ماوکے نیز جائز شدے و این بالاتفاق ناجائز میبود و ابوعلی رادریں مسئلہ خلاف است و ماے مصدری مع صلہ خود در حکم مصدر گردیدہ بہ نیابت طرف زمان اختصاص دارد درین هنگام اگر صلہ او فعل ماضی بود مثبت باشد خواہ منفی بل لیکن معنی ہر دو مستقبل خواهد بود و بر قوسے صلہ او فعل مضارع ۱۱۸ آید و نزد سیبویہ صلہ او فعلیہ باشد و نزد لجر

و اما ہمچو کہ در حق است کہ تعلیل است و قتل ان مصدریہ ماضی و مضارع ہر دو آید و آخر حرف مصدریہ کا است بگاہ بر و لام تعلیل باشد و لو نیز بگاہ پس فعلی واقع شود کہ معنی تثنی از و مفہوم گردد کہ ذاتی الرضی ۱۲ صلہ قولہ بر جہا۔ بضم الراء مصدر تثنی علی وزن کرم معناه الاتساع ۱۲ صلہ قولہ سیر لمر و ما ذهب کہ فی فعل مضارع معروف از مسرت یعنی شاد کردن از نصر و مفعولش المراد ما مصدریہ مع صلہ خود در حکم مصدر گشتہ فاعل شد و ذهب بر وزن فتح از جہا بافتح یعنی رفتن و در گذشتن و لیبالی جمع لیل فاعل ذهب و جملہ و کان ذہابین کہ ذہابا بتقدیر قد حل از اللزائمہ از لیبالی ترجمہ شاد میکند و در آن گشتن شبہا و حل آن کہ بتحقق آن گشتن شبہا برائے او گذشتن است یعنی گذشتن عمر او است ای شبہا بعیش و سرور میکند و فاعل ازین کہ این گذشتن شبہا بعینہ گذشتن عمر او است و موافق ہجین مضمون شاعرے پنجم آوہ شعر شب و دنفلش و عشرت گذاری + تو فاعل بتجسسی و امرت گذاری ۱۲ صلہ قولہ ان جملہ۔ الاسمیہ چون منقلہ بدون ماے کافہ باشد و ہر گاہ مخففہ بود یا ہر دو ماے کافہ لاحق شود بر جملہ فعلیہ نیز آید ۱۲ صلہ معنی قولہ حرف التحصیل۔ یعنی

مَا وَانَّ وَأَنَّ فَالْأُولَىٰان لِلْجُمْلَةِ الْفِعْلِيَّةِ كَقَوْلِ تَعَالَىٰ وَضَاعَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ أَي بِرُحْبِهَا وَقَوْلِ الشَّاعِرِ شِعْرٌ

يَكْتُرُ الْبِرْعَ مَا ذَهَبَ الْيَبَالِي وَكَانَ ذَهَابُ بَيْنَ لَهُ ذَهَابًا

وَأَنَّ خَوْقُولَهُ تَعَالَىٰ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَي قَوْلِهِمْ وَأَنَّ الْجُمْلَةَ الْأَسْمِيَّةَ نَحْوَ عَلِمْتَ أَنَّكَ قَائِمٌ أَوْ قِيَامُكَ

فَصَلِّ حُرُوفَ التَّخْفِيفِ رُبْعُهُمْ وَأَوَّلُهَا وَلَوْ مَا لَهَا صَدُّ الْكَلِمِ وَمَعْنَاهَا حَضُّ عَلَى الْفِعْلِ إِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَضَارِعِ نَحْوَهُ لَا تَأْكُلُ وَلَوْ مَرَّ أَنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَاضِي نَحْوِ هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا وَجَيْتُنُ أَنْ تَكُونَ تَخْفِيفًا لِلِإِعْتِبَارِ وَأَنَّ

وَأَنَّ تَدَخَّلَ الْأَعْلَى الْفِعْلُ كَمَا مَرَّ وَأَنَّ وَقَعَ بَعْدَ هَا اسْمٌ فَبِأَضْمٍ فِعْلٌ كَمَا تَقُولُ مَنْ ضَرَبَ قَوْمًا هَلَّا زَيْدًا أَي هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا

وَأَنَّ تَدَخَّلَ الْأَعْلَى الْفِعْلُ كَمَا مَرَّ وَأَنَّ وَقَعَ بَعْدَ هَا اسْمٌ فَبِأَضْمٍ فِعْلٌ كَمَا تَقُولُ مَنْ ضَرَبَ قَوْمًا هَلَّا زَيْدًا أَي هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا

وَأَنَّ تَدَخَّلَ الْأَعْلَى الْفِعْلُ كَمَا مَرَّ وَأَنَّ وَقَعَ بَعْدَ هَا اسْمٌ فَبِأَضْمٍ فِعْلٌ كَمَا تَقُولُ مَنْ ضَرَبَ قَوْمًا هَلَّا زَيْدًا أَي هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا

وَأَنَّ تَدَخَّلَ الْأَعْلَى الْفِعْلُ كَمَا مَرَّ وَأَنَّ وَقَعَ بَعْدَ هَا اسْمٌ فَبِأَضْمٍ فِعْلٌ كَمَا تَقُولُ مَنْ ضَرَبَ قَوْمًا هَلَّا زَيْدًا أَي هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا

وَأَنَّ تَدَخَّلَ الْأَعْلَى الْفِعْلُ كَمَا مَرَّ وَأَنَّ وَقَعَ بَعْدَ هَا اسْمٌ فَبِأَضْمٍ فِعْلٌ كَمَا تَقُولُ مَنْ ضَرَبَ قَوْمًا هَلَّا زَيْدًا أَي هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا

وَأَنَّ تَدَخَّلَ الْأَعْلَى الْفِعْلُ كَمَا مَرَّ وَأَنَّ وَقَعَ بَعْدَ هَا اسْمٌ فَبِأَضْمٍ فِعْلٌ كَمَا تَقُولُ مَنْ ضَرَبَ قَوْمًا هَلَّا زَيْدًا أَي هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا

وَأَنَّ تَدَخَّلَ الْأَعْلَى الْفِعْلُ كَمَا مَرَّ وَأَنَّ وَقَعَ بَعْدَ هَا اسْمٌ فَبِأَضْمٍ فِعْلٌ كَمَا تَقُولُ مَنْ ضَرَبَ قَوْمًا هَلَّا زَيْدًا أَي هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا

وَأَنَّ تَدَخَّلَ الْأَعْلَى الْفِعْلُ كَمَا مَرَّ وَأَنَّ وَقَعَ بَعْدَ هَا اسْمٌ فَبِأَضْمٍ فِعْلٌ كَمَا تَقُولُ مَنْ ضَرَبَ قَوْمًا هَلَّا زَيْدًا أَي هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا

له قوله ولولا من آخره و فرق درین لولا و لولا تعریف شده این که ثانی بر یک جمله تمام شود و اول بر دو جمله رد و در این ۱۲ در این ۱۲
لولا علی اسلک عمر - بعضی گفته اند که حضرت عمر رضی اللہ عنہ بستگاری نمودن زن حامله بعلت زنا حکم نموده بودند حضرت علی کرم اللہ
و جبر فرمودند که اگر چه زن عاصی است اما بچہ در شکم بری است پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ این قول ارشاد فرمودند ۱۲
قوله قد ادرین حرف معنی تحقیق محقق ۱۱۹ است خواه بر ماضی داخل شود خواه بر مضارع و چون باین حرف خبر دهند

و جميعها مركبة جزؤها الثاني حرف النفي والاول حرف

الشرط او الاستفهام او حرف المصد ولولا معنی اخر هو
فی بعضها مثل ۱۲ فی بعضها مثل ۱۳

امتناع الجملة الثانية لوجود الجملة الاولى نحو اول على لهلك

عمر و حينئذ تحتاج الى جملتين اولها اسمية ابداً فصل

حرف التوقيع قد وهي في الماضي لتقريب الماضي الى الحال
فی مادی مثل ۱۲

فخو قد ركب الامير اي قبيل هذا واجل فيك سميت حرف

التقريب ايضاً ولهذا تترك الماضي ليصلح ان يقع حالا
اے سبب این که قد برای تقریب ماضی است ۱۲

وقد تجي للتاكيد اذا كان جواباً لمن يسأل هل قام زيد
مجرد از تقریب ۱۲ ماضی ماضی ۱۲

تقول قد قام زيد وفي المضارع للتقليل نحو ان الكذب
معلول بر قول او في الماضي ۱۲

قد يصدق وان الجواد قد يبخل وقد تجي للتحقيق كقول
مجردة من معنی التقليل ۱۲

تعالى قد يعلم الله المعوقين ويجوز الفصل بينهما و
برائتیه قسای دانه باز در اندکان ۲

بکسیکه متوقع اخبار است
لذا حرف توقع نام داشتند
۱۲ قوله الى الحال اے
مع التوقيع یعنی مصدر ماضی
متوقع برای مخاطب و در وقت
او قریب بود مثل قول تو برای
کس که متوقع سواری امیر بود
قد ركب الامير آه ای تحقیق
حاصل شد عنقریب چه رسد که
توقع او میداشتی و این قبیل
است قول بکبر قد قامت
الصلوة و درین قول سه معنی
مجموع شدند تحقیق و توقع و تقریب
و گاهی برای مجرد تحقیق و
تقریب بود و بغير توقع چنانکه
گوئی قد ركب الامير برای کسی
که متوقع سواری امیر نباشد
۱۲ قوله يذم الماضی
آه بر ماضی غیر متصرف مثل نعم
و بس و بس نمی آید زیرا که
اینها معنی ماضی ندارند تا قد
آن معنی را بحال قریب گرداند
۱۲ رضی الله عنه قوله ليصلح ان
يقع حالاً زیرا که ما ضیع که حال
آید بر زمان عامل سابق بود
مثل جانی زید قد ركب ابوه
و اختلاف حال و عامل از روی
زمانه ممنوع است بسا قد
مقرب سوسه حال ضروری
شد که قریب زمان عامل شود

و قریب شد در علم آن که ما شد ۱۲ در این ۱۲
سین و سوف درین هنگام تقلیل بجانب تحقیق در استعمال اکثر نسوب میگرد پس معنی ان الکنوب آه بالتحقیق صدق
از و صا در پیش و اگر کم دلیل باشد ۱۲ رضی الله عنه قوله وقد تجي آه یعنی مجرد از معنی تقلیل در موضع مدح بر اے بکثیر هم مستعمل
پیشود چنانکه در کبریه قد يعلم آه معنی تحقیق و تکفیر بود در استیفاء آید کذا فی الرضی ۱۲

۱۰۔ قولہ اذ الترحل آہ این شعر در بحر کامل از قصیدہ والیہ نابغہ ذبیانی بضم ذال مجہ ویا کسر ادنا مش زیاد بن معاویہ ویرد فعل تزویر
 تزویر بر حرف نیز استدلالے دارو لیکن در اینجا مقصود نیست اذ و وزن سماع بمعنی نزدیک شد و ترحل بمعنی کوچ کردن فاعل غیر بمعنی الارجاب بالکسر
 شتران کہ بران سفر کرده شود و احد ندارد یا واحد و احد است کہ از لفظ او نیست و آن اسم آن لما حرف نفی از جواز فعل مضارع ترحل
 متصلش تزول مثل کم لقیل و اذ افتاد زالت الخلیل بر کبابہا بر خاستند و کوچ کردند و لما ترحل بر حالنا جمله خبر آن در حال

Website: NewMadarsa.blogspot.com

بين الفعل بالقسم نحو قد والله أحسنت وقد يحذف

الفعل بعد قد عند القرينة كقول الشاعر

وهو التابفة ۱۲ ش

أذ الترحل غير أن ركابنا | لمّا نزل برحالتنا وكان قن

ای وكان قد زالت فصل حرف الاستفهام

طلب بهم ۱۲

اے ثانی عشر ۱۲

الهمزة وهل لها صدر الكافر وتدخلان على

۱۲

الجملة اسمية كانت نحو ازيد قائم او فعلية نحو

هل قام زيد ودخولهما على الفعلية اكثر اذ

الاستفهام بالفعل اولى وقد تدخل الهمزة في

اے من الاسم ۱۲

مواضع لا يجوز دخول هل فيها نحو ازيد اضربت و

من الكلام التي ۱۲

اتضرب زيدا وهو اخوك وازيد عندك ام عمرو و او

من كان وافمن كان واثر اذا ما وقع و لا تستعمل

بعد و عاطفة قبل اذ اعدن اول بعد اام ۹ ارادت نفی از استفهام ۱۰ آمدن او بمعنی قد بغیر معنی استفهام بخلاف همزه کذا فی المعنی ۱۲ عید الحکم
 ۱۱۔ قولہ فی المواضع۔ و آن چهار باشد این کہ همزه بر اسم آید یا وجود بودن فعل بخلاف بل نحو ازيد آہ ۱۲ همزه بر اسمے انکار مستعمل می شود مثل
 انضرب الخ ۱۳ یا ام متصله مستعمل شود مثل ازيد الخ ۱۴ بر حرف عطف در آید مثل او من كان الخ و هل وقتیکه بمعنی همزه باشد بر حرف عطف
 و بس ۱۲ اے کان الشان انہا ذہبت بر حالنا لسمع عز مناعی الارشال ۱۲

صح رحل بمعنی بالان و کان مخفف
 کان مشد و طغی گو یا اسمش ضمیر واحد
 مؤنث غائب راجع بجانہ کاب
 محذوف و قد زالت خبر او معنی نزدیک
 شد کوچ مگر شتران ما کہ بان سفر
 میکردیم کوچ نکردہ اند بیالانہائی ما
 گو یا شان ایکنہ بتحقیق قریب است
 کہ کوچ کنند بسبب عزم ما بر سفر ۱۲
 شود بد معنی ۱۳ قولہ لہما صدر الکلام
 بسبب لالت اینہا بر نفس از کلام کہ
 استفہام باشد تا از اول امر معلوم شود
 کہ کلام از فلان نوع است و ہمین
 جهت ما قبل اینہا در ما بعد اینہا
 عامل نخواہد بود و نہ بالعکس ۱۴
 قولہ وتدخلان علی الجملة آہ همزه بر
 جمله اسمیہ در آید خبر او فعل باشد یا
 اسم و ہل بر جمله اسمیہ کہ خبرش فعلی باشد
 ضمیر و مثل بل زید قائم بسبب شدو
 زیرا کہ بل باعتبار اصل بمعنی قائم
 چنانکہ در کریمہ بر اصل خود آدہ است
 قال اللہ تعالیٰ هل اتی علی الانسان
 ای قدر اتے و ہر جا کہ مراعات حال
 اصلی ممکن باشد ترکش قبیح بود لہذا
 لازم کہ در کریمہ موصوفہ بمعنی قد باشد ۱۲
 ۱۵۔ قولہ وقد تدخل الهمزة آہ بل از
 همزه بدہ وجہ فرق دارد اختصاص
 بتصدیق ۱۳ اختصاص باسباب ۱۴
 اختصاص باستقبال ۱۴ بعدم دخول بر
 شرط ۱۵ بعدم دخول بران ۱۶ نیامدن او
 بر اسمیکہ پس او فعل باشد کے آمدن او

م اترفتی بضرک زید او هوا حوک و ہمزہ در استفہام اصل ست نہ بل ہذا حذف پس ہمزہ جائز ۱۱ نہ پس بل کہ او ضعیف است و در صورت
تاکہ ہر گاہ استفہام یکے از دو ام مقصود باشد مستفہم عنہ متعدد گشت پس استعمال ہمزہ کہ اصل و اؤسے باشد در استفہام انسب الیق بود بخلاف بل
حرف با ام منقطعہ در آید و مستفہم عنہ در صورت ام
سوال دیگر بل مقدر مع ہمزہ پس تقدیر بل
زید عندک ام عمر و بل عندک عمر و باشد در صورت المع چون بل فی ہمزہ است
۱۲۱

ہذا صرف ہمزہ کہ تقدیم بر حرف عاطفہ
باشد در دو جا ہند کہ اول از حرف عاطفہ
مؤخر خواہد آمد کذا فی الشرح ۱۲
۱۳ قولہ ہینا بحت یعنی درین جا
کلا سے و بیانیست کہ از دانتھما ص
بل بعض مواضع ثابت میشود کہ در ان
جا آدن ہمزہ درست نیست ابر و حرف
عطف در آید نہ ہمزہ مثل فصل انتو
شاکرون و فصل ہلک لا القوا
الفسقون ۲ پس آید نہ ہمزہ
۳ برای نئے در اثبات آید خود قولہ تم
ہل ثوب الکفار ای لم ثوب
ہم فائدہ نفی بخشد تا این کہ برائے
قصدا یجاب آدن الا پس او جائز است
مثل هل جزاء الاحسان الا الاحسان
۵ بر خبر مبتدائے کہ پس او باشد یا مؤکد
نفی را آید مثل بل نید بقائم ازین تصرفات
عموم بل از ہمزہ مستفاد میشود۔ پس
ہر یک از دیگرے عام باشد از ہمزہ
قولہ صدر الکلام۔ وجہ صدارت همان کہ
در حرف استفہام نکر شد ۱۲ کہ قولہ
الکھتین۔ یعنی ہر دو حقیقت سمیہ باشند
چنانکہ در انما و خواہ بر حسب ظاہر سمیہ باشند
و در حقیقت فعلیہ چنانکہ روان احد
من المشترکین استیبارک ولو انتم
تملکون اے وان استیبارک احد و
تملکون انتم پس ایراد شارح وارد نخواہد شد
باین کہ عبارت ہم غالی از نظر نیست بل
او تصریح کردہ کہ ہر یک از حرف شرط بر
جملہ اسمیہ داخل میشود و حال آن کہ آدن
کثرت آدن بل در استفہام حذف کردہ پس بل
چون فعل را در تحت خود بیند معنی اصلی خود را کہ معنی
قد باشد یا دمی کند چہ با وجود امکان معنی اصلی
تر کش قبیح بود و در صورت ثانیہ در حقیقت مستفہم عنہ
مخدوف ست زیرا کہ اصل انضرب زید او هوا حوک م
۱۲۱

هَلْ فِي هَذِهِ الْمَوَاضِعِ هَمْزٌ بِحَثِّ فَصْلِ حُرُوفِ الشَّرْطِ
اے ثالث عشر ۱۲
اِنْ وَلَوْ وَاَقَالَ هَا صَدْرُ الْكَلِمِ وَيَدْخُلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهَا عَلَى
بجز ہمزہ دون ساکن ہمزہ در نشاید ۱۲
الْجُمْلَتَيْنِ اسْمِيَّتَيْنِ كَانَتَا وَفِعْلِيَّتَيْنِ اَوْ مُخْتَلِفَتَيْنِ فَاِنْ
لِلْاِسْتِقْبَالِ اِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَاضِي نَحْوَانِ زُرْتَنِي اِكْرَمْتُكَ
وَصَلِيَّةٌ ۱۲
وَلَوْ لِلْمَاضِي اِنْ دَخَلَتْ عَلَى مُضَارِعٍ نَحْوُ لَوْ زُرْتَنِي اِكْرَمْتُكَ
وَيَلِزُ هُمَا الْفِعْلُ لَفْظًا كَمَا مَرَّ اَوْ تَقْدِيرًا نَحْوَانِ اَنْتَ زَائِرِي
وَمُخْتَلَفًا اِنْ
فَاِنَا اِكْرَمْتُكَ وَاَعْلَمَنَّ اِنْ لَمْ تَسْتَعْمِلِ الْاِفْعَالِي اَمْوَالَ الْمَشْكُوكَةِ
لِيْنِ الْمَثَلِ ۱۲
فَلَا يُقَالُ اَيْتِيكَ اِنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ بَلْ يُقَالُ تِيكَ اِذَا طَلَعَتِ
لان طلوع الشمس من الامور اليقينية ۱۲
الشَّمْسُ وَتَوَدُّ اَعْلَى نَفِي الْجُمْلَةِ الثَّانِيَةِ بِسَبَبِ نَفِي الْجُمْلَةِ الْاُولَى
لان الامور المنقطعة وطلوع الشمس منها ۱۲

۱۳ قولہ فی ہذا الموضع ای مواضع مذکورہ چہارگانہ
انما در صورت اول پس بجهت این کہ بل باعتبار
اصل معنی قد باشد لاخصاص بفعل دارد و
چون در استفہام آید قبل او ہمزہ مقدر باشد چنانکہ
تقدیر بل خرج نوبائل خرج زید یا تقدیر ہمزہ بالسبب
م و ذوالوین ہن فہر ہن ۱۲ کہ قولہ عمران انت الا لہرہ ان کنت لارئی لہا حذف الفعل صلا لغیر
لو ان اسم الہی ہن لہرہ بل لہا احزابا بد کہ چنانکہ این حاجب تصریح کردہ و مصنف نیز خود عقرب لہرہ لہرہ
لا استفہام او معنی تو ہمان کرتی الیوم فقد اکرمتک امس ان کرتی الیوم فقد صبح الا خدا منی بعدا کراک الیوم لی باقی اکرمتک امس ۱۲ عبد الرحمن
۱۳ قولہ ولو لما فی آہ مذہب فرا این کہ لو باکان در قبل مستعمل می شود و اینا اگر ہم کلیل سلفا کی ثابت ست انکارش نہاید کہ مغل قولہ فی السلام
اطلبوا العلم ولو بالقرین اے لو باکان کذا فی الرمن و لہر کان نزل ولائمہ مؤمنہ خیر من مشرک و لو باحبتکم یعنی ان ناصب ہن

من نحو نعم العهد ضعیب لولم یخف اللہ لم یعصر یعنی لفظی عصیان برائی لفظی خوف لازم است چنانکہ بوجود خوف لزومے دارد و مثل لو سبختی
 لا کر متک اسے لاکرامی ایسا ثابت سوا اما کر تثنی او اہم تثنی ۱۲ دسلہ قولہ یوجب ان کیوں الخ وجہ وجوب این کہ چون بجهت اقتادون جواب قسم
 بود جزا عمل نہ کرد در شرط ہم بسبب ماضی بودن عمل نمایتا در عدم عمل با حرف قسم بسازد ۱۲ شرح ہندی ۱۲ قولہ جینتہ اے صین اذکان
 اقسام فی اول الکلام و تقدم علی الشرط ۱۲ دسلہ قولہ لاجزائہ زیر کہ اگر جملہ ثانیہ جزائی ۱۲۲ شرط نیز باشد مجزوم و غیر مجزوم بودن لازم آید

Website: NewMadarsa.blogspot.com

كقوله تعالى لو كان فيهما الهة الا الله لفسدنا واذ وقع

اگر بودند در آسمانها و زمین قدايان چند غیر خدا ہر دو تباہ گشتند ۱۲

القسم في اول الكلام و تقدم على الشرط يجب ان يكون

الفعل الذي تدخل عليه حرف الشرط ماضيا لفظا

نحو والله ان اتيتني لا كرمتك او معنى نحو والله

ان لم تاتي لا هجرتك وحينئذ تكون الجملة الثانية

في اللفظ جوابا للقسم لاجزاء للشرط فلذلك وجب فيها

ما وجب في جواب القسم من الالام ونحوها كما رايت في

المثاليين امثال و وقع القسم في وسط الكلام جازان

يعتبر القسم بان يكون الجواب له نحو ان اتيتني والله

لا تبتك و جازان يبلغ نحو ان تاتي والله انك و اما

استعمال او درین محض بسیار متعارف است و گاهی
 برائے اثبات ثانی بر تقدیر وجود و عدم اول آید

له قولہ لو کان فیہما الخ لودرین جا بسبب اینکہ
 تقدیر آئمہ منفی است بر انتفائے فساد ولات میناید

و ان محال است و لیکن اندوئی معنی ہیں
 ان جواب قسم باشد بجهت بودن مبین
 بران و جزائی شرط نیز بسبب بودن او
 مشروط بشرط ۱۲ و انضیایہ قولہ
 فلذلك بسبب این کہ جملہ ثانیہ درین
 ہر یک نام لفظاً جواب قسم باشد نہ جزائی شرط
 ۱۲ شرح ۱۲ قولہ و نحو ما مثل ان ہر گاہ
 جواب قسم مجزوم وجوب باشد و اما واسیکہ عمل
 منقہ بود ۱۲ دریہ ۱۲ قولہ اما ان وقع
 القسم آہ طریقی حصہ این کہ کوئی قسم یا
 در اول کلام یا باشد یا در وسط یا در آخر
 اگر اول باشد اعتبارش واجب گردد
 پس او شرط آید یا نہ مثل والله ان تبتنی
 لا تبتک و اللہ انی لا تبتک و اگر ثانی
 باشد یعنی در وسط کلام در صورت تقدم
 شرط بر قسم اعتبار شرط واجب گردد و
 اعتبار قسم و الغائے او جائز خواہ بر
 شرط طالب خبر تقدم باشد مثل انان
 اتبتنی و اللہ لا تبتک و انان اتبتنی
 و اللہ انک یا نہ مثل ان اتبتنی فواللہ
 لا تبتک ان اتبتنی و اللہ انک و صورت
 اما خبر شرط ازین قسم متوسط القسم اعتبار
 کنی شرط لغو کردنی مثل انان و اللہ ان
 اتبتنی لا تبتک و اگر قسم ر لغو کردنی شرط
 را اعتبار کنی مثل انان و اللہ ان تاتنی
 انک و در صورت نبودن شرط پس
 قسم اگر پس قسم جملہ بود الغائے قسم و
 اعتبار او جائز باشد مثل اللہ لا تبتک و
 انان و اللہ انک و اگر فرد بود الغائے قسم
 واجب گردد مثل انان و اللہ انک و اگر ثانی

بود یعنی تا آخر قسم از کلام برین تقدیر الغائے قسم واجب است مثل انان و اللہ ان اتبتنی انک و اللہ انی ۱۲ قولہ و جازان یلتی یجعل الجواب
 جواباً للشرط ولم یجب ان يكون الشرط ماضيا و یصیر القسم بلغ ۱۲ دریہ ۱۲ قولہ اما بفتح ہمزہ و تشدید میم و گاہے برای نقل تصحیف میم اول را سیابیل کنند
 و ایما کویند و ان حرف شرط است حرف تفصیل و حرف تکیید چنین است و در معنی و تفسیر قاضی و در فنی اینکہ اما حرف شرط و حرف تفصیل است و گاہے بخلاف
 سے شود و این بسیار بر قیاس است ہر گاہ پس نامر یا نہی بود و ما قبل او یا نہیا یا بفساد نیز متصوب باشد مثل دریک ذکر ۱۲ عبدالمحکم

لہ قرآن تفصیل الی یعنی برائے تفصیل پر سے کہ متکلم سابقاً بطریق اجمال ذکر کردہ یا تفصیل آن چیز کہ دروہن تکم عمل و مخاطب ابواسطہ قرآن معلوم ہست سے آید درین ہر دو صورت تکراراً مانفرد و درست و گاہی برای استیناف بود بغیر این کہ بر او اہمائی مقدم شدہ باشد مثل ما کہ در او اول کتابت بعد مصلوہ فی آید ۱۲ ش ۱۵ قولہ فقی النار و تعدد اہم لازم نیست مثل قولہ فاما الذین فی قلوبہم زینغ فیذنبون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاویلہ ۱۲ قولہ و یجب - وجہ وجوب ۱۳۳ فاو بیہیت اول برائے ثانی این کہ این فاو بیہیت مذکورہ بر بودن او کلمہ شرط حکم میکند

۱۲ در ایہ ۱۵ قولہ وان یحذف فعلیاً یعنی فعل او وجوباً ہر دو وجہ محذوف میگردند نقل لفظی دوم غرض معنوی اول چون اما در اول برای تفصیل موضوع است و تفصیل مقتضی تکرار باشد و تکرار موجب نقل است لہذا برای حصول تخفیف و کثرت استعمال حذف فعل واجب شد دوم ارادہ نجات آوردن چیزے کہ بحقیقت در قصد متکلم ملزوم است بجائے شرط در کلام ملزوم است نہ در قصد متکلم سیانش این کہ اصل اما زید فنطلق بہما این من شے فرید منطلق یعنی در دنیا اگر چیزے واقع بود بطلاق زید واقع خواهد بود و این جزوم وقوع بطلاق زید است زیرا کہ حصول انطلاق بحصول چیزے در دنیا لازم شد مادامیکہ دنیا باقیست حصول چیزے در دوزخ ضروریات است و ہر گاہ غرض کلی ازین ملازم میان شرط و جزوم الزوم انطلاق برائے زید بود شرط ای جزوم من شے کہ در کلام ملزوم بود نہ قصد متکلم جزوف نمودند ملزوم انطلاق کہ بر حسب قصد متکلم زید باشد بجائے او و در دوزخ و از بیتدایا بجانب خبر فدانقل نمودند زیرا کہ مابعد فائے سببیت برای قبل لازم باشد پس غرض کلی کہ لزوم انطلاق برای زید باشد حاصل شد ۱۴ قولہ ثم ذلک لئلا تتواہل بین حرفے الشرط و الجواز افسدہ اما زید منطلق ۱۲ قولہ لا ابتداء یعنی حرف نباتہ کہ آن صلاحت است مبتدا شدن ندارد ۱۲ قولہ ولا افعالہ ای

لتفصیل ما ذکر فی الجہنم انما الذین سعدوا مردان نیک بخت ہستند و بد بخت لیکن کسانیک نیک بخت کردہ شدند فقی الجنة و اما الذین شقوا فقی النار و یجب فی جوابہا الفاء و ان یکون الاول سبباً للثانی ان یحذف فعلہ بامع ان الشرط ای فعل اما الذین دخلت ہی علیہ ۱۲ لا بد لہ من فعل ذلک لیكون تنبیہاً علی ان المقصود با حکم ای با ۱۲ یحذف ہو علیہ ای ۱۲ واجب حذف فعل ۱۲ الاسم واقع بعد ہنوا اما زید فنطلق تقدیرہم ما یکن من شے فرید منطلق فی ذلک الفعل الجار و المجرور و اقیم اما مقامہم الذی ہوا شرط و جزوم ۱۲ ہون شے ۱۲ حتی بقی اما زید منطلق و لئلا یناسب دخول حرف الشرط علی فاء الجزاء نقلوا الفاعل الی الجزاء الثانی و وضعوا الجزاء الاولین و بنطلق ۱۲ ای الخافۃ ۱۲ اما و الفاعل عوضاً عن الفعل المحذوف و تم ذلک الجزاء الاول کان و ان سمیک پس اما باشد ۱۲ صالحاً لا ابتداء فهو مبتداً كما امر و الافعالہ ما یکون بعد الفاء كما لہ مثالہ ۱۲ یوم الجمع فرید منطلق عامل فی یوم الجمع علی الظرفیۃ ای ناصب ۱۲

مردود بین بنای الخلق عامل یوم الجمع لہذا نہ شدہ چیزے کہ در تحت ان بودہ ما قبل او مل کے کند ۱۲ مواقی سفر وان لم یکن ذلک الجواز صالحاً لا ابتداء بان کان ظرفاً ۱۲ در ایہ ۱۵ قولہ انطلق عامل الجوز ہر زید زید کہ نزد او تقدیر اما یوم الجمعہ آہ ہما یکن من شے فرید منطلق یوم الجمعہ فعل شرط کہ یکن من شے باشد محذوف گوید و اما بجائے ہما آمد ویرائے کہ اہم توالی حرف شرط و جزو یوم الجمعہ بمیان آمد و زید ہما ہر دو ملزوم الجمعہ معمول فعل شرط محذوف مستثنی لیکن پس برین مذہب تقدیرش ہما یکن من شے یوم الجمعہ نیز منطلق ہر گاہ فعل و ہما ہر دو محذوف شدہ اما بجائی ہما آمد اما یوم الجمعہ آہ گوید و مارتی گوید کہ اگر متوسط میان فاد اما جائزہ تقدیم است از قسم اول باشد مثل مذکورہ از قبیل ثانی مثل اما یوم الجمعہ فان زید منطلق کہ م

لہ قولہ حرف الرخ کلا۔ برہنہ ہبہ ہورہ سبب سے و این بعیش گفتہ کہ از کاف تشبیہ و لام کہ سبب سے برای شروع از تشبیہ شدید و ادند ۱۲ عبد الحکیم ۱۲
قولہ صنعت لجزر لکم سبب سے و اکثرے از سخات برانند کہ معنی کلا ریح و زجر سبب سے و درای این معنی معنی دیگر نداد و دیگران برانند کہ معنی سبب و زجر دران سبب سے
بزرگ در کیریہ و یقولہ الناس لرب العالین کلا معنی ریح و زجر معنی نیست بر تعین معنی آن اختلاف کردند بعضی گفتند بعضی حقاً و بعضی معنی اے و نعم
پس کلا ہنر لہ ہر دو از حروف ایجاب است و بعضی گفتند بعضی سوف و ظاہر این است کہ این ۱۲۲ ہمہ معانی معانی مجازیہ اند بعد از آن قرآن مقام

۱۲۲

بودن خود مناسب است بعد دارد و آن سکون است ۱۲ درایہ

برہنہ کلا محمول میشود پس مذہب سبب سے
اکثر سخات راقح نحو اینہد بود زیرا کہ کلام
شان یعنی حقیقی است عبد الرحمن ۱۲
قولہ عاتہ تکلم یعنی کسیکہ گوید برای توفلان
بیمضضک خواهی گفت کلا یعنی چنان
نیست از روی ممانعت و تنبیہ برخطا ۱۲
کہ قولہ فانیہ لیس لک یعنی امر چنان
نیست زیرا کہ زانی حکیم گاہ سے برہانت
کرد ہائی خود یعنی کفار مقتضای حکمت با لغ
د دنیا و صنعت رزق سے فرماید ہکا یو بر اکرام
فرمود ہائے خود یعنی انبیا و صالحین عسرت
و تنگی می نماید ۱۲ درایہ ۱۲ کہ کجا جارت
بعد از خبر سکون لغنی الاجابہ کما اذا نوح ۱۲
۱۲ و المقصود منہ تحقیق معنی الجملہ مثل ان
اقولہ الخ ۱۲ کہ قولہ لکنہ مشاہبہا
لکلا حرفاً۔ اے لفظاً و معنی مشاہبہت
لفظی ظاہر است و اما مشاہبہت معنوی
بیانش این کہ جزر از فیض چہرے بود کہ
حقیقت او انا اعتقاد منفک نیست و زجر کہ
بیان حقیقت چیز دیگر کہ برائی زجر از فیض او
میباشد و بالعکس پس فیما بین ہر دو معنی
یعنی زجر و حقیقت بیان اعتبار لازم است
۱۲ عبد الرحمن ۱۲ کہ قولہ بعضی ان من
الحروف المشبہہ بالفعل المفیدۃ للتحقیق
معنی الجملہ ۱۲ کہ قولہ تا و التانیث
الساکتہ ما سے متحرکہ زیر کہ متحرکہ ہا سبب
اختصاص روم و سکون تالیف کما سکن
دلیل بود اگرچہ بعضی مقام بسبب
کہ ای عارض متحرکہ گردوش قامت کما تا
او باقیانے ساکنین متحرکہ گشتہ قیاس

فصل حرف الرخ کلا وضعت لجزر المتکلم و رد عما یتکلم بہ
۱۲
۱۲
۱۲

کقولہ تعالیٰ و اما اذا ما ابتلس فقد کعبیر رزق فبقول لک اهانن
۱۲
۱۲
۱۲

کلا ای لا یتکلم بہذا فانہ ایس کذلک ہذا بعد الخبر وقد
۱۲
۱۲
۱۲

تجی بعد الامر ایضا کما اذا قیل لک اضرب زیلاً فقلت کلا ای
۱۲
۱۲
۱۲

لا افعل ہذا قط وقد تجی بمعنی حقاً کقولہ تعالیٰ کلا ایس و تعلمون
۱۲
۱۲
۱۲

و حیثین تکون اسمای بنی لکونہ مشابہا لکلا حرفاً و قیل تکون
۱۲
۱۲
۱۲

حرفاً ایضاً بمعنی ان للتحقیق بجملة نحو کلا ان الانسان لیطغ
۱۲
۱۲
۱۲

بمعنی ان فصل تاء التانیث الساکتہ تلحق الماضی لتدل
۱۲
۱۲
۱۲

على تانیث ما اسند اليه بالفعل نحو ضربت ہند قد عرفتموا ضعیف
۱۲
۱۲
۱۲

وجوب الحاقها و اذا القیہ ساکن بعد ہا واجب تحریک ہا بالکسر
۱۲
۱۲
۱۲

لان الساکن اذا حرك حرك بالكسر نحو قد قامت الصلوة
۱۲
۱۲
۱۲

چنان بود کہ این تانیث لیلیا حق شد سے زیرا کہ او مؤنث سے نہ بالفعل کہ مستند میباشد لیکن این تا با ماضی کہ مستند است لاحق میشود زیرا کہ اصل و اسناد میان
فعل فاعل اتصال مستند این اتصال بجهت احتیاج فعل بجانب فاعل مستند زیرا کہ فاعل مطلق جز فعل میباشد و ہمین جهت رضرت بتائے متحرکہ لام
کسر ساکن شدتا و چہرے کہ مثل کلا واحد است تو ای چہا متحرکہ لازم نیاید ۱۲ ماضی لہ و لا اسناد الیہ الفعل لے تحقیقاً نحو ضربت الخ و تنزیل کانی اکسوع المنزلة
منزلة المؤنث ۱۲ درایہ ۱۲ کہ قولہ قد عرفتم الخ یعنی تحقیق شناسختی مقاماتہ وجوب الحاق تائے تانیث در بحث فاعل از مواضع ما فوق الواحد ۱۲

لازم ہے آید بخلاف مؤنث مسند الیہ کہ گاہے در و تانیث معنوی باشد گاہے سماوی لہذا تانیث در جمیع اوقات معلوم نمی شود و در عدم تہدید الحاق مؤنث
 یا با صیغہ بجانب عموم حکم اشارت سے اسے کون علامت تشنیہ و جمع بہر چیزے کہ باشد از ماضی و مضارع و صفت ۱۲ کہ قولہ و جمع المذکر الخ یعنی
 الحاق علامت تشنیہ و جمع بفعل یا صفت کہ مسند بسوی اسم ظاہر یعنی یا مجموع جمع مذکر یا مؤنث باشد ضعیف است و الحاق بفعل و صفت
 کہ مسند بجانب ضمیر باشد ضعیف نیست الحاق ۱۲۵ بفعل و صفت کہ مسند بسوی اسم ظاہر واحد باشد ممنوع است مثل قاما زید و قاما زین

امرأة و مصنف بقول خود فلا يقال قاما
 الزیدان الخ بہین جانب اشارت کردہ ۲
 ہے لیدل علی ان ما مسند الیہ الفعل یعنی
 او مجموعاً مذکر او مؤنثاً کالحاق تاء التانیث
 لذلک ۱۲ کہ قولہ و بتقدیر الحاق الخ
 ولاست ممکنہ برین آوردن و او برائے
 غیر ذوی العقول در مثل اکلونی البرغیث
 (خون) ہر ایک کہا یعنی پسو استعمال ہون
 برائے مردان در مثل یخضرن السیلطۃ
 (اقر بائے اور و غن کنجد فشارند) و
 تاویل تکلف سے و بہین جانب و باینکہ
 بر تقدیر قول بعلاست ضعیف ثابت است
 مصنف بقول خود علامت تشنیہ و جمع آہ
 اشارہ فرمود ۱۲ عبد الجیم کہ قولہ علامت
 والذہ این مذہب سیدیہ است و تزد
 بعضہ این حروف مرفوع بنا بر فاعلیت اند
 و ما بعد اینہا بدل ازینہا و بعضہ گفتند کہ
 اینہا مبتدا ہستند و ما بعد خبر مقدم است کذا
 فی المغنی ۱۲ کہ قولہ احوال الفاعل
 من کوثر شفا و مجموعاً مذکر او مؤنثاً ۱۲
 کہ قولہ کتاء التانیث ای الساکنہ
 چہ اگر تائے مذکورہ ضمیر بودے چنانکہ
 تائے متحرکہ ضربت ضمیر سے وقت آمدن
 فاعل ظاہر حذفش لازم آمدے مثل
 ضربت ہند ازین رو معلوم شد کہ تائی
 حرفیست کہ در آخر ماضی برائی لا یست
 تانیث فاعل آمدہ است و بس در ایہ
 کہ قولہ التثنویں در صل معدوم ہونہ
 است لے او ثمرہ نونای در آوردن بر و
 نون الکنون چیزے کہ ما و تثنویں آدم شود

و حركتها لتوجب حذف لاجل سكونها فلا يقال
 المرأة ان حركتها عارضية واقعة لرفع النقاء الساكنين فقولهم
 المرأتان راتا ضعيف و اما الحاق علامة التثنية و جمع
 المذكر و جمع المؤنث فضعيف فلا يقال قاما الزيدان و
 قاموا الزيدان و قمن النساء و بتقدير الحاق كون الضمائر
 لئلا يلزم الإضمار قبل الذكر بل علامات دلالة على احوال
 الفاعل كتاء التانيث فصل للتثنية نون ساكنة تتبع
 حركة آخر الكلمة لا لتأكيد الفعل وهي خمسة اقسام

۱۲ در ایہ کہ قولہ و اما این استیفاف سے برای دفع توہم
 این کہ علامت تشنیہ و جمع در الحاق مثل تائی تانیث سے
 باید کہ برای آگاہی برشتی و مجموع بودن مستلیم لاحت شده
 باشد مصنف جواب اد کہ این الحاق ضعیف سے چہ کہ شنی
 و مجموع بسوی این علامت مستخرج نیستند چہ از بیان
 و لایزیدون و النساء یعنی و مجموع بودن فاعل معلوم میشود
 و نیز در صورت الحاق تعدد فاعل و اضمار قبل از ذکر مرجع ۱۲

یعنی نون را تثنویں نام نہادند کہ قولہ نون ساکنہ و بعضے گفتند کہ در لفظ نون ثابت است نہ در خط و ان ساکن ہذاست خود باشد پس حرکت
 عارضی اہا صغر خواہ بود مثل عادیا لاولی کذائی الفوائدا الضمائیہ ۱۲ کہ قولہ لتتبع حرکت الخ ازین قید نون من ولدن خان جتہ ۱۲ کہ قولہ
 آخر الکلمۃ مراد از آخر حرفے سے کہ کلمہ بران انتہا پذیر و کنون تثنویں صا و قاضی داخل ماند مراد از کلمہ عام سے ازین کہ حقیقہ باشد یا حکم
 تثنویں قائمہ و بعسرے راست امل ماند و آخر الاسم لگت تثنویں تر نم کہ با آخر فعل و اسم ہر دو آید خارج نہ شود ۱۲ در ایہ ۱۲ ۱۲ ۱۲

یعنی نون را تثنویں نام نہادند کہ قولہ نون ساکنہ و بعضے گفتند کہ در لفظ نون ثابت است نہ در خط و ان ساکن ہذاست خود باشد پس حرکت
 عارضی اہا صغر خواہ بود مثل عادیا لاولی کذائی الفوائدا الضمائیہ ۱۲ کہ قولہ لتتبع حرکت الخ ازین قید نون من ولدن خان جتہ ۱۲ کہ قولہ
 آخر الکلمۃ مراد از آخر حرفے سے کہ کلمہ بران انتہا پذیر و کنون تثنویں صا و قاضی داخل ماند مراد از کلمہ عام سے ازین کہ حقیقہ باشد یا حکم
 تثنویں قائمہ و بعسرے راست امل ماند و آخر الاسم لگت تثنویں تر نم کہ با آخر فعل و اسم ہر دو آید خارج نہ شود ۱۲ در ایہ ۱۲ ۱۲ ۱۲

۱۲۷
 قولہ نوح جانی زید بن عدہ و ہندابن بکر فصل نون التاکید و
 و حد اسم لہ بن زید و زید لہ بن عدہ و کہ درود اول میان دو علم نیست و در اخیر این صفت نیست بلکہ خبر زید است مسلک تسمیہ
 زیادہ بدان کہ چون تہوین ترنم موضوع برائے معنی نیست بلکہ موضوع برائے غرض ترنم است و تہوین دیگر تہوینات مثل
 تہوین عوفی و متا بلکہ کہ اول برائی ۱۲۷ غرض تعویض موضوع است نہ برائے نفس تعویض و ثانی برائے غرض تعادل
 موضوع است نہ برائے نفس تعادل

لہذا این تہوینات را از حروف
 شمار کردن اخالی از تابل و تسامح
 نیست ۱۲ شرح جامی ۱۲۷ قولہ
 اینہ بکر لفظ اینہ در اسرار حکام
 مثل لفظ ابن است مگر در حذف
 الف کہ الفش در خط درین ہنگام ہم
 باقی ماند تا بہ بنت ملتبس نہ شود ۱۲
 ۱۲۷ قولہ نون التاکید۔ اسے
 النون الذی یفید التاکید تحصیل
 المطلوب ۱۲ درایہ ۱۲۷ قولہ باز اقد
 لانہ لا یؤکد بہذا النون الا ما کان
 مطلوباً ۱۲ درایہ ۱۲۷ قولہ ساکتہ
 کہ اصل در بنا سکون است و ہمین است
 وجہ تقدیم او بر تفسیلہ و نیز بوجہ
 این کہ جزو نیست از تفسیلہ و جزو بر کل
 مقدم باشد ۱۲ درایہ ۱۲۷ قولہ بلہا
 الف لضمیر التثنیہ کانت نحو الخ او
 زائدہ چنانکہ در جہ نمونہ ۱۲ کہ
 قولہ فی الامر۔ اسے فی آخر الامر معلوم
 باشد یا مجہول حاضر باشد یا غائب
 سوال نون التاکید مثل حرف نفی
 و استفہام و قسم از حروف معانی است
 و برائے اینہا صدر کلام بود پس در
 آخر امر چر ابد جواب اگر در اول آئے
 ایستہ اسان لازم آمدے و آن
 مستعز بود و نیز بوجہ این کہ مشابہت
 بتہوین دارد و آن در آخر آید و نیز تکیہ
 تاخیر را خواہد و نیز برائے حروف مذکورہ
 صدر کلام و انفصال ہر دو است بحکام

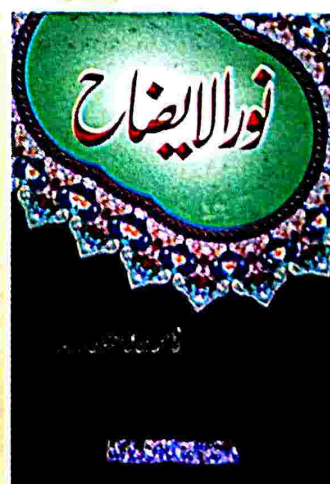
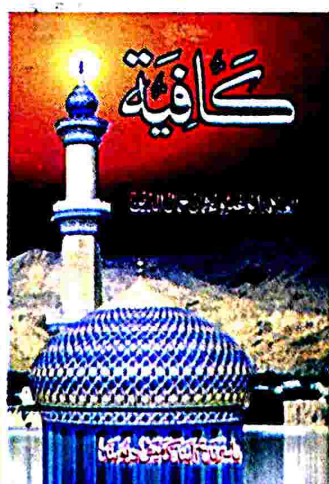
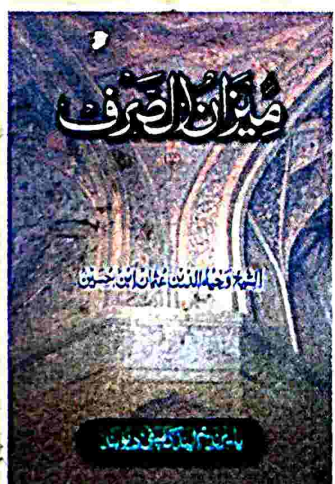
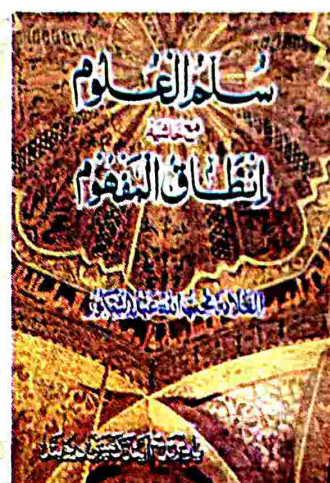
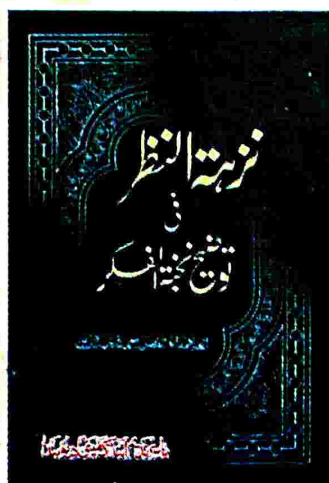
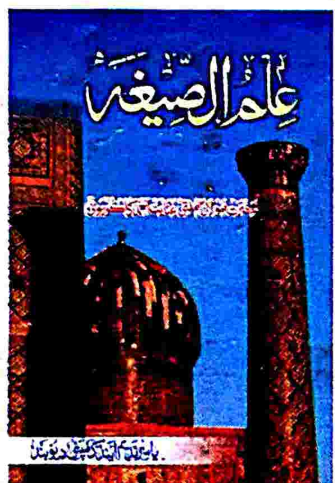
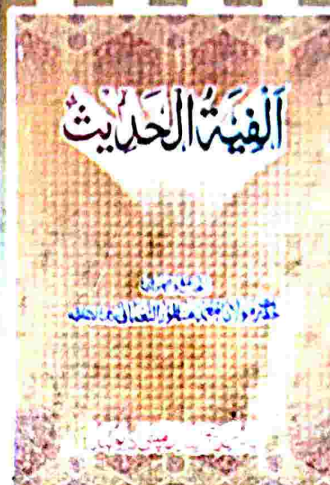
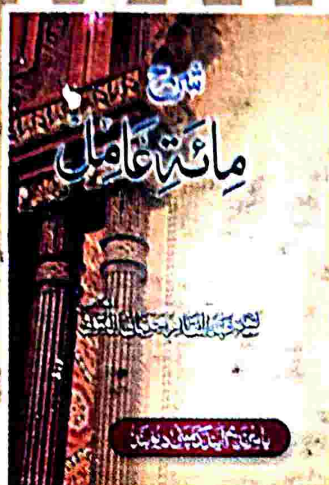
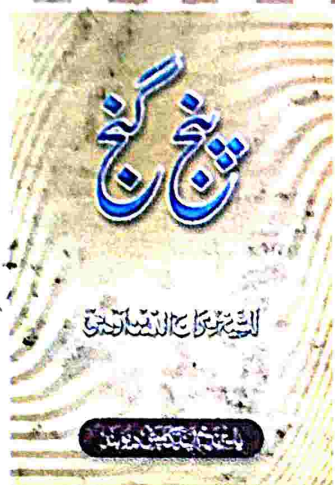
نوح جانی زید بن عدہ و ہندابن بکر فصل نون التاکید و
 ۱۲۷
 ھی وضعت لتاکیذا المر والمضارع اذا کان فیہ طلب بازاء
 لتاکیذا لماضی وھی علی ضربین خفیفتی ای ساکتہ ابدان خو
 اضربین وثقیلہ ای مستدہ مفتوحہ ابدان لو یکن قبلہا
 الف نحو اضربین ومکسوة ان کان قبلہا الف نحو اضربان
 و اضربان وتدخل فی الامر والنہی والاستفہام والتمنی و
 العرض جواز الان فی کل منہا طلباً نحو اضربین و لا تضربین و
 هل تضربین لیتک تضربین و لا تنزلینا نقصید خیر او قد تدخل
 القسم و جوباً لوقوعہ علی ما یکون مطلوباً للتمکیم غالباً فارادوا
 ان لا یكون اخر القسم خالیاً عن معنی التاکید کما لا یجوز اولہ
 منہ نحو والله لا فعلن کذا و اعلم انہ یجیب ضمہ ما قبلہا

نون مذکور کہ دالما متصل باشد ۱۲ درایہ ۱۲۷ قولہ لان فی الخ بودن طلب در امر و نہی و استفہام ظاہر است و تمنی و عرض بمنزلہ امر ہستند و
 نفی را ذکر نمود زیرا کہ در ان بسبب مشابہت ادبانی بر سبیل قلت سے آید کہ در ان معنی طلب موجود نیست ۱۲ درایہ ۱۲۷ قولہ الاضربین
 بتخفیف نون و تشدید آن در جمیع امثال و ترجمہ ہر آئینہ چر افرو دہی آئی یا مانا برسی کوئی را ۱۲۷ قولہ فی القسم۔ اسے فی جواب القسم
 دالان نون التاکید لا تدخل فی نفس القسم ۱۲ قولہ و جوباً۔ اسے اذا کان جواب القسم مشتبہاً ۱۲ درایہ

ہماری چند اہم مطبوعات

Website: MadarseWale.blogspot.com

Website: NewMadarsa.blogspot.com



فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

یا سِرِّدْنَا مِائِدًا كَمِئِيَّتِي دِيُوْبِنْدًا